حالاتِ حاضرہ اور مسیح دجّال

جامع ترین کتاب "الفتنۃ العظمیٰ" کا بامحاورہ
اُردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

تصنیف
پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن احمد الطائفی المکّی

ترجمہ
مِصباح اکرم

ترتیب و تحقیق
مفتی محمدؐ وسیم اکرم القادری

علاماتِ قیامت حالاتِ حاضرہ اور مسیح دجّال

اِس کتاب میں علاماتِ قیامت حضرت امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسیح دجال کے تعارف شکل و شباہت قوت و طاقت سواری کی کیفیت اور خروج و موت جیسے سینکڑوں عنوانات پر مشتمل مشہور و معروف سکالر عبداللہ بن احمد الطائفی المکی کی مختصر مگر جامع ترین کتاب "الفتنۃ العظمیٰ" کا بامحاورہ اُردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

تصنیف

پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن احمد الطائفی المکی

ترجمہ

مِصباح اکرم

ترتیب و تحقیق

مُفتی مُحمّد وسیم اکرم القادری

مُشتاق بُک کارنر

الکریم مارکیٹ۔ اُردو بازار، لاہور

ہماری کتابیں معیاری کتابیں
خوبصورت اور کم قیمت کتابیں

ناشر: مشتاق احمد
اہتمام: سلمان منیر

نام کتاب	—	حالات حاضرہ اور مسیح دجال (الفتنۃ العظمی)
مصنف	—	پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن احمد الطائفی المکی
ترجمہ	—	مصباح اکرم
ترتیب جدید	—	علامہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری
تاریخی وادبی معاونت	—	محمد شاہد
اشاعت	—	2010ء
مطبع	—	اسد نیئر پرنٹرز، لاہور
ڈیزائن	—	عاطف بٹ
کمپوزنگ	—	گُل گرافکس
قیمت	—	روپے

استدعا

پروردگارِ عالم کے فضل، کرم اور مہربانی سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے۔ شکریہ۔ (ناشر)

فہرست

☆☆☆

انتساب

دجال کذاب کی گردن مارنے والے

اللہ کے پیارے نبی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے نام

کلامِ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واھل بیتہ وعترتہ ومھاجریہ وانصارہ الھادین المھدین اجمعین الی یوم الدین اما بعد!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے کہ وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں اور درمیان میں عیسیٰ بن مریم اور آخر میں مہدی۔؟ (مشکوٰۃ المصابیح) اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح یہود ونصاریٰ اپنی مقدس کتب میں تحاریف کر کے گمراہ ہوئے اور ان کی بداعمالیوں کے سبب ان پر مصائب ڈھائے گئے کہ ان کی کتب ہی ختم ہو گئیں اور اصل تعلیمات مسخ ہو گئیں یہ سب مسلمانوں کے ساتھ نہ ہوگا کیونکہ یہود نے اپنے انبیاء کی تعظیم نہ کی بلکہ ان کو شہید کیا اس وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے دوہرے عذاب یعنی اخروی عذاب کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی غضب الٰہی کے مستحق ہوئے۔ مگر امت محمدیہ نے اپنے نبی کی تعظیم کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی اور ان کی کتاب قرآن کریم کی بھی حفاظت کا ذمہ لیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں پر مصائب وآلام بہت آئے مگر مسلمانوں کا وہ حال نہ ہوا جو یہود ونصاریٰ کا ہوا۔ ابتداء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت بخشی اور بعد میں ابتلاء وآزمائش اور گمراہی کے دور میں اولیاء کرام اور ان کے بعد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اسلام ومسلمانوں کی مدد فرمائے گا اور آخر میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ظلم وستم سے نجات دے گا۔ یہ بات بھی احادیث میں موجود ہے کہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد سے قبل ظلم وستم کا بازار گرم ہوگا۔

مسلمانوں پر مصائب وآلام ان کی اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سربلند رکھنے کی جو شرط بیان فرمائی وہ یہی تھی کہ وہ سچے پکے مسلمان رہیں اور فرمانبردار رہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وانتم الاعلون ان کنتم مومنین"

"تم ہی غالب رہو گے اگر ایمان والے ہو۔"

ایمان والے رہنے کا مقصد یہی کہ زبان ودل سے سچے پکے فرمانبردار رہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات اپنائے رکھیں کفار پر غالب رہے اور مسلمانوں کی تھوڑی تعداد کافروں کی بڑی تعداد پر غالب آجاتی تھی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ' محمد بن قاسم' موسیٰ بن نصیر' طارق بن زیاد' سلطان محمود غزنوی' شہاب الدین غوری' نورالدین زنگی' صلاح الدین ایوبی' سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جیسے عظیم الشان لوگوں کا نام ایسے لشکروں کے سپہ سالاروں کی حیثیت سے نمایاں نظر آتا ہے لیکن جب مسلمانوں میں بداعمالیاں عام ہوئیں تو تنزلی اور بربادی کا شکار ہوئے۔ جس پر عباسی واموی خلفاء کی عیاشیاں' تاتاریوں کے حملے' پہلی جنگ عظیم میں سلطنت عثمانیہ کا ختم ہو جانا اور انگریز کی سازشوں سے ہند میں مسلمانوں کی بدحالی وغیرہ گواہ ہیں۔

مقصد یہ بتانا ہے کہ جب سے مسلمانوں نے دینی تعلیمات کو چھوڑ دیا ہے تو روز بروز آفات وآلام وتنزلی کا شکار ہیں۔ آپس کے اختلافات اتنے ہیں کہ ہر شخص دوسرے کی ٹانگ کھینچ رہا ہے۔ صرف خود کو بڑا منانا مقصد رہ گیا ہے۔ خواہ کسی طریقہ سے ہو اور ہر خاص وعام اس میں مبتلا ہے۔ معاشرہ اتنا خراب ہو چکا ہے کہ کوئی فرد واحد اس کو سدھارنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جاہلیت کی طرح اکثر شعار اور خلاف اسلام باتیں مسلمان روز بروز اپناتے جا رہے ہیں اور دین سے روز بروز دور ہو رہے ہیں۔ اسی دور کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہمیں نظر آتا ہے:

"ہر گھر میں فتنہ ہوگا۔"

اور فرمایا کہ فتنے اندھیری رات کی طرح ہوں گے۔ آدمی صبح کو مومن شام کو کافر شام کو مومن

صبح کو کافر لوگ رقم کے بدلے ایمان بیچ دیں گے۔ (الصحیح المسلم)

اور فرمایا کہ قتال (دہشت گردی اور خواہ مخواہ قتل) عام ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

تو جب اتنی خراب صورتحال ہوگی تو فرد واحد میں کیسے طاقت ہوگی کہ معاشرہ کو صحیح کر سکے؟ اس وقت اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا، وہ لوگوں کو ظلم وستم سے نجات دلائیں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ (سنن ابی داؤد)

اگر ہم اپنے معاشرے کو دیکھیں تو اندازہ ہوگا کہ آج صورتحال اتنی خراب ہو چکی ہے کہ فتنوں کی برسات ہے، ہر گھر میں فتنہ ہے اور یہ سب ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ ہم خود کو درست کرنے کے بجائے آسمانی مدد کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔ ہزار ہا وعیدوں پر مبنی احادیث پڑھ کر بھی ہم کو ہوش نہیں آتا۔ گناہوں کو نہیں چھوڑتے اور آسمانی مدد کے انتظار میں ہم اعمال صحیح بھی نہیں کرتے۔ حالانکہ ہم شامت اعمال کی وجہ سے سزا کے حقدار ہیں۔ مگر چند نفوس قدسیہ اب بھی ہمارے درمیان ہیں جن کی وجہ سے ہم مبتلائے عذاب نہیں ہوتے اور جس وقت یہ نفوس قدسیہ بھی سمٹ کر صرف حجاز میں رہ جائیں گے شاید پھر ہمیں ہوش آئے۔

ظہور مہدی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔ اہلسنت وجماعت کے نزدیک امام مہدی قرب قیامت کے وقت پیدا ہو کر مسلمانوں کی قیادت کریں گے۔ انہیں کے دور میں دجال کا خروج اور نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے واقعات ہوں گے۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی حیثیت ایک امیر المومنین کی ہوگی۔ بہت سی احادیث اس پر دال ہیں۔

آج سے دو سو سال قبل سے لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات طیبہ تک مسلمان دینی علوم سے سرشار تھے۔ حتیٰ کہ اپنے پیشے سے متعلق مسائل واحادیث ضرور یاد رکھتے تھے۔ اس لئے فتنے بڑھتے نہ تھے بلکہ ختم ہو جاتے تھے۔ مگر آج جہالت کا دور دورہ ہے اور لوگ دینی علوم کو حقیر سمجھ کر ان سے پیچھے ہٹ رہے ہیں اور دینی مسائل سے ناواقفیت کی وجہ سے جہالت روز بروز ترقی پر ہے۔ اسی جہالت کی وجہ سے فتنوں کو پھلنے پھولنے کا موقع مل رہا ہے۔ ناواقفیت کے باوجود جہالت تسلیم نہیں کرتے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالیشان کے مطابق خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ (الصحیح البخاری) (الصحیح المسلم) (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم)

اس کی کھلی مثال قادیانیت اور وطن عزیز میں پھلتے پھولتے جھوٹے مدعیان نبوت و مدعیان مہدی ہیں جن کے لوگ نہ صرف گرویدہ ہیں بلکہ ان کی محبت میں کٹ مرنے کو تیار ہیں۔ حالانکہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی نشانیاں حدیث میں موجود ہیں مگر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ اس بات کو دیکھتے ہوئے علمائے کرام نے اس بارے میں مستقل تصانیف امت کے سامنے پیش فرمائیں۔

ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے ذہن میں امام مہدی کے حالات پڑھتے وقت یہ خیال آئے کہ اتنی حیرت انگیز ایجادات' مثلاً طیاروں' بموں' میزائلوں' گنوں وغیرہ اور دوسرے مہلک ایٹمی ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان ان سب کو چھوڑ کر تلواریں ہاتھ میں لئے گھوڑوں گدھوں پر سوار جنگ کرتا رہے؟ ایسا لگتا ہے کہ یہ کوئی الف لیلوی قسم کی داستان ہے۔

جواباً عرض ہے کہ احادیث میں جہاں ان اشیاء کے نام آئے ہیں وہاں مجازاً یہ نام ذکر کئے گئے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الفتن'' کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

احادیث میں قیامت کے بارے میں جو پیشن گوئیاں وارد ہیں ان کو علمائے کرام نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک کو قیامت کی چھوٹی نشانیاں کہا جاتا ہے اور دوسری کو قیامت کی بڑی نشانیاں۔ چھوٹی نشانیاں مثلاً مساجد کو راستہ بنا لیا جانا، علماء حق کی کمی واقع ہونا، قرآنی تعلیم کو کمتر سمجھا جانا، سلام صرف جان پہچان والوں کو کیا جانا (بلکہ اب تو سلام ہی کیا جانا متروک ہوتا جارہا ہے۔ بے شمار ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو گالی دیتے ہوئے گفتگو کا آغاز کرتے ہیں اور ایسا کر کے وہ آپس کی بے تکلفی اور حد سے زیادہ محبت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ درحقیقت وہ گناہ کر رہے ہوتے ہیں) بیویوں کا اپنے شوہروں کی نافرمانی کرنا، بزرگوں کی اہمیت ختم ہو جانا، زنا کاری عام ہو جانا، اوباشوں کا راہ چلتی خواتین کو تنگ کرنا، عورتوں کا لباس پہن کر بھی عریاں رہنا، سروں پر گانے کا بجنا (واک مین اس کی بہترین مثال ہے اور اس کے ساتھ ہی ہمارے دور کی ان بسوں اور ویگنوں کو بھی بطور ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے جن میں تقریباً ہر سیٹ کے اوپر اسپیکر لگا ہوتا ہے)، لوگوں کا بازاروں میں اس طرح چلنا کہ ان کی رانیں نظر آئیں (چڑے پہنے ہوئے نوجوان ہر طرف دیکھے جاسکتے ہیں)، داڑھیاں منڈوانا، جوتوں کا چمکایا جانا، مردوں کا

زینت کرنا (یہ چیز بھی عام مشاہدہ میں ہے کہ اب مرد حضرات بھی بیوٹی پارلر جاتے ہیں)، انواع واقسام کے کھانے، نئے نئے مشروبات، لباس میں آئے دن بلاوجہ کا فیشن اور بے تکے انداز کے کپڑے پہنے جانا، اونٹ کے کجاوے جیسی سواریاں (مثلاً ٹرک' سوزوکیاں اور مزدہ وغیرہ)، وقت میں برکت کا ختم ہو جانا، زمین کا سکڑنا (جو راستہ پہلے ایک ماہ میں طے ہوتا تھا وہ اب چند گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے)، تجارت کا عام ہونا، خواتین کا تجارت کرنا، دولت کا بکثرت پایا جانا، سود سے نہ بچ پانا، بہت سی قیمتی کانوں کا ظاہر ہونا اور ان پر صرف کمینوں کا قبضہ ہونا، مسلمانوں کا مسلمان کو قتل کرنا، امانت خیانت کرنے والے کے پاس رکھوائی جانا، حاکموں کا بدعمل و بدکردار ہونا، نئی نئی بیماریوں کا پیدا ہونا (جو ہمارے آباء واجداد نے سنی بھی نہ تھیں) اور اچانک اموات کا واقع ہونا وغیرہ۔

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سب سے پہلے حضرت ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور، ان کے بعد دجال کا ظاہر ہونا اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس دنیا میں دوبارہ تشریف لانا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، دھویں کا نکلنا، عدن کی آگ کا ظاہر ہونا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور سب سے آخر میں دابۃ الارض کا ظاہر ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ قیامت کی چھوٹی علامات تو تقریباً اکثر و بیشتر بعینہٖ واقع ہو چکی ہیں جیسا کہ ابھی آپ نے پڑھا اب قیامت کی بڑی نشانیوں کے ظہور کا انتظار ہے۔

کتاب ہذا کی ترتیب کچھ یوں ہے:

باب نمبر 1: اس کتاب کا پہلا باب حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہے کہ اہل ایمان جن کے ظہور کے منتظر ہیں۔

باب نمبر 2: دوسرا باب دجال کے بیان میں ہے تاکہ امت مسلمہ اس فتنہ عظمیٰ (سب سے بڑے فتنے) سے آگاہ ہو جائے۔

باب نمبر 3: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جوج ماجوج وغیرہ کے بارے میں ہے۔

باب نمبر 4: دجال اور حالات حاضرہ کے بیان میں ہے۔

☆☆☆

باب نمبر 1:

امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں

ابوعبداللہ امام مہدی رضی اللہ عنہ

ابتدائی تعارف و کردار:

حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی محمد ہوگا، آپ کے والد بزرگوار کا نام عبداللہ اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت آمنہ ہوگا۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی، سلسلۂ نسب آپ کا سادات سے ہے، فاطمی ہوں گے، حسنی ہوں گے اور حسینی ہوں گے۔ جائے پیدائش مدینہ طیبہ، ہجرت گاہ بیت المقدس، آپ کا رنگ گندمی، جسم مبارک دبلا، قد درمیانہ، کشادہ پیشانی، اونچی ناک، پتلا بانسہ، دونوں بھنوؤں میں فاصلہ، آنکھیں سرگیں، دانت مبارک چمکدار اور الگ الگ (یعنی سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان کچھ خلا) داہنے گال پر کالا تل، چہرہ ایسا روشن جیسے چمکتا ہوا ستارہ، گھنی داڑھی، ہاتھ کی ہتھیلیاں چوڑی، زبان مبارک میں لکنت اور اتنی زیادہ لکنت کے بعض اوقات بات کرنے میں دیر ہوگی تو گھبرا کر بائیں ران پر سیدھا ہاتھ ماریں گے۔ عوام الناس میں ظہور کے وقت عمر مبارک چالیس سال ہوگی۔ لباس آپ کا سفید ہوگا، آپ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص اطہر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک اور جھنڈا بھی (بطور نشانی) ہوگا۔ آپ کی بیعت کی جگہ مکہ معظمہ خانہ کعبہ میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کی کشادہ جگہ ہے جہاں بڑے اطمینان وسکون سے آپ کی بیعت کی تقریب مکمل ہوگی۔ باوجود اس کے کہ اس سے باہر عظیم فتنہ وفساد برپا ہوگا۔

آپ اخلاق وسیرت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہوں گے۔ مسلمانوں سے انتہائی الفت ومحبت سے پیش آئیں گے، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، دنیا میں حد سے زیادہ امن وامان قائم ہو جائے گا، ایک عورت چار پانچ عورتوں کو اپنے ساتھ لے کر دور دراز راستہ سے حج کے لئے جائے گی اور عورتیں ہر طرح سے سلامت رہ کر واپس اپنے وطن پہنچ جائیں گی۔

کر لیں گے۔

تفسیر طبری میں اسی آیت کے تحت حضرت سدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مراد حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں عیسائی ممالک کا فتح ہونا اور (جو اسلام کے خلاف ہتھیار اٹھائیں گے) اُن کا قتل عام کیا جانا ہی اُن کی رسوائی ہے۔

حضرت مہدی کا انکار کفر:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے دجال کا انکار کیا وہ بھی کافر اور جس نے مہدی کا انکار کیا وہ بھی کافر۔''

(الحاوی للفتاوی' رقم الصفحۃ 83 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الباز للنشر والتوزیع' مکۃ المکرمۃ)

امت محمدیہ کی امامت:

1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم (علیہما السلام) نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا (اس وقت کی نماز کی امامت امام مہدی رضی اللہ عنہ فرمائیں گے)''

(صحیح بخاری' باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام' رقم الحدیث 3265 رقم الصفحۃ 1272 الجزء الثالث مطبوعۃ دار ابن کثیر' یمامۃ' بیروت) (صحیح مسلم' باب نزول عیسیٰ بن مریم' رقم الحدیث 5 5 رقم الصفحۃ 136 الجزء الاول مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت) (صحیح بن حبان' رقم الحدیث 682 رقم الصفحۃ 216 الجزء 15 مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ' بیروت) (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' باب کیف أنتم اذا نزل بکم ابن مریم' رقم الحدیث 393 رقم الصفحۃ 99 الجزء الاول مطبوعۃ دار المعرفۃ' بیروت) (المعجم الاوسط' رقم الحدیث 92.3 رقم الصفحۃ 86 الجزء التاسع 336، الجزء الثانی مطبوعۃ موسسۃ قرطبۃ' مصر) (الایمان لابن مندۃ' رقم الحدیث 413 رقم الصفحۃ 515 الجزء الاول مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ' بیروت) (السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الخطاب' رقم الحدیث 4882' رقم الصفحۃ 294 الجزء الثالث مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (عون المعبود' رقم الحدیث 309 الجزء 11 مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (تغلیق التعلیق' باب نزول عیسیٰ' رقم الصفحۃ 40 الجزء الرابع مطبوعۃ دار المکتب الاسلامی' بیروت و دار عمار' عمان

اردن)

2: اس امت میں مہدی ہی وہ شخصیت ہیں جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی امامت فرمائیں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 34649 رقم الصفحۃ 513 الجزء السابع' مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' الریاض) (الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1107 رقم الصفحۃ 373 الجزء الاول' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

3: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دجال بیت المقدس میں مسلمانوں کا محاصرہ کیے ہوگا اور اس وقت مسلمان شدید قحط میں مبتلا ہوں گے حتی کہ وہ بھوک کی وجہ سے اپنی کمانوں، تیروں یا نیزوں کا نرم حصہ کھانے لگیں گے۔ اس حال میں کچھ دن گزاریں گے کہ یہ لوگ ایک دن صبح کے وقت جبکہ ابھی کچھ اندھیرا ہی ہوگا ایک آواز سنیں گے۔ یہ آواز سن کر یہ لوگ کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے شخص کی آواز ہے۔ وہ اس شخص کی جستجو کریں گے تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔ پھر نماز قائم ہوگی اور مسلمانوں کے امام سیدنا مہدی نماز پڑھانے کے لئے مصلّٰی پہ جا چکے ہوں گے۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کے امام مہدی پیچھے ہٹیں گے (تا کہ وہ آگے آ کر نماز کی امامت فرمائیں) لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ نماز آپ ہی پڑھایئے کیونکہ اقامت آپ کے لئے کہی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائیں گے۔ اس کے بعد مسلمانوں کے امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرار پائیں گے۔''

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1613 رقم الصفحۃ 577 الجزء الثانی' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

فاتح ہند:

حضرت ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جس یمنی خلیفہ کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوگا، اسی کے ہاتھ پر روم فتح ہوگا، اسی زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا، اسی کے زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، وہ ہاشمی شخص ہوگا اور اسی کے

ہاتھوں ہند فتح ہوگا۔ یہ غزوۂ ہند وہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' ایک یمنی بادشاہ بیت المقدس سے ہند ایک لشکر بھیجے گا تو وہ ارض ہند کو فتح کرلیں گے اور وہاں کے خزانے بیت المقدس لے جائیں گے۔ وہ بادشاہ ہند کے بادشاہوں کو زنجیریں پہنا کر اپنے دربار میں حاضر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس لشکر والوں کی مغفرت فرمادے گا۔ پھر وہ لشکر واپس بیت المقدس جائے گا (جب وہ وہاں پہنچیں گے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالیں گے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:'' اگر میں نے اس غزوہ ہند کو پالیا اور جب ہم وہاں سے فتحیاب ہو کر واپس لوٹیں گے تو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ضرور بالضرور ملوں گا اور ان کو یا رسول اللہ! میں بتاؤں گا کہ میں آپ کی خدمت میں رہا ہوں۔'' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا:'' وہ وقت تم سے دور ہے۔''

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1235' 1236' 1238 رقم الصفحہ 409 الجزء الاول' مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

کل عرب کا حاکم:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے خاندان کا ایک شخص جو کہ میرا ہمنام ہوگا پورے عرب کا حاکم نہ بن جائے۔''

(سنن الترمذی' باب ماجاء فی المھدی' رقم الحدیث 2230 رقم الصفحہ 505 الجزء الرابع' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت) (سنن ابی داؤد' کتاب المھدی' رقم الحدیث 4282 رقم الصفحہ 106 الجزء الرابع' مطبوعہ دار الفکر) (مسند البزار 4-9' زر بن حبیش عن عبداللہ' رقم الحدیث 1804 رقم الصفحہ 204 الجزء الخامس' مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم' المدینۃ) (مسند احمد' مسند عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث 3572 رقم الصفحہ 376 الجزء الاول' مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ' مصر) (المعجم الکبیر' رقم الحدیث 10218 رقم الصفحہ 134 الجزء العاشر' مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم' الموصل) (السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 568 رقم الصفحہ 1052 الجزء الخامس' مطبوعہ دار العاصمۃ' ریاض) (تذکرۃ الحفاظ' رقم الحدیث 502 رقم الصفحہ 488 الجزء الثانی' مطبوعہ دار الصمیعی' الریاض) (سیر اعلام النبلاء' الفلاس ع'

رقم الصفحہ 472 الجزء 11' مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ' بیروت) (العلل المتناھیۃ' حدیث فی خروج المھدی' رقم الحدیث 1435 رقم الصفحہ 857 الجزء الثانی' مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (المحدث الفاصل' رقم الصفحہ 329 الجزء الاول' مطبوعۃ دار الفکر' بیروت)

عادل خلیفہ:

1: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا طویل فرمادے گا کہ اس وقت میں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو میرا ہمنام ہوگا اور اس کے والد کا نام بھی وہی ہوگا جو میرے والد کا ہے۔ وہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے ایسا بھردے گا جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔''

(سنن ابوداؤد' کتاب المھدی' رقم الحدیث 4282 رقم الصفحہ 102 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار الفکر' بیروت) (المعجم الاوسط' رقم الحدیث 1233 رقم الصفحہ 55 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الحرمین' قاھرہ) (المعجم الکبیر' رقم الحدیث 10222 رقم الصفحہ 135 الجزء 10 مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' موصل) (السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 571 رقم الصفحہ 1054 الجزء الخامس مطبوعۃ دار العاصمۃ' ریاض) (المنار المنیف' رقم الحدیث 328 رقم الصفحہ 143 الجزء الاول مطبوعۃ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ' حلب)

2: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہدی ہم (اہل بیت) میں سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان میں خلافت اور مہدیت کی صلاحیت پیدا فرمادے گا۔''

(سنن ابن ماجۃ' باب خروج المھدی' رقم الحدیث 4085 رقم الصفحہ 1367 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر' بیروت) (مصباح الزجاجۃ' رقم الصفحہ 204 الجزء الرابع مطبوعۃ دار العربیۃ بیروت) (مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 37644 رقم الصفحہ 513 الجزء السابع مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' ریاض) (مسند البزار' رقم الحدیث 644 رقم الصفحہ 243 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' مدینۃ منورۃ) (مسند احمد' رقم الحدیث 645 رقم الصفحہ 84 الجزء الاول مطبوعۃ موسسۃ قرطبۃ مصر) (مسند ابی یعلیٰ' رقم الحدیث 465 رقم الفتن' رقم

الحدیث 579 رقم الصفحۃ 1059 الجزء الخامس مطبوعۃ دار العاصمۃ ریاض) (الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1053 رقم الصفحۃ 361 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید قاھرہ) (فردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 6669 رقم الصفحۃ 222 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الکتاب العربی بیروت) (میزان الاعتدال فی نقد الرجال، رقم الحدیث 9452 رقم الصفحۃ 155 الجزء السابع مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (الکامل فی ضعفاء الرجال رقم الحدیث 2.95 رقم الصفحۃ 185 الجزء السابع مطبوعۃ دار الفکر بیروت) (ضعفاء العقیلی، رقم الحدیث 2100 رقم الصفحۃ 465 الجزء الرابع مطبوعۃ دار المکتبۃ العلمیۃ بیروت) (تھذیب التھذیب، رقم الحدیث 294 رقم الصفحۃ 152 الجزء 110 مطبوعۃ دار الفکر بیروت) (تھذیب الکمال، رقم الحدیث 6773 رقم الصفحۃ 181 الجزء 31 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ بیروت) (العلل المتناھیۃ، رقم الحدیث 1432 رقم الصفحۃ 856 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

3: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مغرب کا بادشاہ مشرق کے بادشاہ کی طرف پیش قدمی کر کے اسے قتل کر ڈالے گا۔ وہ ایک لشکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ کرے گا جسے دھنسا دیا جائے گا' پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کرے گا جس سے مقابلہ کے لئے مدینہ منورہ کے بعض لوگ تیاری کریں گے۔ ایک شخص حرم شریف میں آ کر پناہ لے گا' لوگ اس کے اردگرد اس طرح جمع ہو جائیں گے جیسے آئے ہوئے متفرق پرندے' یہاں تک کہ اس کے پاس تین سو چودہ آدمی جمع ہو جائیں گے جن میں کچھ عورتیں بھی ہوں گی' وہ ہر جبار (زور آور' طاقتور) اور جبار کے بیٹے پر غالب آ جائے گا اور ایسا عدل ظاہر کرے گا جس کی وجہ سے زندہ لوگ اپنے مردوں کی تمنا کریں گے۔ اس طرح وہ سات سال تک زندہ رہے گا پھر اس کے بعد زمین کے نیچے کا حصہ اس کے اوپر کے حصے سے بہتر ہوگا۔''

(مجمع الزوائد، رقم الصفحۃ 314 الجزء السابع دار الریان للتراث' القاھرہ) (المعجم الاوسط، رقم الحدیث 5473 رقم الصفحۃ 334 الجزء الخامس' مطبوعۃ دار الحرمین' القاھرۃ)

4: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں ایک شخص ظاہر ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا جس کی عادات میری عادات کے موافق ہوں گی' وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ

ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔"

(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6825 رقم الصفحہ 237 الجزء 15 مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ' بیروت)

5: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری امت میں سے ایک شخص نکلے گا جو میری سنت کی بات کرے گا۔ اللہ عزوجل اس کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین کی برکت اُگائے گا۔ اس کی وجہ سے زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی جس طرح کہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال حکومت کرے گا اور بیت المقدس کی طرف ہجرت کرے گا۔"

(مجمع الزوائد' رقم الصفحہ 317 الجزء السابع دارالکتاب العربی' بیروت۔ المعجم الاوسط' رقم الحدیث 1075 رقم الصفحہ 15 الجزء الثانی' مطبوعۃ دارالحرمین' القاھرۃ) (فضائل بیت المقدس' باب ذکران المھدی ینزل بیت المقدس' رقم الحدیث 44 رقم الصفحہ 72 الجزء الاول' مطبوعۃ دارالفکر' سوریۃ)

امام مہدی کی سخاوت:

1: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی باتیں نہ پیدا ہو جائیں، اس لئے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری امت میں ایک مہدی ظاہر ہوگا جو پانچ یا سات یا نو تک زندہ رہے گا (یہ شک روای کو ہے)"

ہم نے پوچھا:

"اس تعداد سے کیا مراد ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سال۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا: "اے مہدی مجھے عطا کیجئے! مجھے عطا کیجئے!" تو امام مہدی اس کے دامن کو مال و دولت سے اتنا بھر دیں گے جتنا وہ اٹھا سکے گا۔"

(سنن الترمذی' باب' رقم الحدیث 2232 رقم الصفحہ 505 جزء رابع' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت) (مسند احمد' رقم الحدیث 11179 رقم الصفحہ 21 الجزء الثالث' مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ' مصر) (العلل المتناھیۃ' رقم الحدیث 1440 رقم الصفحہ 858 الجزء الثانی' مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)

2: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں مہدی پیدا ہوں گے۔ اگر وہ دنیا میں بہت کم عرصہ بھی رہے تو سات برس ورنہ نو برس تو ضرور رہیں گے۔ ان کے زمانہ میں میری امت اس قدر خوش ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ زمین کا ان کے زمانہ میں یہ حال ہوگا کہ جس قدر اس میں پھل پیدا کرنے کی صلاحیت ہوگی سب پیدا کرے گی کچھ بھی باقی نہ رکھے گی۔ مال کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ ان کے سامنے ڈھیر لگا ہوگا' لوگ ان سے کہیں گے: ''جناب مہدی! ہمیں دیجئے۔'' وہ کہیں گے: ''ہاں جتنا جی چاہے لے جاؤ۔''

(سنن ابن ماجۃ' باب خروج المھدی' رقم الحدیث 4083 رقم الصفحہ 1366 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر' بیروت) (المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8675 رقم الصفحہ 601 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 1048 رقم الصفحہ 360 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید قاھرہ) (الکامل فی ضعفاء الرجال' رقم الصفحہ رقم الحدیث 201 الجزء الثالث مطبوعہ دار الفکر' بیروت) (العلل المتناھیۃ رقم الحدیث 1441 رقم الصفحہ 859 الجزء الثانی مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 550 رقم الصفحہ 2035 الجزء الخامس مطبوعہ دار العاصمۃ' ریاض) (الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 8737 رقم الصفحہ 457 الجزء الخامس مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)

سیاہ جھنڈے والوں کے امام:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں چند ہاشمی جوان آئے جنہیں دیکھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

آنکھیں بھر آئیں۔ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! ہم آپ میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور دیکھتے ہیں جس سے ہمیں دکھ ہوتا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہم وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے دنیا کے بدلے آخرت عطا کی ہے۔بہت جلد ایسا وقت آنے والا ہے کہ میرے اہل بیت نہایت تکلیف اور سختی میں مبتلا ہوں گے،ان پر بڑی مصیبتیں آئیں گی حتی کہ مشرق اور مغرب سے کچھ لوگ آئیں گے جن کے ہمراہ سیاہ جھنڈے ہوں گے، ان کا مقصد دنیا کے خزانوں پر قبضہ کرنا نہ ہوگا لیکن لوگ ان کی راہ روکیں گے' اس لئے وہ لوگوں سے جنگ کریں گے۔اللہ انہیں فتح عنایت فرمائے گا اور جس کام کا ارادہ کیا ہوگا وہ پورا ہوگا۔اس وقت یہ لوگ اپنی حکومت کو پسند نہ کریں گے، بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو اپنا سردار مقرر کریں گے اور وہ زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر دیا ہوگا۔لہٰذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے وہ ان کا ساتھ دے، اگرچہ اسے برف پر گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ گھسٹ کر جانا پڑے۔''

(سنن ابن ماجہ' باب خروج المھدی' رقم الحدیث 4082 رقم الصفحۃ 1266 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر' بیروت)(المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8434 رقم الصفحۃ 511 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(مصباح الزجاجۃ' باب خروج المھدی' رقم الحدیث 202 الجزء الرابع مطبوعۃ دار العربیۃ' بیروت)(مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 37727 رقم الصفحۃ 1556 رقم الصفحۃ 354 الجزء الرابع مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' الحدیث 1556 رقم الحدیث 10031 رقم الصفحۃ 85 الجزء 10 مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم موصل)(السنۃ لابن ابی عاصم' رقم الحدیث 1499 رقم الصفحۃ 633 الجزء الثانی مطبوعۃ المکتب الاسلامی' بیروت)(السنن الواردۃ فی الفتن' باب ماجاء فی المھدی' رقم الحدیث 546 رقم الصفحۃ 1029' الجزء الخامس مطبوعۃ دار العاصمۃ' ریاض)(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 895 رقم الصفحۃ 310 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' قاھرہ)(المنار المنیف' رقم الحدیث 341 رقم الصفحۃ 149 الجزء الاول مطبوعۃ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ' حلب)(دلائل النبوۃ للاصبھانی' رقم الحدیث 327 رقم الصفحۃ

226 الجزء الاول مطبوعۃ دار طیبۃ ریاض)

یہاں سیاہ جھنڈے والوں سے مراد فی الحال یہ طالبان نہیں ہیں کیونکہ ان کا امام اہل بیت میں سے نہیں ہے ہاں یہ ممکن ہے کہ آگے چل کر یہ بھی اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں۔

ظہور امام مہدی:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تمہارے ایک خزانے کے پاس تین خلفا کے بیٹے قتل کیے جائیں گے لیکن ان میں سے کسی کو بھی وہ خزانہ میسر نہ ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ نشان نمودار ہوں گے، وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔ (روای کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور بیان فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) اللہ کا خلیفہ مہدی ظاہر ہوگا، جب تم اسے ظاہر ہوتے دیکھو تو اگر گھٹنوں کے بل برف پر گھسٹ کر بھی جانا پڑے تو اس کی بیعت کر لینا کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔"

(سنن ابن ماجہ، باب خروج المہدی، رقم الحدیث 4084 رقم الصفحہ 1367 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر، بیروت۔) (المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث 8432 رقم الصفحہ 510 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (مصباح الزجاجۃ، رقم الصفحہ 203 الجزء الرابع مطبوعۃ دار العربیۃ بیروت) (مسند الرویانی، رقم الحدیث 647 رقم الصفحہ 417 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ، قاھرہ) (السنن الواردۃ فی الفتن، رقم الحدیث 548 رقم الصفحہ 1032 الجزء الخامس مطبوعۃ دار العاصمۃ، ریاض)

اولاد فاطمہ سے:

1: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران ہمارے درمیان مہدی کا تذکرہ شروع ہوگیا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

"مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔"

(سنن ابن ماجہ' باب خروج المہدی' رقم الحدیث 4086 رقم الصفحہ 1368 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر' بیروت)(المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8672 رقم الصفحہ 601 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)(سنن ابوداؤد' کتاب المہدی' رقم الحدیث 4284 رقم الصفحہ 107 الجزء الرابع' مطبوعہ دار الفکر' بیروت)(المعجم الکبیر' رقم الحدیث 566 رقم الصفحہ 267 الجزء 23 مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم' موصل)(السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 565 رقم الصفحہ 1049 الجزء الخامس مطبوعہ دار العاصمۃ ریاض)(التاریخ الکبیر' رقم الحدیث 1171 رقم الصفحہ 474 رقم الصفحہ 463 الجزء الثانی مطبوعہ دار الصمیعی ' ریاض)(سیر اعلام النبلاء' رقم الصفحہ 663 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت)(میزان الاعتدال فی نقد الرجال' رقم الحدیث' 293 رقم الصفحہ 126 الجزء الثالث مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)(الکامل فی ضعفاء الرجال' رقم الحدیث 697 رقم الصفحہ 196 الجزء الثالث مطبوعہ دار المکتبۃ العلمیہ' بیروت)(الاکمال لابن ماکولا' رقم الصفحہ 276 الجزء السابع مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)(العلل المتناھیۃ' رقم الحدیث 1446 رقم الصفحہ 860 الجزء الثانی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)(المنار المنیف' رقم الحدیث 334 رقم الصفحہ 146 الجزء الاول مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ' حلب)

:2 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی تعالیٰ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''اے فاطمہ! مجھے اُس ذات پاک کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے' اس امت کے مہدی تمہارے دونوں بیٹوں کی نسل میں پیدا ہوں گے۔ جب دنیا میں قتل وغارت اور فتنے بڑھ جائیں گے' چھوٹا اپنے سے بڑے کی عزت نہیں کرے گا' بڑا اپنے سے چھوٹے پر شفقت نہیں کرے گا' ایسے میں وہ مہدی ظاہر ہوں گے اور گمراہوں کے قلعے فتح کر لیں گے۔ اُس آخری دور میں دین کو وہ ایسے ہی پھیلائیں گے جیسے میں نے اس دور اول میں پھیلایا ہے۔ دنیا کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی۔

(المعجم الاوسط' رقم الحدیث 6540 رقم الصفحہ 327 الجزء الثانی' مطبوعہ دار الباز للنشر والتوزیع' مکۃ المکرمۃ)

امام مہدی رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین یعنی حسنی حسینی ہوں گے۔ یا تو والد کی طرف سے حسنی

اور والدہ کی طرف سے حسینی ہوں گے یا پھر والد کی طرف سے حسینی اور والدہ کی طرف سے حسنی ہوں گے۔

3: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہدی میری نسل سے ہوں گے، کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے، زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی ہوگی اور سات سال تک حکومت کریں گے۔''

(سنن ابوداؤد، کتاب المھدی رقم الحدیث 4285 رقم الصفحہ 107 الجزء الرابع مطبوعۃ دارالفکر، بیروت)(المعجم الاوسط، رقم الحدیث 9460 رقم الصفحہ 176 الجزء التاسع مطبوعۃ دارالحرمین، قاھرہ)(العلل المتناھیۃ، رقم الحدیث 1443 رقم الصفحہ 859 الجزء الثانی مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ، بیروت)(المنار المنیف، رقم الحدیث 330 رقم الصفحہ 144 الجزء الاول مطبوعۃ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب)(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6826 رقم الصفحہ 238 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ، بیروت)(مجمع الزوائد، باب ما جاء فی المھدی، رقم الصفحہ 314 الجزء السابع مطبوعۃ دارالریان للتراث قاھرہ)(مسند ابی یعلی، رقم الحدیث 1128 رقم الصفحہ 367 الجزء الثانی مطبوعۃ دارالمامون للتراث، دمشق)

صفات مہدی:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

''ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف واقع ہوگا اس وقت اہل مدینہ میں سے ایک صاحب مکہ مکرمہ کی طرف چھپ کر کوچ کر جائیں گے۔ اہل مکہ سے کچھ لوگ ان کے پاس آئیں گے اور انہیں اپنا امیر بنانا چاہیں گے لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ آخر کار حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی جائے گی۔ بعد ازاں ملک شام سے ان کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام بیداء پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ ایسا دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے لشکر حاضر ہو کر ان کی بیعت کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ قریش سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو بنی کلب کا بھائی ہوگا، وہ

ایک لشکر بھیجے گا جس پر مہدی فتح پائیں گے۔ بنی کلب کی فوج یہی ہوگی۔ اس پر افسوس ہے جو بنی کلب کے مال غنیمت میں شامل نہ ہوا۔ پھر مال تقسیم کر دیا جائے گا اور لوگوں میں تمہارے نبی کی سنت رائج کر دی جائے گی۔ اسلام اپنا غلبہ ظاہر کرے گا۔ وہ امام مہدی سات سال رہنے کے بعد وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"

(سنن ابوداؤد' کتاب المہدی' رقم الحدیث 4286 رقم الصفحہ 107 الجزء الرابع مطبوعۃ دارالفکر' بیروت) (صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6757 رقم الصفحہ 158 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (موارد الظمان' رقم الحدیث 1881 رقم الصفحہ 464 الجزء الاول مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ' بیروت) (مجمع الزوائد' رقم الصفحہ 315 الجزء السابع مطبوعۃ دارالریان للتراث' قاھرہ) (المعجم الاوسط' رقم الحدیث 1153 رقم الصفحہ 35 الجزء الثانی مطبوعۃ دارالحرمین' قاھرہ) (مسند احمد' رقم الحدیث 26731 رقم الصفحہ 316 الجزء السادس مطبوعۃ ومکتبہ قرطبہ' مصر) (مسند ابی یعلی' رقم الحدیث 6940 رقم الصفحہ 369 الجزء 120 مطبوعۃ دارالمامون للتراث' دمشق) (المعجم الکبیر' رقم الحدیث 931 رقم الصفحہ 390 الجزء 23 مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' موصل) (السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 595 رقم الصفحہ 1083 الجزء الخامس مطبوعۃ دارالعاصمۃ' ریاض)

ظہور سے قبل کی نشانیاں:

1: محمد بن علی سے روایت ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے دو نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جو کہ زمین و آسمان کی پیدائش سے لیکر اب تک ظہور نہیں ہوئی ہیں۔ اول یہ کہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور دوسرے یہ کہ (اسی ماہ کے) نصف میں سورج کو بھی گرہن لگے گا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا فرمائے ہیں' چاند سورج کو اس طرح کا گرہن کبھی نہیں لگا۔"

(سنن دار قطنی' رقم الحدیث 10 رقم الصفحہ 65 الجزء الثانی مطبوعۃ دارالمعرفۃ' بیروت) (کشف الخفاء' رقم الحدیث 2661 رقم الصفحہ 381 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت)

2: حضرت ولید کہتے ہیں کہ مجھے ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی گئی ہے کہ مہدی کے نکلنے سے پہلے رمضان کے مہینہ میں دو دفعہ سورج کو گرہن لگے گا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 642 رقم الصفحہ 229 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

3: حضرت ولید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ظہور مہدی سے پہلے مشرق سے ایک ایسا ستارہ نکلے گا جس کی کئی دُمیں ہوں گی۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 642 رقم الصفحہ 229 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

4: حضرت ولید سے روایت ہے کہ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا:

''امام مہدی کے ظہور سے پہلے ایک ستارہ نکلے گا۔ وہ ایسا ستارہ ہے جو مشرق سے نکلے گا اور زمین والوں کے لئے ایسی روشنی کرے گا جیسے چودھویں رات کے چاند کی روشنی ہوتی ہے۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 64 رقم الصفحہ 229 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرہ)

5: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب ایک فتنہ ہوگا۔ لوگ ایک ساتھ نماز پڑھیں گے، ایک ساتھ حج کریں گے، ایک ساتھ عرفہ جائیں گے، ایک ساتھ قربانی کریں گے لیکن ان میں کتے کے کاٹے جیسی دیوانگی پیدا ہو جائے گی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے۔ اتنی زیادہ خونریزی ہوگی کہ عقبہ تک خون بہہ جائے گا یہاں تک کہ بری ہونے والا سمجھے گا کہ اس کی علیحدگی اسے نفع نہیں پہنچائے گی۔ پھر وہ ایک نوجوان آدمی کو مجبور کریں گے جو اپنی پیٹھ کو رکن سے لگائے ہوئے ہوگا، اس کے اعضاء کانپ رہے ہوں گے، وہ زمین میں مہدی کہلاتا ہوگا اور آ[illegible] میں بھی وہ ہی مہدی ہوگا تو جو شخص ان کو پائے وہ ان کی اتباع کرے۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 993 رقم الصفحہ 343 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

پرندوں کی خوشی:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہدی میری اولاد میں سے ایک شخص ہیں۔ ان کا رنگ عربوں کے رنگ کی طرح ہوگا اور جسم اسرائیلیوں جیسا ہوگا۔ ان کے داہنے رخسار پہ ایک تل ہوگا جو روشن ستارے کی طرح ہوگا' وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسا ہی بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ ان کے دور

خلافت میں زمین و آسمان والے سب ان سے خوش ہوں گے حتی کہ فضا میں محو پرواز پرندے بھی ان سے خوش ہوں گے۔"

(کشف الخفاء رقم الحدیث 2661 رقم الصفحہ 381 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت)(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 6667 رقم الصفحہ 221 الجزء الرابع مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)(العلل المتناھیۃ رقم الحدیث 1439 رقم الصفحہ 858 الجزء الثانی مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فتنوں کی بھرمار:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جس کے ایک طرف سکون ہوگا تو دوسری طرف ہنگامہ ہوگا۔ اس وقت آسمان سے ندا کی جائے گی: "خبردار تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔"

(مجمع الزوائد رقم الصفحہ 316 الجزء السابع مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)(المعجم الاوسط رقم الصفحہ 60 الجزء الخامس مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)(علل الدارقطنی رقم الصفحہ 213 الجزء الرابع مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)(میزان الاعتدال فی نقد الرجال رقم الحدیث 761 رقم الصفحہ 214 الجزء الثامن مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

عمامہ پہنے:

1: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"مہدی نکلیں گے اس حال میں کہ ان کے سر پر ایک عمامہ ہوگا جس پر ایک منادی ہوگا جو پکار رہا ہوگا: "یہ مہدی اللہ کے خلیفہ ہیں تم ان کی اتباع کرو۔"

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال رقم الحدیث 5321 رقم الصفحہ 433 الجزء الرابع مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت۔ لسان المیزان رقم الحدیث 313 رقم الصفحہ 105 الجزء الاول مطبوعہ موسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت۔ الکامل فی ضعفاء الرجال رقم الصفحہ 295 الجزء الخامس مطبوعہ دارالفکر بیروت۔ الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 8920 رقم الصفحہ 510 الجزء الخامس مطبوعہ دارالکتب

العلمیۃ' بیروت)

2: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مہدی ایک گاؤں سے ظاہر ہوں گے جس کو کرعہ کہا جاتا ہے۔ ان کے سر پر ایک عمامہ ہوگا جس کے ایک طرف سے ایک غیبی منادی یہ ندا کررہا ہوگا: "لوگو سنو! یہ مہدی ہیں ان کی اتباع کرو۔"

(الکامل فی ضعفاء الرجال' رقم الحدیث 1435 الجزء الخامس مطبوعہ دار الفکر' بیروت) (میزان الاعتدال فی نقد الرجال' رقم الحدیث 5321 رقم الصفحہ 433 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (معجم البلدان' رقم الصفحہ 452 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر' بیروت)

اہل بدر کی بیعت:

1: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان مقام بدر کے رہنے والے چند لوگ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر اس کے پاس اہل عراق کی جماعتیں اور شام کے ابدال آئیں گے۔ اس کے بعد اہل شام کا ایک لشکر اس سے لڑنے کے لئے نکلے گا یہاں تک کہ جب وہ مقام بیداء (جگہ کا نام) پر ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر اس سے لڑنے کے لئے قریش کا ایک آدمی نکلے گا جس کے ماموں کلب (قبیلہ) کے ہوں گے۔ ان کی جنگ ہو جائے گی' اللہ تعالیٰ ان کو شکست دے گا تو محروم وہی ہوگا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔"

(المعجم الاوسط' رقم الحدیث 9459 رقم الصفحہ 176 الجزء التاسع مطبوعہ دار الحرمین' قاہرہ) (مجمع الزوائد' رقم الصفحہ 314 الجزء السابع مطبوعہ دار الریان للتراث' قاہرہ) (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث 37223 رقم الصفحہ 460 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشد' ریاض) (المعجم الکبیر' رقم الحدیث 656 رقم الصفحہ 295 الجزء 230 مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم' موصل) (المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8328 رقم الصفحہ 478 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)

2: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ لوگوں میں نا امیدی پھیل جانے کے بعد مہدی کو بھیجے گا۔ یہاں تک کہ لوگ یہ سمجھ بیٹھیں گے کہ کوئی مہدی نہیں آئے گا۔ ان کے انصار و مددگار اہل شام کے کچھ لوگ ہوں گے جن کی تعداد تین سو پندرہ آدمی یعنی اصحاب بدر کی تعداد کے قریب ہوگی۔ وہ ملک شام سے ان کے پاس آئیں گے اور انہیں مکہ معظمہ کے مرکزی گھر کے ایک گھر میں پالیں گے۔ وہاں سے انہیں صفا کے مقام پر لائیں گے' پھر ان کی ناگواری کے باوجود ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے وہ ان کو دو رکعتیں سفر والی نماز پڑھائیں گے پھر مقام ابراہیم پر جائیں گے منبر پر چڑھیں گے۔"

(الفتن لنعیم بن حماذ رقم الحدیث 990 رقم الصفحہ 342 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

3: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ذی القعدہ میں قبائل آپس میں گروہ بندیاں کریں گے اور اسی سال حاجی لوٹ مار کریں گے۔ منیٰ میں گھمسان کی لڑائی ہوگی جس میں بہت سے لوگ قتل ہوں گے اور خون بہائے جائیں گے یہاں تک کہ ان کے خون عقبہ جمرہ پر بہہ جائیں گے۔ جنگ کرنے والے بھاگ جائیں گے' پھر ایک شخص کو رکن اور مقام (مقام ابراہیم) کے درمیان لایا جائے گا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی جبکہ وہ اس امر کو ناپسند کرتا ہوگا' اس سے کہا جائے گا کہ اگر اب بھی انکار کریں تو ہم آپ کی گردن اڑا دیں گے' اس کے بعد اس کے ہاتھ پر اہل بدر کی تعداد جتنے لوگ بیعت کریں گے جن سے آسمان و زمین کے رہنے والے سب ہی خوش ہوں گے۔"

(الفتن لنعیم بن حماذ رقم الحدیث 986 رقم الصفحہ 341 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

یہ کتنی عجیب و غریب پیش گوئی ہے، منیٰ میں گھمسان کی لڑائی وہ بھی حاجیوں کے درمیان؟ اللہ اکبر۔ ! مشاہدہ میں یہ بات آرہی ہے کہ اُس مقدس سرزمین پہ آج کل شرپسند عناصر کی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں جیسا کہ اخبارات میں آپ حضرات ملاحظہ فرما رہے ہوں گے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جلد یا بدیر یہ بھی ہو کر رہے گا کیونکہ حالات اس پیش گوئی کے پورا ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

4: ارطاۃ سے روایت ہے کہ لوگ جب منیٰ اور عرفات میں جمع ہو جائیں گے اور قبائل

بھی ایک دوسرے کے مقابلہ کے لئے جمع ہو جائیں تو اس وقت آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی: ''خبردار! تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔'' (اس کے بعد ایک دوسری آواز آئے گی کہ) اس نے جھوٹ بولا ہے (اس کے بعد پھر آواز آئے گی) خبردار ہو کہ اس پہلے نے ہی سچ کہا ہے۔ وہ شدید جنگ لڑیں گے۔ ان کا سب سے بڑا ہتھیار براذغ ہوگا اور یہ براذغ کا لشکر ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی تم آسمان میں ایک دُمدار ستارہ دیکھ لو گے۔ جنگ شدید ہو جائے گی یہاں تک کہ حق کے مددگاروں میں سے صرف چند (وہ بھی) اہل بدر کی تعداد کے برابر رہ جائیں گے۔ وہ جائیں گے اور اپنے امیر (مہدی) کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔''

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 985 رقم الصفحہ 340 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

5: ابوجعفر سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں مہدی عشاء کے وقت ظاہر ہوں گے اور ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار' کچھ علامات اور نور و بیان کی قوت ہوگی۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیں گے تو با آواز بلند کہیں گے: ''اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اپنے رب کے سامنے (حساب کے لئے) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں۔ بیشک اس نے حجت بتائی ہے اور انبیاء کو مبعوث فرمایا اور کتاب کو نازل کیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی اور اس کے رسول اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور یہ کہ تم زندہ چھوڑ دو جس کو قرآن نے زندہ رکھنا چاہا ہے اور اسے قتل کرو جسے قرآن نے قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ تم ہدایت پر (آپس میں) مددگار اور تقویٰ پر (باعث) تقویت بنو کیونکہ دنیا کی فنا اور زوال کا وقت قریب آچکا ہے اور اس کے رخصت ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بیشک میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف' اس کی کتاب پر عمل کی طرف' باطل کو ختم کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔'' پھر وہ اہل بدر کی تعداد کے موافق تین سو تیرہ آدمیوں میں (اپنی شعلہ بیانی اور جوشیلی تقریر سے) خزاں کی سی کھڑکھڑاہٹ پیدا کریں گے۔ وہ رات کے راہب اور دن کے شیر ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہدی کو سرزمین حجاز پر فتحیاب فرمائے گا اور وہاں کی جیلوں میں جو بنی ہاشم قید ہوں گے ان کو آزاد کرائیں گے۔ کوفہ میں کالے جھنڈے والے اتریں گے جو مہدی کی بیعت کرنے آئیں گے'

مہدی اپنی فوجوں کو ہر طرف بھیجیں گے' ظالموں کو ماریں گے' شہران کے لئے سیدھے ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر قسطنطنیہ کو فتح فرمائے گا۔

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 999 رقم الصفحہ 345 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

بیعت امن:

1: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کے ساتھی بہترین لوگ ہوں گے' ان کے مددگار اور ان سے بیعت کرنے والے کوفہ و بصرہ اور یمن و شام کے ابدال ہوں گے' اگلے حصہ پر حضرت جبرائیل ہوں گے اور پچھلے حصے پر حضرت میکائیل علیہما السلام۔ حضرت میکائیل بعد میں واپس چلے جائیں گے۔ وہ مہدی مخلوق میں محبوب ہوں گے' ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اندھے فتنوں کو بجھا دے گا اور زمین پر امن ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرے گی جن کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوگا' وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز سے نہ ڈریں گی۔ زمین اپنی پیداوار کو اور آسمان اپنی برکت کو ظاہر کر دے گا۔

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1030 رقم الصفحہ 356 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کے ہاتھ پر رکن اور مقام (مقام ابراہیم) کے درمیان بیعت کی جائے گی' وہ نہ کسی سونے والے کو جگائیں گے اور نہ ہی کسی کا خون بہائیں گے۔

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 991 رقم الصفحہ 342 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

لوگوں کو ان سے بیعت کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ لوگ خود ہی ان سے بیعت کریں گے۔ اُس وقت دنیا کی تباہی و بربادی اور ہر طرف قتل و غارتگری اور افراتفری کے باوجود امام مہدی صاحب کی بیعت اتنے سکون و اطمینان اور اس شان و وقار سے ہوگی کہ بیت اللہ میں کسی حاجی و آمر کو کوئی تکلیف یا پریشانی نہیں ہوگی۔

اہل شام اور تین جھنڈے:

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آخر زمانہ میں ایک فتنہ ہوگا جو لوگوں میں اس طرح رچ بس جائے گا جیسے سونا اپنے معدن میں حل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تم لوگ اہل شام کو گالی نہ دو کیونکہ ان میں ابدال بھی ہیں لیکن ان کے بُروں کو گالی دو۔ عنقریب اہل شام پر زوردار بارش برسائی جائے گی جو ان کی جماعت کو متفرق کردے گی یہاں تک کہ اگر ان سے لومڑیاں بھی لڑیں تو وہ بھی ان پر غالب آجائیں۔ اس وقت میرے اہل بیت میں سے ایک شخص تین جھنڈوں کی جماعت کے ساتھ نکلے گا۔ ان کو زیادہ کہنے والا پندرہ ہزار اور کم کہنے والا بارہ ہزار کہے گا۔ وہ سات جھنڈوں سے لڑیں گے جن میں سے ہر ایک جھنڈے کے نیچے ایک آدمی ہوگا جو حکومت کا طالب ہوگا' اللہ تعالیٰ ان سب کو قتل کردے گا اور مسلمانوں کو ان کی الفت ونعمت اور ان کا دور ونزدیک لوٹا دے گا۔ یعنی مسلمانوں کو ہر قسم کی نعمتیں اور سکون دوبارہ میسر آجائے گا۔''

(مجمع الزوائد' رقم الصفحہ 317 الجزء السابع دار الکتاب العربی' بیروت) (المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8658 رقم الصفحہ 596 الجزء الرابع' مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (المعجم الاوسط' رقم الحدیث 3906 رقم الصفحہ 176 الجزء الرابع' مطبوعہ دار الحرمین' القاہرۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستقبل میں ملک شام پر بھی زبردست بمباری ہوگی جس سے تباہ و برباد ہو کر اہل شام بھی بے دست و پا ہو جائیں گے اور اس کے بعد وہ بھی یہود و نصاریٰ کے لئے تر نوالہ ثابت ہوں گے۔

قسطنطنیہ کے حاکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر دنیا کا صرف ایک بھی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ عزوجل اسے اتنا طویل فرمادے گا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص جبل دیلم اور قسطنطنیہ کا مالک ہو جائے گا۔''

(سنن ابن ماجۃ' رقم الحدیث 2779 رقم الصفحۃ 928 الجزء الثانی دار الفکر' بیروت) (مصباح الزجاجۃ' رقم الصفحۃ 160 الجزء الثالث مطبوعۃ دار العربی' بیروت)

دیلم ماوراء النہر کا ایک علاقہ ہے جو کہ آج کل روس کی آزاد ریاستوں میں شامل ہے۔

فتنہ سفیانی:

1: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں تمہیں سات ایسے فتنوں سے باخبر کرتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ ایک فتنہ مدینہ سے اٹھے گا، ایک فتنہ مکہ سے، ایک فتنہ یمن سے، ایک فتنہ شام سے، ایک فتنہ مشرق سے، ایک فتنہ مغرب سے، ایک فتنہ شام کے مرکز سے اور یہی فتنہ سفیانی کا فتنہ ہوگا۔''

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 87 رقم الصفحۃ 55 الجزء الاول' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ) (مصباح الزجاجۃ' رقم الصفحۃ 160 الجزء الثالث مطبوعۃ دار العربی' بیروت)

2: سفیانی کے ظہور کی ابتداء ملک شام کے مغربی حصہ کے ایک گاؤں اندرایا یابس سے ہوگی جہاں شروع شروع میں اس کے ساتھ صرف سات افراد ہوں گے۔

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 802 رقم الصفحۃ 278 الجزء الاول' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

3: سلیمان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ سفیانی کی حکومت ساڑھے تین سال رہے گی۔

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 807 رقم الصفحۃ 278 الجزء الاول' مطبوعۃ التوحید' القاھرۃ)

4: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سفیانی خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اولاد میں سے ہوگا، اس کے چہرے پر چیچک کے داغ ہوں گے' اس کی آنکھ میں سفید نکتہ ہوگا' دمشق کی مضافاتی بستی ''یابس'' سے نکلے گا، ابتداء میں اس کے ساتھ صرف سات آدمی ہوں گے۔''

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 812 رقم الصفحۃ 279 الجزء الاول' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

5: حارث بن عبداللہ سے روایت ہے:

"ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص خشک وادی میں لال جھنڈے لیکر نکلے گا جس کی کلائیاں پتلی اور گردن مضبوط ہوگی' گردن رنگت میں پیلی یا سیاہی مائل ہوگی' اس کی پیشانی پر عبادت کا نشان ہوگا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 815 رقم الصفحہ 280 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاھرۃ)

جھنڈے کی سرخی سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ شاید اسے روس کی پشت پناہی حاصل ہو کیونکہ سرخ انقلاب روس ہی کی اصطلاح ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کوئی نیا ہی فتنہ ہو۔

6: سفیانی وادی یابس سے نکلے گا اور جب اس کا فتنہ بڑھے گا تو دمشق کا حکمران اس کی سرکوبی کے لئے اس کے پاس آئے گا تو وہ سفیانی کا جھنڈا (لشکر) دیکھ کر ہی شکست تسلیم کر لے گا۔ عبدالقدوس کہتے ہیں کہ اس وقت دمشق کا سربراہ کوئی عباسی شخص ہوگا۔

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 813 رقم الصفحہ 280 الجزء الاول' مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاھرۃ)

7: ضمرہ کہتے ہیں:

"سفیانی گورا چٹا اور گھنگھریالے بالوں والا آدمی ہوگا۔ جو کوئی بھی اس سے مال میں سے کچھ لے گا قیامت کے دن وہ اس کے پیٹ میں آگ کا گولہ بنے گا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 814 رقم الصفحہ 280 الجزء الاول' مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاھرۃ)

8: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سفیانی کا نام عبداللہ ہوگا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 820 رقم الصفحہ 281 الجزء الاول' مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاھرۃ)

9: ابوقبیل فرماتے ہیں:

"سفیانی بہت شریر سربراہ ہوگا۔ علماء و معززین کو قتل کرے گا اور انہیں بالکل فنا کر دے گا۔ وہ ان حضرات سے مدد چاہے گا اور انکار پر انہیں قتل کرا دے گا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 825 رقم الصفحہ 283 الجزء الاول' مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاھرۃ)

10: حضرت علی فرماتے ہیں:

"خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی نسل سے ایک شخص سات افراد کی معیت میں سامنے آئے گا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 827 رقم الصفحہ 283 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

11: ایک حدیث کا آخری حصہ ہے:

"اہل عرب سفیانی کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک شام میں جمع ہوں گے جہاں ان کے درمیان جنگ ہوگی۔ یہ جنگ ہوتے ہوتے مدینہ منورہ تک پہنچ جائے گا پھر بقیع غرقد کے پاس شدید جنگ ہوگی۔"

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 857 رقم الصفحہ 293 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

12: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جب سفیانی کے گھوڑے کوفہ کی طرف اہل خراسان کی تلاش میں اور اہل خراسان مہدی کی طلب میں نکلیں تو وہ اور کالے جھنڈوں کے ساتھ ہاشمی جس کا سردار شعیب بن صالح ہوگا ملیں گے۔ وہ اور سفیانی کے ساتھی باب اصطخر پر ملیں گے ان کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوگی کالے جھنڈے والے غائب ہو جائیں گے اور سفیانی کے گھوڑے بھاگ جائیں گے اس وقت لوگ مہدی کی تمنا کریں گے اور ان کی تلاش کریں گے۔

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 912 رقم الصفحہ 316 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

13: ابو جعفر سے روایت ہے:

"سفیانی کوفہ اور بغداد میں داخل ہونے کے بعد اپنے لشکر کو چاروں طرف پھیلا دے گا اور نہر کی دوسری طرف سے اہل خراسان والے اسے مدد پہنچائیں گے۔ اہل مشرق اپنے لشکر لائیں گے اور قتل کے لئے ان پر حملہ کریں گے۔ جب اسے یہ خبر پہنچے گی تو وہ ایک عظیم لشکر اصطخر بھیجے گا جس پر بنی امیہ کا ایک آدمی امیر ہوگا، ان کا ایک حادثہ قومس میں ہوگا، ایک حادثہ رے شہر کے مضافات میں اور ایک حادثہ تخوم زرنج میں پیش آئے گا۔ اس کے بعد سفیانی اہل کوفہ اور دیگر شہر والوں کے قتل کا حکم دے گا۔ اس وقت کالے جھنڈے خراسان سے آئیں گے، ان سب لوگوں پر بنی ہاشم کا ایک نوجوان جس کی دائیں ہتھیلی پر ایک تل ہوگا حاکم ہوگا۔ اللہ اس کا کام اور طریقہ

آسان کر دے گا۔ پھر تخوم خراسان میں ایک حادثہ ہوگا اور ہاشمی ۔۔۔ کے راستے چلے گا تو بنی تمیم کے غلاموں میں سے ایک آدمی جس کا نام شعیب بن صالح ہوگا اصطخر میں اموی کے پاس جائے گا جہاں شعیب بن صالح (مہدی) اور ہاشمی بیضاء اصطخر میں ملیں گے۔ یہاں اُس اموی اور ان کے لشکروں کے درمیان ایسی گھمسان کی جنگ ہوگی کہ گھوڑے خون اپنے گٹوں تک روند ڈالیں گے۔ پھر ان کے پاس جستان سے عظیم لشکر آئیں گے جن پر بنی عدی کا ایک آدمی امیر ہوگا جس سے اللہ اپنے انصار اور جنود کو غالب فرمائے گا۔ پھر رے کے دو واقعوں کے بعد مدائن میں ایک حادثہ ہوگا اور عاقر قوفا میں ہر چیز تباہ کر دینے والی جنگ ہوگی جس کے بارے میں ہر نجات پانے والا خبر دے گا۔ اس کے بعد بابل میں ایک تباہ کن واقعہ ہوگا۔ ایک واقعہ صفین کے علاقے میں کسی جگہ ہوگا۔ پھر ایک قوم اخوص پر ان کے سرداروں کی نکلے گی وہ عزت دار لوگ ہوں گے، ان کے عام لوگ کوفہ اور بصرہ کے ہوں گے یہ لوگ کوفہ کے قیدیوں کو چھڑا لیں گے۔

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 913، رقم الصفحہ 316، الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید، القاہرۃ)

سفیانیوں کا دھنسایا جانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس کے بعد ایک آدمی جو سفیانی کہلائے گا دمشق کی گہرائی یعنی اس کے ایک نشیبی علاقے سے نکلے گا اور عام لوگ جو اس کی اتباع کریں گے وہ کلب سے ہوں گے۔ وہ اتنا زیادہ قتل عام کرے گا کہ حاملہ عورتوں کے پیٹوں کو بھی پھاڑ دے گا۔ اس سے مقابلہ کے لئے قیس (قبیلہ کے افراد) جمع ہوں گے تو انہیں بھی وہ قتل کر دے گا۔ وہ کسی کو کسی گناہ سے نہیں روکے گا۔ ایک آدمی میرے اہل بیت میں سے مقام حرہ میں نکلے گا جس کی خبر سفیانی کو پہنچے گی تو اپنے لشکروں میں سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجے گا جو ان کو شکست دے گا۔ پھر سفیانی اپنے دوسرے سپاہیوں کے ساتھ ان کی طرف آئے گا یہاں تک کہ جب وہ زمین کے بیابان (مقام بیداء) میں پہنچے گا تو انہیں دھنسا دیا جائے گا اور ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا سوائے اس شخص کے جو واپس جا کر انہیں اس واقعہ کی خبر دے"۔

(المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8586، رقم الصفحہ 565، الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سفیانی کا قریش پر ظلم و ستم:

1: ابو قبیل سے روایت ہے کہ سفیانی ایک لشکر مدینہ منورہ کی طرف بھیج کر یہ حکم دے گا کہ وہاں بنی ہاشم کا جو بھی شخص ملے اسے قتل کر دیا جائے یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کو بھی۔ وہ قتل کریں گے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں ان میں سے کوئی نہ پہچانا جائے گا۔ لوگ اس کے ڈر سے صحراؤں پہاڑوں اور مکہ معظمہ کی طرف بھاگ کر منتشر ہو جائیں گے' یہاں تک کہ ان کی عورتیں بھی۔ اس کا لشکر ان میں کچھ دن تک لوٹ مار کرے گا اور بہت قتل و غارت کے بعد لوٹ جائے گا' لیکن اس کے بعد بھی اسکی دہشت کی وجہ سے ان میں سے کوئی شخص نظر نہ آئے گا سوائے ڈرے سہے لوگوں کے' یہاں تک کہ مکہ معظمہ میں مہدی کا امر ظاہر ہو جائے اور جب وہ ظاہر ہوں گے تو ان میں سے ہر ہدایت چاہنے والا مکہ معظمہ میں ان کے پاس چلا آئے گا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 931، رقم الصفحہ 326 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جب سفیانی دریائے فرات عبور کر کے ایک جگہ پہنچے گا جو "عاقر قوفا" کہلاتا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اِس کے دل سے ایمان محو فرما دے گا وہ وہاں "دجیل" (شاید دریائے دجلہ) نامی نہر تک ستر ہزار آدمی قتل کرے گا جو اپنی تلواروں کو سونتے ہوئے ہوں گے۔ وہ بیت الذہب پر غالب ہو جائیں گے اور جنگ کرنے والوں اور بہادروں کو قتل کریں گے۔ عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑیں گے۔ کہیں گے: "کہیں ایسا نہ ہو کہ اس عورت کے پیٹ میں کوئی لڑکا پرورش پا رہا ہو (جو بعد میں بڑا ہو کر ہمارے مقابل آجائے)" قریش کی کچھ عورتیں (غالباً وہ سید زادیاں ہوں گی) "دجلہ" کے کنارے کشتی والوں سے فریاد کریں گی کہ ہمیں ہمارے لوگوں تک پہنچادو لیکن وہ بنی ہاشم سے بغض رکھنے کی وجہ سے انہیں کشتی میں نہیں بیٹھائیں گے۔ اس لیے تم بنو ہاشم سے بغض مت رکھو کیونکہ انہی میں سے نبی رحمت ہیں اور انہی میں سے (حضرت جعفر) طیار ہیں جو جنت میں ہیں۔ جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو جب رات آئے گی تو وہ فساق کے ڈر سے سب سے پست جگہ (کسی سرنگ یا خندق) میں پناہ لیں گی، پھر لوگوں (مسلمانوں) کو اللہ کی مدد آپہنچے گی

یہاں تک کہ بغداد اور کوفہ کے جو بچے اور عورتیں سفیانی کے پاس قید ہوں گی وہ انہیں بھی چھڑا لیں گے۔"

(الفتن نعیم بن حماد، رقم الحدیث 885 رقم الصفحہ 304 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید، القاھرۃ) (تاریخ بغداد، رقم الصفحہ 39 الجزء الاول مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سفیانی اور ہاشمی:

1: حضرت ضمرہ بن حبیب نے فرمایا:

"سفیانی اپنے گھوڑوں اور لشکروں کو بھیجے گا تو وہ ارض خراسان اور ارض فارس کے اکثر شہری علاقوں پر حملہ کریں گے جس کی وجہ سے اہل مشرق ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور ان سے جنگ کریں گے (اس کے علاوہ بھی) ان کے درمیان کئی واقعات ہوں گے۔ جب اہل مشرق کو اس سے لڑتے ہوئے بہت عرصہ ہو جائے گا تو وہ ایک ہاشمی شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے جو اس دن مشرق کے آخر میں ہوگا وہ اہل خراسان کو لے کر چلے گا جن کا سردار بنی تمیم کا ایک غلام شخص ہوگا۔ وہ زرد رنگ اور کم داڑھی والا ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں پانچ ہزار سپاہیوں کو لے کر نکلے گا جب اسے اس بات کی خبر پہنچے گی تو وہ اس کے ہاتھ پر بیعت کر لے گا جس کے بعد یہ اس کو لشکر پر امیر بنا دے گا (اور یہ اتنا بہادر ہوگا کہ) اگر پہاڑ بھی اس کے سامنے آ جائیں تو یہ ان کو بھی گرا دے۔ اس کا اور سفیانی کے گھوڑوں کا آمنا سامنا ہوگا۔ یہ ان کو شکست دے گا اور ان کے بہت سے سپاہی قتل کر دے گا۔ ان کو ایک شہر سے دوسرے شہر تک مسلسل پسپا کرتا رہے گا حتی کہ عراق تک ان کا پیچھا کرے گا۔"

(الفتن نعیم بن حماد، رقم الحدیث 915 رقم الصفحہ 321 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید، القاھرۃ)

2: زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سفیانی سے اہل شام بیعت کریں گے اور وہ اہل مشرق سے قتال کر کے انہیں فلسطین سے پسپا کر کے ایک بنجر چراگاہ میں ٹھہر جائیں گے۔ پھر آمنے سامنے مقابلہ ہوگا اور شکست اہل مشرق کی ہوگی یہاں تک کہ وہ حمص پہنچ جائیں گے۔ پھر دوبارہ جنگ کریں گے، اس وقت بھی شکست اہل مشرق کی ہوگی اور اب کی دفعہ وہ ایک ویران شہر یعنی قرقیسیا پہنچ جائیں گے۔ پھر جنگ کریں گے اور اس مرتبہ بھی اہل مشرق

شکست کھائیں گے اور بھاگتے ہوئے عاقر قوفا پہنچ جائیں گے۔ پھر جنگ کریں گے تو اس وقت بھی شکست اہل مشرق کی ہوگی اور سفیانی ان کے اموال کو لوٹ لے گا۔ اس کے بعد سفیانی کے حلق میں ایک پھوڑا نکلے گا۔ وہ صبح کے وقت کوفہ میں داخل ہوگا اور شام کو اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے نکلے گا۔ جب وہ لوگ ملک شام کے قریب پہنچیں گے تو وہ فوت ہو جائے گا۔ پھر اہل شام بغاوت کر کے ابن کلبیہ کے ہاتھ بیعت کر لیں گے جس کا نام عبداللہ بن یزید بن کلبیہ ہوگا' جو دھنستی آنکھوں والا اور بدشکل ہوگا۔ اہل مشرق کو سفیانی کی موت کی خبر پہنچے گی تو وہ کہیں گے: ''اہل شام کی حکومت چلی گئی۔'' اس پر وہ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے یعنی بغاوت کر دیں گے۔ جب ابن کلبیہ کو اس واقعہ کا پتہ چلے گا تو وہ ایک جماعت کے ساتھ ان پر حملہ کرے گا، الوبیہ کے مقام پر لڑائی ہوگی اور شکست اہل مشرق کی ہوگی۔ ابن کلبیہ کا لشکر کوفہ میں داخل ہو جائے گا لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا، بچوں اور عورتوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور کوفہ کو تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے ایک لشکر حجاز کی طرف روانہ کرے گا۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 860 رقم الصفحہ 294 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

3: حضرت ارطاۃ سے روایت ہے کہ سفیانی کوفہ میں داخل ہو کر تین روز تک اسے مقید و محصور رکھے گا اور ساٹھ ہزار افراد کو قتل کرے گا' پھر اٹھارہ راتیں اس شہر میں رہ کر اس کے اموال تقسیم کرتا رہے گا۔ مکہ معظمہ میں اس کا داخل ہونا قرقیسیا میں ترکوں اور رومیوں سے جنگ کرنے کے بعد ہوگا۔ پھر ان میں انتشار پیدا ہوگا' ایک گروہ ان میں سے خراسان لوٹے گا اور سفیانی کے گھڑسوار دستوں کو قتل کرے گا، قلعوں کو منہدم کر ڈالے گا یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہو جائے گا اور اس کا ارادہ اہل خراسان پر حملہ کرنے کا ہوگا۔ خراسان میں ایک جماعت ظاہر ہوگی جو لوگوں کو مہدی کی حمایت و نصرت کی ترغیب دے گی۔ پھر سفیانی کچھ سپاہی شہر میں بھیجے گا جو آل محمد کے کچھ لوگوں کو پکڑ کر کوفہ لے جائیں گے۔ اس وقت مہدی اور منصور کوفہ سے جان بچاتے ہوئے نکلیں گے' سفیانی ان کی تلاش میں کچھ لوگوں کو روانہ کرے گا' جس وقت مہدی اور منصور مکہ معظمہ پہنچیں گے اس وقت سفیانی کا لشکر مقام

بیداء (ایک صحرا) میں پڑاؤ ڈالے گا جسے وہیں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر مہدی کوفہ پہنچیں گے اور وہاں جتنے بنی ہاشم قید ہوں گے انہیں چھڑا لیں گے۔ بعد ازاں ایک گروہ نکلے گا جنہوں نے کوفہ چھوڑ دیا ہوگا، انہیں قوم کا سردار کہا جاتا ہے' ان کے پاس بہت کم اسلحہ ہوگا اور ان میں اہل بصرہ کے کچھ افراد ہوں گے' وہ سفیانی کے ساتھیوں سے مقابلہ کریں گے اور ان کے پاس کوفہ کے جو قیدی ہوں گے انہیں چھڑا لیں گے اور مطیع وفرمانبردار کالے جھنڈے مہدی کے پاس بھیجے جائیں گے۔"

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 893 رقم الصفحہ 308 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

جس طرح آج کے مسلم حکمران مجاہدین اسلام کے دشمن ہو گئے ہیں اسی طرح اُس وقت کے حکمران امام مہدی صاحب کے بھی دشمن ہو جائیں گے' لیکن آخر کار خود ہی نیست و نابود ہوں گے۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ آج کے حکمران یہ بات ذہن میں رکھیں کہ جس طرح کل وہ کامیاب نہیں ہوں گے اسی طرح آج یہ بھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ ہاں مسلمانوں اور مجاہدین کی تکالیف میں وہ کچھ اضافہ ضرور کر دیں گے بس۔

دمشق کی تباہی:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب سفیانی واپس ہو جائے گا تو اہل مغرب کو دعوت دے گا اور وہ لوگ اس طرح اس کے پاس جمع ہوں گے کہ اس طرح کبھی کسی کے حکم پر جمع نہیں ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے ہے۔ پھر وہ کوفہ الانبار سے ایک فوج بھیجے گا، دونوں جماعتیں قرقیسیا کے مقام پر اکٹھی ہو جائیں گی، ان دونوں پر صبر اتارا جائے گا، مدد ان سے اٹھالی جائے گی جس کی وجہ سے دونوں فنا ہو جائیں گی۔ اگر وہ لشکر مغرب کی طرف سے ہو جو چھوٹی لڑائی میں تھا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کی تباہی ہوگی۔ جو حمص پر حملہ کرے گا وہ شخص سب سے برا اور مکار شخص ہوگا۔ یہ شخص دمشق کو جلا کر تباہ کر دے گا اور اسی کے ہاتھوں مشرق والوں کی تباہی ہے۔"

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 862 رقم الصفحہ 295 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

اہل مشرق اور سفیانی لشکر:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سفیانی اپنے گھوڑوں اور لشکریوں کو بھیجے گا جو مشرق کے اکثر لوگوں جن میں سے اکثر کا تعلق خراسان اور فارس سے ہوگا سے جنگ کریں گے اور وہ اہل مشرق بھی ان سے جنگ کریں گے۔ ان دونوں کے درمیان کئی مقامات پر معرکے ہوں گے۔ جب اہل مشرق کو سفیانی سے جنگ کرتے ہوئے لمبا عرصہ گزر جائے گا تو وہ بنو ہاشم کے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور وہ شخص اُن دنوں مشرق کے آخری علاقوں میں ہوگا۔ اس کے بعد وہ ہاشمی اہل خراسان کا لشکر لے کر نکلے گا جس کے ہراول دستہ کا سردار بنو تمیم کا ایک غلام ہوگا' پیلی رنگت اور کم داڑھی والا۔ اس تمیم کو جب ہاشمی کے خروج کی اطلاع ملے گی تو وہ اس کے پاس آئے گا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنے پچاس ہزار سپاہیوں کے ساتھ اس ہاشمی کے لشکر میں شامل ہو جائے گا۔ پھر وہ ہاشمی اس تمیمی شخص کو اپنے ہراول دستہ کا سردار بنا دے گا۔ اب ان کا لشکر اتنا طاقتور ہو جائے گا کہ ان کی راہ میں اگر کوئی مضبوط پہاڑ بھی آیا تو یہ اسے پاش پاش کر دیں گے۔ پھر ان کی سفیانی سے جنگ ہوگی، اس جنگ میں سفیانی کو شکست ہوگی اور اس کے بے شمار آدمی مارے جائیں گے۔ ہاشمی کا لشکر سفیانی کے لشکر کو شکست دیتے ہوئے انہیں ایک شہر سے دوسرے شہر میں دھکیلتا جائے گا حتیٰ کہ انہیں عراق تک دھکیل دے گا۔ اس کے بعد ایک معرکہ میں سفیانی غالب ہو جائے گا اور یہ ہاشمی شکست کے بعد جان بچاتے ہوئے بھاگ جائے گا۔ اس دوران شعیب بن صالح خفیہ طور پر بیت المقدس جائے گا جہاں وہ لوگوں کو امام مہدی کی حمایت پر ابھارے گا کیونکہ اسے معلوم ہو چکا ہوگا کہ امام مہدی ظہور فرما کر ملک شام جا چکے ہیں۔"

ولید نے بیان کیا:

"یہ ہاشمی امام مہدی کا علاتی بھائی ہوگا اور بعض نے کہا یہ ان کا چچازاد بھائی ہوگا۔"

ولید کہتے ہیں:

"بعض مشائخ نے یہ بتایا کہ ہاشمی اس معرکہ میں شہید نہیں ہوگا بلکہ وہ شکست کھانے کے بعد مکہ معظمہ جائے گا اور جب امام مہدی ظہور فرمائیں گے تو یہ ان کے ساتھ ہو جائے گا۔"

(۴۵)(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 915 رقم الصفحہ 321 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاهرة)
مشرق کے آخری علاقے سے مراد افغانستان ہے۔

انسانی گوشت کڑاہیوں میں:

حضرت ارطاۃ فرماتے ہیں:
"سفیانی ہر اس شخص کو جو اس کا کہنا نہیں مانے گا قتل کرادے گا، آرے سے کٹوادے گا، کڑاہیوں میں پکوادے گا اور اس کا یہ فتنہ چھ ماہ تک رہے گا۔"
(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 223، رقم الصفحہ ۹۴ الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاهرة)

سیاہ اور زرد جھنڈے والے:

1: ابوجعفر سے روایت ہے کہ کالے جھنڈے والے جو خراسان سے نکلیں گے چلتے چلتے کوفہ پہنچیں گے۔ پھر جیسے ہی مکہ مکرمہ میں امام مہدی کا ظہور ہوگا یہ ان کی بیعت کریں گے۔
(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 909 رقم الصفحہ 314 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاهرة)

2: عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے والے مشرق سے، زرد جھنڈے والے مغرب سے آجائیں اور دمشق میں ان کا آمنا سامنا ہو تو یہ بہت ہی مصیبت وابتلا کا وقت ہوگا۔
(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 783 رقم الصفحہ 272 الجزء الاول ' مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاهرة)

3: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم بنو عباس کی ہلاکت دیکھو اور کالے جھنڈے والوں کا اپنے گھوڑے شام کے زیتونوں سے باندھنا دیکھو۔ اللہ ان کے لئے اصہب کو ہلاک کردے گا اور انکے ہاتھوں پر اکثر اہل بیت ہلاک ہوں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی اموی باقی نہیں رہے گا مگر وہ نقصان پہنچانے والے گروہوں (بنو جعفر و بنو عباس) سے بھاگنے والا اور چھپ جانے والا۔ جگروں کو کھانے والی کا بیٹا دمشق کے منبر پر بیٹھے گا اور بربر قبیلہ اپنے لشکر شام لے آئے گا تو یہی مہدی کے نکلنے کی علامت ہے۔
(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 910 رقم الصفحہ 314 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاهرة)

سفیانی کے خروج سے پہلے:

جناب زہری سے روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے والوں کے درمیان آپس کے کسی معاملہ پر اختلاف ہو جائے گا، ان پر زرد جھنڈے والے چڑھ دوڑیں گے اور ان کی مڈبھیڑ اہل مصر کے ایک پل کے پاس ہوگی جہاں ان اہل مشرق و اہل مغرب کے درمیان سات جھڑپیں ہوں گی۔ بالآخر اہل مشرق شکست کھا کے رملہ چلے جائیں گے۔ پھر اہل شام اور اہل مغرب کے درمیان کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے گا' اس موقع پر اہل مغرب شامیوں کی قلت کے باعث انہیں دھمکی آمیز الفاظ میں کہیں گے کہ ہم یہاں تمہاری مدد کے لئے آئے ہیں اور تم لوگ ہمارے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو؟ اگر ایسی بات ہے تو ہم درمیان سے ہٹ جاتے ہیں تم خود ہی ان مشرقیوں سے نمٹ لو۔ یہ وہ وقت ہوگا جب سفیانی ظاہر ہوگا۔ اہل شام اس کی پیروی کریں گے اور پھر یہ خود ہی مشرقیوں سے نمٹ لیں گے۔

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 772 رقم الصفحہ 270 الجزء الاول' مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

قبائل کی لڑائیاں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ اکٹھے حج کریں گے اور اکٹھے ہی امام کے ساتھ عرفہ میں جمع ہوں گے' پھر جب وہ منیٰ پہنچیں گے تو اچانک ان لوگوں پر دیوانگی جیسی کیفیت طاری ہو جائے گی اور قبائل ایک دوسرے سے ناراض ہو کر آپس میں لڑ پڑیں گے یہاں تک کہ عقبہ سے خون بہہ اُٹھے گا۔ اس وقت لوگ اپنے سب سے بہتر آدمی سے فریادرسی کے لئے اس کے پاس جائیں گے جبکہ وہ اپنے چہرے کو کعبہ سے لگائے رو رہا ہوگا۔ گویا کہ میں اسے اور اس کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ آگے بڑھیے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کہے گا: "تمہارا ناس جائے کتنے وعدے تم لوگوں نے توڑے ہیں اور کتنا خون تم نے بہایا ہے؟" (یہ سب باتیں ہوں گی مگر بعد ازاں) وہ ناگواری کے ساتھ بیعت کر لیں گے۔ لہٰذا اگر تم لوگ ان کو پالو تو ان کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کیونکہ وہی مہدی ہیں زمین میں اور وہی مہدی ہیں آسمان میں۔

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 987' رقم الصفحہ 341 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید'

القاھرۃ)(المستدرک علی الصحیحین ' رقم الحدیث 8537 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(السنن الواردۃ فی الفتن 'رقم الحدیث 560 رقم الصفحہ 1044 الجزء الخامس' مطبوعۃ دار العاصمۃ' الریاض)۔

ابن صالح:

محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک کالا جھنڈا بنی عباس کا نکلے گا۔ پھر خراسان سے ایک دوسرا کالا جھنڈا نکلے گا۔ ان لوگوں کی ٹوپیاں کالی ہوں گی اور ان کے کپڑے سفید ہوں گے۔ ان کے آگے ایک آدمی ہوگا جو شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کہلائے گا جو کہ بنی تمیم سے ہوگا یہ لوگ سفیانی کے ساتھیوں کو شکست دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص بیت المقدس آئے گا اور مہدی صاحب کو حکمران بنانے کی تیاری کرے گا۔ اس کے بعد مہدی کی مدد کے لئے ملک شام سے تین سو آدمی آئیں گے' اس کے نکلنے اور مہدی کو حکومت سپرد کیے جانے کے درمیان بہتر مہینے ہوں گے۔''

(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 894 رقم الصفحہ 310 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

رومیوں سے چار بار صلح:

1: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہارے اور رومیوں کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی' چوتھی صلح اہل ہرقل میں سے ایک آدمی کے ہاتھ پر ہوگی جو سات سال تک قائم رہے گی۔''

عبد آلاف میں سے ایک آدمی جس کو مستورد بن خیلان کہا جاتا تھا نے کہا:

''یارسول اللہ! اس دن لوگوں کا امام کون ہوگا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری اولاد میں سے چالیس سال کی عمر والا ایک شخص جس کا چہرہ گویا کہ چمکتا ہوا ستارہ ہے، جس کے دائیں رخسار پہ کالا تل ہوگا ہو دو لمبے قطوانی جبوں میں ملبوس ہوگا گویا کہ وہ بنی اسرائیل کا کوئی شخص ہے، بیس سال تک حکومت کرے گا، خزانوں کو نکالے گا اور شرک کے شہروں کو فتح کرے گا۔''

(مجمع الزوائد' رقم الصفحہ 318 الجزء السابع دار الکتاب العربی' بیروت۔ مسند الشامین' رقم الحدیث 1600 رقم الصفحہ 410 الجزء الثانی' مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (المعجم الکبیر' رقم الحدیث 7495 رقم الصفحہ 101 الجزء الثامن' مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم' الموصل) (لسان المیزان رقم الحدیث 1153 رقم الصفحہ 383 الجزء الرابع' مطبوعہ موسۃ الاعلمی للمطبوعات' بیروت) (الاصابۃ' رقم الحدیث 7933 رقم الصفحہ 89 الجزء السادس' مطبوعہ دار الجیل' بیروت)

2: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے اور رومیوں کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح اہل ہرقل کے ایک آدمی کے ساتھ ہوگی جو سات سال قائم رہے گی۔''

عبد آلاف کے ایک شخص نے جو مستورد بن خیلان کہلاتا تھا نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! اس دن لوگوں کا امام (حاکم یا بادشاہ) کون ہوگا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک چالیس سالہ شخص گویا کہ اس کا چہرہ ایک روشن ستارہ ہے جس کے دائیں رخسار پر کالا تل ہوگا اور وہ روئی سے بنے ہوئے دو لمبے جبے (چوغے) پہنے ہوئے ہوگا (دیکھنے میں وہ ایسا لگے گا) گویا کہ وہ بنی اسرائیل کا کوئی شخص ہے بیس سال حکومت کرے گا، خزانوں کو نکالے گا اور شرک کے شہروں کو فتح کرے گا۔''

(المعجم الکبیر' رقم الحدیث 7495 رقم الصفحہ 101 الجزء الثامن مطبوعہ العلوم والحکم' الموصل' طبع دوم) (لسان المیزان' رقم الحدیث 1153 رقم الصفحہ 383 الجزء الرابع مطبوعہ موسۃ الاعلمی للمطبوعات' بیروت' طبع سوم) (الاصابۃ' رقم الحدیث 7933 رقم الصفحہ 89 الجزء السادس مطبوعہ دار الجیل' بیروت)

فاتح روم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روم میرے ایک شہزادے کے خلاف لشکر کشی کرے گا جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔ دونوں کے لشکر اعماق میں جنگ کریں گے' نتیجہ میں کم وبیش ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں

گے۔ دوسرے دن (یا کچھ عرصہ بعد دوبارہ) پھر ان کے درمیان جنگ ہوگئی اور اس موقع پر بھی کم وبیش اتنے ہی مسلمان شہید ہوجائیں گے۔ تیسرے دن (یا کچھ عرصہ بعد تیسری دفعہ) ان کے درمیان پھر جنگ ہوگی لیکن اس دفعہ رومیوں کو شکست ہوگی۔ اس کے بعد مسلمانوں پر فتوحات کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ مسلمان قسطنطنیہ فتح کرلیں گے۔ پھر اس دوران کہ مسلمان ابھی آپس میں مال غنیمت تقسیم ہی کررہے ہوں گے کہ کوئی پکارنے والا چیخ کر کہے گا کہ تمہاری غیر موجودگی میں دجال تمہارے گھروں میں نکل چکا ہے۔"

(الحاوی للفتاوی، رقم الصفحہ 167 الجزء الثانی، مطبوعہ دار الباز للنشر والتوزیع، مکۃ المکرمۃ)

رومیوں کا عجیب بادشاہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں فتحیاب ہوئے اور ایسی فتح ہوئی کہ اس سے پہلے ایسی فتح نہیں ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! آپ کو مبارک ہو اب جنگ ختم ہوگئی۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابھی تو معاملہ بہت دور ہے۔ اے حذیفہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ابھی اس کے علاوہ چھ واقعات اور بھی ہیں جو وقوع پذیر ہوں گی۔ ان میں سے پہلا واقعہ میرا وصال ہے۔"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

"پھر بیت المقدس فتح ہوگا۔ پھر دو بڑے گروہ آپس میں لڑیں گے جس سے قتل و غارتگری بہت ہوگی اور ان دونوں گروہوں کا مقصد ایک ہی ہوگا (حکومت)۔ پھر تم پر موت مسلط ہوگی تو تم ایسے مروگے جیسے جانور مرتے ہیں۔ پھر مال کی کثرت ہوگی حتی کہ ایک آدمی دوسرے کو (صدقہ کے) سو دینار دینا چاہے گا تو وہ نہیں لے گا۔ پھر کچھ عرصہ بعد روم کا لڑکا ان کے بادشاہوں کی اولاد میں سے پیدا ہوگا، وہ ایک دن میں اتنا بڑھے گا جتنا ایک بچہ ایک ماہ میں بڑھتا ہے اور ایک ماہ میں اتنا بڑھے گا جتنا کہ بچہ ایک سال میں بڑھتا ہے۔ لوگ اس کو پسند کرنے لگیں گے اور اسے

کریں گے کہ (ہم اللہ کی راہ میں اتنا جہاد کریں گے) یا تو اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا فرمائے گا یا پھر ہم شہید ہو جائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ ایسا شدید جہاد کریں گے کہ ان کی تلواریں ٹوٹ جائیں گی۔ اختتام جنگ پر وہ لوگ لوٹ آئیں گے۔ رومی سردار کہے گا: "یہ لوگ اس زمین کی خاطر کٹنے مرنے کے لئے بھی تیار ہیں' یہ تو تم سے اس طرح لڑنے آئے ہیں جیسے یہ زندہ ہی نہیں رہنا چاہتے' میں ان کو لکھتا ہوں کہ عجم کے جو لوگ تمہارے پاس ہیں انہیں ہمارے حوالے کردو تو ہم یہ علاقہ خالی کر دیں گے' کیونکہ اب ہمیں ان سے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے' اگر وہ ہماری یہ بات مان لیں تو ٹھیک ورنہ ہم بھی اس وقت تک لڑیں گے جب اللہ تعالیٰ ہم دونوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہ فرمادے۔" یہ پیغام جب مسلمانوں کے سردار تک پہنچے گا تو وہ اپنے لشکر میں موجود عجمیوں کو اجازت دے گا کہ جو لوگ بھی رومی سردار کے پاس جانا چاہتے ہیں چلے جائیں۔ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا کہ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ ہم اسلام کے بجائے کوئی اور دین اختیار کریں۔ لہٰذا وہ سب دوبارہ ویسی ہی بیعت کریں گے جیسی کہ پہلی مرتبہ کی تھی۔ اسکے بعد مسلمانوں اور عیسائیوں کا لشکر دوبارہ آمنے سامنے ہوگا' اور اللہ کے دشمن مسلمانوں کو دیکھ کر اپنی بہادری دکھانے کے لئے خوب لڑائی کی تدبیریں کریں گے اور لڑنے کی بہت خواہش کریں گے۔ اب مسلمان بھی اپنے ہتھیار سونت لیں گے اور اپنی میانیں توڑ دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں پر غضب فرمائے گا' مسلمان انہیں اتنا قتل کریں گے کہ ان کا خون ان کے گھوڑوں کی رانوں تک پہنچ جائے گا۔ ان کے باقی ماندہ لوگ بھاگ جائیں گے اور بھاگ کر ایسی کھلی فضا میں پہنچ جائیں گے جہاں وہ ایک دن ایک رات بڑے سکون سے گزاریں گے اور سمجھیں گے کہ ہم مسلمانوں کی پہنچ سے دور ہو گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پھر ان پر آندھی بھیجے گا جو انہیں لوٹا کر اسی جگہ لے آئے گی جہاں سے وہ بھاگے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہاجرین کے ہاتھوں ان کو قتل کرائے گا اور اتنا قتل کرائے گا کہ ان میں سے ایک سپاہی بھی نہیں بچے گا جو کم سے کم واپس جا کر کسی کو کچھ بتا سکے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔ اے حذیفہ! اب کہیں جا کے یہ جنگ ختم ہوگی۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا لوگ آرام سے رہیں گے۔ پھر کچھ عرصہ بعد ان کو معلوم ہوگا کہ دجال مشرق کی طرف سے نکل چکا ہے۔"

(الفتن نعیم بن حماد، رقم الحدیث 1254، رقم الصفحہ 422، الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

اس ماہ میں اتنی کثرت سے قتال ہوگا کہ بس۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملہ کو تین مرتبہ فرمایا۔ ہم نے پوچھا:

"یارسول اللہ! یہ دھما کہ کیا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ ماہ رمضان میں جمعرات کی نصف شب میں ہوگا' جس سے سونے والا جاگ اٹھے گا اور پردہ دار خواتین گھبراہٹ سے پردہ سے باہر آجائیں گی' اس سال زلزلے بھی بہت آئے ہوں گے ۔جمعہ کی نماز فجر کے بعد اپنے اپنے گھروں میں جاکے دروازے اچھی طرح بند کرلینا' گھر کی تمام کھڑکیاں روشن دان اور ہر طرح کا سوراخ وغیرہ بھی بند کرلینا' اپنے آپ کو چھپالینا اور اپنے کان بند کرلینا۔ پھر جب اس آواز کو محسوس کرو تو سجدے میں گر کر "سبحان القدوس سبحان القدوس ربنا القدوس" کہنا کیونکہ جو شخص یہ عمل کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو یہ عمل نہیں کرے گا وہ ہلاک ہوگا۔"

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 638 رقم الصفحہ 228 مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

علامات مہدی:

1: ابو جعفر سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں مہدی عشا کے وقت ظاہر ہوں گے اور ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار' کچھ علامات اور نور وبیان کی قوت ہوگی۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیں گے تو با آواز بلند کہیں گے: "اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اپنے رب کے سامنے (حساب کے لئے) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں۔ بیشک اس نے حجت بتائی ہے اور انبیاء کو مبعوث فرمایا اور کتاب کو نازل کیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی اور اس کے رسول اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور یہ کہ تم زندہ چھوڑ دو جس کو قرآن نے زندہ رکھنا چاہا ہے اور اسے قتل کرو جسے قرآن نے قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ تم ہدایت پر (آپس میں) مددگار اور تقویٰ پر (باعث) تقویت بنو کیونکہ دنیا کی فنا اور زوال کا وقت قریب آچکا ہے اور اس کے رخصت ہونے کا اعلان کردیا گیا ہے بیشک میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف' اس کی کتاب پر عمل کی طرف' باطل کو ختم کرنے

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔" پھر وہ اہل بدر کی تعداد کے موافق تین سو تیرہ آدمیوں میں خزاں کی سی کھڑکھڑاہٹ پیدا کریں گے (شاید اپنی شعلہ بیانی اور جوشیلی تقریر سے) وہ رات کے راہب اور دن کے شیر ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہدی کو سرزمین حجاز پر فتحیاب فرمائے گا اور وہاں کی جیلوں میں جو بنی ہاشم قید ہوں گے ان کو آزاد کرائیں گے۔ کوفہ میں کالے جھنڈے اتریں گے جو مہدی کی بیعت کرنے آئیں گے، مہدی اپنی فوجوں کو ہر طرف بھیجیں گے، ظالموں کو ماریں گے، شہر ان کے لئے سیدھے ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر قسطنطنیہ کو فتح فرمائے گا۔

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 999، رقم الصفحۃ 345، الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید، القاھرۃ)

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجارتیں اور راستے منقطع ہو جائیں گے اور فتنے بڑھ جائیں گے تو (اس موقع پر) سات قابل اور باصلاحیت اشخاص مختلف علاقوں سے نکلیں گے جن میں سے ہر شخص کے ہاتھ پر کم وبیش تین سو پندرہ آدمی بیعت کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ سب مکہ معظمہ میں جمع ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ تم یہاں کیسے آئے ہو؟ (تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟) وہ کہیں گے: "ہم ایسے شخص کی تلاش میں آئے ہیں جن کے ہاتھ سے یہ فتنے ختم ہو جائیں اور ان کے ذریعہ قسطنطنیہ فتح کرایا جائے، ہمیں اُن کا اور ان کے والدین کا نام معلوم ہے، انہیں ہم ان کے حلیہ سے پہچان لیں گے۔" جس کے بعد وہ ساتوں اشخاص اس بات پر متفق ہو جائیں گے اور انہیں تلاش کرنا شروع کریں گے۔ بالآخر وہ مکہ معظمہ میں ان تک پہنچ جائیں گے اور ان سے کہیں گے: "آپ فلاں بن فلاں ہیں؟" وہ کہیں گے: "نہیں میں تو انصار کا ایک آدمی ہوں (وہ اپنے آپ کو چھپائیں گے)" اور اس بہانے وہ ان سے بچ نکلیں گے لیکن وہ لوگ ان کے جان پہچان والوں اور دیگر لوگوں سے ان کے بارے میں معلومات کرتے رہیں گے۔ آخر انہیں بتایا جائے گا کہ ہاں وہ وہی ہیں جنہیں تم تلاش کر رہے ہو لیکن اس ڈھونڈا ڈھونڈی اور تلاش کے دوران وہ پھر مدینہ منورہ پہنچ چکے ہوں گے۔ لوگ انہیں مدینہ منورہ میں تلاش کریں گے لیکن وہ ان سے بچ کر دوسرے راستے سے دوبارہ مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ لوگ انہیں مکہ معظمہ میں تلاش کریں گے اور یہاں انہیں پالیں گے۔

عرض کریں گے: "آپ فلاں بن فلاں ہیں، آپ کی والدہ فلانی بنت فلاں ہیں اور آپ میں فلاں فلاں علامات ہیں اور آپ پہلے بھی ایک دفعہ ہمیں جھانسہ دے کر نکل چکے ہیں، اب آپ اپنا ہاتھ پھیلایئے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں۔" وہ (بہانہ کرتے ہوئے) کہیں گے: "میں تمہارا مطلوبہ شخص نہیں ہوں' میں فلاں بن فلاں انصاری (غریبوں کی مدد کرنے والا) شخص ہوں' البتہ تم میرے ساتھ آؤ میں تمہیں اس سے ملاتا ہوں جس کی تمہیں تلاش ہے۔" یہاں تک کہ وہ دوبارہ ادھر اُدھر ہو کر ان سے بچ نکلیں گے۔ اب لوگ انہیں مدینہ منورہ میں تلاش کریں گے لیکن وہ وہاں سے پھر مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ لوگ بھی ڈھونڈتے مکہ معظمہ پہنچیں گے اور انہیں مکہ معظمہ میں رکن کے پاس پالیں گے۔ اس دفعہ لوگ ان سے عرض کریں گے: "اگر اب بھی آپ ہم سے بیعت نہ لیں گے تو ہمارا گناہ اور ہمارا خون سب آپ کی گردن پر ہوگا اور دیکھئے یہ سفیانی کا لشکر ہے جو ہماری تلاش میں ہے۔ اس پر ہر (قبیلہ) جرم کا ایک آدمی امیر ہے۔" یہ سن کر امام مہدی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کشادہ جگہ میں بیٹھ کر اپنا ہاتھ پھیلائیں گے جہاں ان سے بیعت کی جائے گی، اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینوں میں ان کی محبت ڈال دے گا جس کی وجہ سے وہ ایک ایسی قوم کے ساتھ چلیں گے جو دن میں شیر اور رات میں راہب (عبادت گزار) ہوگی۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1000 رقم الصفحہ 345 الجز الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

> ایران، عراق، پاکستان، افغانستان اور ان کے علاوہ ان گنت اسلامی ممالک ہیں جن کے خلاف امریکہ و یورپ نے تجارتی و اقتصادی پابندیاں لگا رکھی ہیں جس کی وجہ سے وہ دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ آزادانہ تجارت نہیں کر سکتے۔ اس کے نتیجہ میں ان ممالک کی اقتصادی اور معاشی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہوتی جا رہی ہے اور آہستہ آہستہ اور زوال آتا دکھائی دیتا ہے۔

3: ابو صادق کہتے ہیں:

"مہدی کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک سفیانی مستقل فتنے نہ پھیلانے لگے۔"

من ڈیڑھ من اناج کے بدلے فروخت کردی جایا کریں گی۔ اللہ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔

8: ابوشہاب سے روایت ہے کہ موسم حج میں آل ابوسفیان ثانی کا ایک شخص امیر مقرر کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ایک وفد بھیجا جائے گا' جب یہ لوگ موسم حج تک پہنچ جائیں گے تو ایک آسمانی آواز سنیں گے: "خبردار تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔" اس کے ساتھ ہی ایک آواز زمین سے سنائی دے گی کہ اس نے جھوٹ بولا۔ پھر ایک آواز آسمان سے آئے گی کہ اس نے سچ کہا۔ یہ سلسلہ لمبا ہو جائے گا اور لوگ سمجھ نہیں پائیں گے کہ دونوں میں سے کس کی بات مانیں (لیکن) بیشک آسمان والا اس آواز کی تصدیق کرے گا جو پہلی دفعہ آسمان سے لگائی گئی ہوگی۔ لہٰذا جب تم اس آواز کو سن لو تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بات سب سے بلند ہے اور شیطان کی بات سب سے نیچی ہے۔"

(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 975 رقم الصفحہ 337 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاہرۃ)

9: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"محرم کے مہینہ میں آسمان سے ایک آواز سنی جائے گی کہ خبردار اللہ کا خالص دوست وہ ہے جس نے فلاں شخص کو خلیفۃ اللہ تسلیم کیا، لہٰذا تم لوگ فیصلے کرنے اور فتنوں اور جھگڑوں کو ختم کرنے کے سلسلہ میں ان کی بات سنو اور ان کی اتباع کرو۔"

(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 980 رقم الصفحہ 338 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاہرۃ)

10: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ خسف (دھنس جانے) کے بعد دن کے شروع میں آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی کہ حق آل محمد میں ہے۔ پھر ایک منادی دن کے آخر میں ندا کرے گا کہ حق عیسیٰ کی اولاد میں ہے لیکن یہ اور اس جیسی بات شیطان کی طرف سے ہوگی۔"

(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 973 رقم الصفحہ 339 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاہرۃ)

یہ دوسری آواز شیطانی آواز ہوگی اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اے لوگو تم عیسائیوں کا ساتھ دو تمہاری کامیابی ان کا ساتھ دینے میں ہے کیونکہ روپیہ

پیسہ، دولت وہتھیار سب کچھ تو ان کے پاس ہے۔

11: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی اللہ کے سامنے ایسے خاشع (عاجزی دکھانے والے) ہوں گے جیسے گدھ کا خشوع کہ وہ اپنے پروں کو پھیلا دیتا ہے۔

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1061 رقم الصفحہ 364 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

12: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مہدی کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوگی، وہ اہل بیت نبی میں سے ہوں گے، ان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور ان کے والد کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام ایک جیسا ہوگا۔ ان کی جائے ہجرت بیت المقدس ہوگی۔ گھنی داڑھی اور سرگیں آنکھوں والے ہوں گے۔ سامنے اوپر کے دو دانت چمکدار ہوں گے، چہرہ پر تل ہوگا، اونچی ناک اور روشن پیشانی والے ہوں گے اور ان کے کندھے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روئیں دار چادر (شاید مخمل) سے بنے ہوئے کالے جھنڈے کے ساتھ نکلیں گے، ان کے پاس ایک چوکور صندوق ہوگا جس میں پتھر ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت سے لے کر ابھی تک اسے نہیں کھولا گیا اور نہ کھولا جائے گا یہاں تک کہ مہدی کا ظہور ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تین ہزار ملائکہ کے ذریعہ ان کی مدد فرمائے گا جو ان کے مخالفین کے چہروں اور پیٹھوں پہ ماریں گے۔ مہدی تیس سے چالیس سال کی عمر میں ظاہر ہوں گے۔

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1073 رقم الصفحہ 366 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

13: حضرت طاؤس سے روایت ہے:

"مہدی کی علامت یہ ہے کہ وہ حاکموں پر سخت ہوں گے، مال خرچ کرنے میں سخی ہوں گے اور مساکین پر بہت رحم کرنے والے ہوں گے۔"

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1031 رقم الصفحہ 356 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

14: ابوقبیل فرماتے ہیں کہ ایک ہاشمی شخص اپنی حکومت میں بنوامیہ پہ اتنا ظلم ڈھائے گا کہ ان کے بچوں کے علاوہ سب کو قتل کردے گا۔ پھر بنوامیہ کا ایک شخص ظاہر ہوگا جو اتنے لوگوں کو قتل کرے گا کہ سوائے عورتوں کے کوئی نہیں بچے گا۔ اس کے بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔
(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 821 رقم الصفحہ 282 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

15: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مقام بیداء پہ ایک لشکر کا دھنسنا امام مہدی کے ظہور کی علامت ہے۔
(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 950 رقم الصفحہ 322 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

16: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب سے کچھ جھنڈے آئیں گے جن کا سردار کندہ نامی قبیلہ کا ایک لنگڑا شخص ہوگا' ان کا ظاہر ہونا امام مہدی کے ظہور کی علامتوں میں ہے۔
(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 952 رقم الصفحہ 322 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

مغرب سے فوجیں آنا تو شروع ہو چکی ہیں' اب ان میں کسی جنرل کرنل کا لنگڑا ہونا امام مہدی کے ظہور کی علامت کے طور پر تو ممکن ہے ورنہ فوج میں لنگڑے لولے آدمی کا کیا کام؟

17: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''جب ہر چھوٹا بڑا قتل کیا جانے لگے تو یہ وقت امام مہدی کے ظہور کا ہے۔''
(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 967 رقم الصفحہ 335 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

یہ صورت بعینہ اس دور میں پیش آرہی ہے جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے۔ آئے دن گلی کوچوں میں چھوٹے بڑے بے مقصد مارے جارہے ہیں اور یہ صورت حال کسی ایک شہر یا کسی ایک ملک کی نہیں ہے بلکہ تقریباً ساری دنیا کی یہی حالت ہے۔ بچوں کا اغوا برائے تاوان وغیرہ سب اسی زمرہ میں آجاتا ہے۔

18: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ

عنہ نے سوال کرتے ہوئے کہا:

''کیا مہدی کا ظہور حق ہے؟''

انہوں نے فرمایا:

''حق ہے۔''

میں نے کہا:

''کس میں سے ہوں گے؟''

انہوں نے کہا:

''قریش میں سے۔''

میں نے کہا:

''کون سے قریش میں سے؟''

انہوں نے کہا:

''بنی ہاشم سے۔''

میں نے کہا:

''کون سے بنی ہاشم سے؟''

انہوں نے کہا:

''بنی عبدالمطلب سے۔''

میں نے کہا:

''کون سے بنی عبدالمطلب سے؟''

انہوں نے کہا:

''فاطمہ کی اولاد سے۔''

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1082 رقم الصفحہ 368 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاهرة)

اہل مشرق و مغرب کی جنگیں:

ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ بربر آئیں گے اور فلسطین واردن کے درمیان پڑاؤ ڈالیں گے' ان کی طرف مشرق اور شام سے جماعتیں آئے گی جو جابیہ میں ٹھہریں گی، صخر کی اولاد میں سے ایک شخص ضعف کی حالت میں نکل کر مغرب کے لشکروں سے ثنیۃ الیمان پر مقابلہ کر کے انہیں وہاں سے ہٹا دے گا' پھر دوسرے دن ان سے مقابلہ کر کے انہیں وہاں سے ہٹا دے گا' وہ اس کے پیچھے کی طرف ہٹ جائیں گے۔ پھر تیسرے دن ان سے دوبارہ مقابلہ کر کے انہیں عین الرسح کی طرف دھکیل دے گا۔ پھر ان کو ان کے رئیس کے مرنے کی خبر پہنچے گی' اس موقع پر وہ تین فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک فرقہ بزدلی دکھا کر واپس چلا جائے گا' ایک فرقہ حجاز چلا جائے گا اور ایک فرقہ صخری کے ساتھ ہو جائے گا۔ صخر کی اولاد میں سے وہ شخص باقی گروہوں کے پاس روانہ ہو جائے گا یہاں تک کہ ثنیۃ فیق میں پہنچے گا جہاں دوبارہ ان کا آمنا سامنا ہو جائے گا' اس موقع پر صخری کو ان پر فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ مشرق اور مغرب کی جماعتوں کی طرف متوجہ ہو کر ان سے مقابلہ کرے گا اور جابیہ اور خربہ کے درمیان ان پر فتح حاصل کر لے گا یہاں تک کہ گھوڑے خون میں نہا جائیں گے۔ اہل شام اپنے رئیس کو قتل کر کے صخری سے جا ملیں گے' وہ دمشق میں قتل و غارت کرے گا۔ مشرق سے کچھ کالے جھنڈے نکل کر کوفہ میں ٹھہریں گے' ان کا رئیس وہاں چھپ جائے گا اور اس کے چھپنے کی جگہ معلوم نہیں ہوگی' ا‌ر لشکر انتظار کرے گا۔ پھر ایک شخص جو بطن وادی میں چھپا ہوا ہوگا نکل کر اس لشکر کی قیادت سنبھالے گا اور وہ اصل میں اس غصہ کی وجہ سے نکلے گا جو اسے صخری پر ہوگا کیونکہ صخری نے اس کے خاندان پر بہت ظلم ڈھائے ہوں گے۔ مشرق کی افواج کو ملک شام کی طرف لے جائے گا' صخری کو اس کی روانگی کی خبر پہنچے گی تو وہ اہل مغرب کی فوجوں کے ساتھ اس کا پیچھا کرے گا اور حمص (ملک شام کے ایک شہر) کے پہاڑ پر دونوں فوجیں مل جائیں گی' اس لڑائی میں ایک بڑی مخلوق ہلاک ہو جائے گی۔ مشرقی لوٹ جائے گا۔ صخری اس کا پیچھا کر کے قرقیسیا اور پھر مجمع البحرین پر اس کو جا لے گا جہاں دونوں کا آمنا سامنا ہوگا۔ اس وقت مشرقی لشکر کو صبر دیا جائے گا اور مشرقی کی فوجوں کے ہر دس آدمیوں میں سے سات آدمی قتل ہو جائیں گے۔ پھر صخری کی فوجیں کوفہ میں داخل ہو جائیں گی اور کوفہ

والوں کو وہ ذلیل کر دے گا۔ وہ ایک مغربی لشکر کو ایک مشرقی لشکر کے مقابلے کے لئے بھیجے گا جوان کے قیدیوں کو لے آئیں گے' ابھی یہی حال ہوگا کہ اچانک مکہ معظمہ میں امام مہدی کے ظاہر ہونے کی خبر آ جائے گی (یہ خبر سن کر) وہ کوفہ سے امام مہدی کے مقابلہ کے لئے ایک فوج (مکہ معظمہ) بھیجے گا جو (راستے ہی میں) دھنسا دی جائے گی۔ اہل مغرب اور اہل مشرق کے درمیان قسطاط کے پل پر سات دن تک جنگ ہوگی۔ پھر وہ عریش پر مقابلہ کریں گے تو شکست اہل مشرق کی ہوگی یہاں تک کہ وہ اردن پہنچ جائیں گے پھر اس کے بعد ان پر سفیانی خروج کرے گا اور وہ رومی جو حمص میں ہوں گے وہ اس کے بارے میں بربر قوم سے ڈریں گے (یا ڈرائیں گے) اور کہیں گے تو ہلاک ہو۔"

(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 796 رقم الصفحہ 275 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاہرۃ)

اہل تورات و اہل انجیل:

1: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کے ساتھی بہترین لوگ ہوں گے' ان کے مددگار اور ان سے بیعت کرنے والے کوفہ و بصرہ اور یمن و شام کے ابدال ہوں گے' اگلے حصہ پر حضرت جبرائیل ہوں گے اور پچھلے حصے پر حضرت میکائیل علیہما السلام۔ حضرت میکائیل بعد میں واپس چلے جائیں گے۔ وہ مہدی مخلوق میں محبوب ہوں گے' ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اندھے فتنوں کو بجھا دے گا اور زمین پر امن ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرے گی جن کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوگا' وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز سے نہ ڈریں گی۔ زمین اپنی پیداوار کو اور آسمان اپنی برکت کو ظاہر کر دے گا۔

(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 1030 رقم الصفحہ 356 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاہرۃ)

2: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"امام مہدی رومیوں کے قتال کے لئے لشکر لے جائیں گے اور ان کو دس آدمیوں کی عقل و فراست دی جائے گی۔ وہ انطاکیہ (یہ اٹلی کا ایک شہر ہے جو موجودہ عیسائیت کا مرکز ہے) میں ایک غار سے تابوت سکینہ کو نکال لیں گے جس میں وہ تورات ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ

علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی اور وہ انجیل بھی ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی۔ وہ اہل تورات (یہودیوں) کے درمیان ان کی تورات سے اور اہل انجیل (عیسائیوں) کے درمیان ان کی انجیل سے فیصلے کریں گے۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1022 رقم الصفحہ 355 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

تابوت سکینہ:

سلیمان بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ مہدی کے ہاتھوں بحیرہ طبریہ سے تابوت سکینہ ظاہر ہوگا، جسے وہاں سے لاکر بیت المقدس میں ان کے سامنے رکھا جائے گا، جب یہود اس کو دیکھیں گے تو سوائے چند ایک یہودیوں کے سب کے سب مسلمان ہو جائیں گے اس کے بعد مہدی کی وفات ہوگی۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1050 رقم الصفحہ 360 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

☆: بحیرہ طبریہ کا نقشہ و محل وقوع کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 9 میں ملاحظہ فرمائیں۔

مہدی کا معنیٰ:

1: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کو مہدی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ تورات کے بعض اجزاء کی طرف رہنمائی کریں گے اور انہیں شام کے پہاڑوں سے نکالیں گے' یہودیوں کو اس اصل توریت کی پیروی کی دعوت دیں گے جن میں سے بہت سے لوگ مسلمان ہوجائیں گے۔ پھر انہوں نے تقریباً تیس ہزار کا ذکر کیا (یعنی تیس ہزار یہودی مسلمان ہوجائیں گے)۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1035 رقم الصفحہ 357 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

2: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ ان پر ایک ایسی پوشیدہ چیز ظاہر کی گئی ہے جو چھپ گئی ہے۔ وہ تورات اور انجیل کو انطاکیہ نامی ایک

علاقہ سے نکالیں گے۔

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1023 رقم الصفحۃ 355 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید، القاهرة)

امام مہدی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا:

نوف بکالی سے روایت ہے کہ حضرت امام مہدی کے جھنڈے پر لکھا ہوگا کہ بیعت اللہ کے لئے ہے۔

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1026 رقم الصفحۃ 356 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید، القاهرة۔ السنن الواردۃ فی الفتن، رقم الحدیث 583 رقم الصفحۃ 1062 الجزء الخامس، مطبوعۃ دار العاصمۃ، الریاض)

حلیہ امام مہدی:

1: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مہدی روشن پیشانی والے اور اونچی ناک والے ہوں گے۔''

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1063 رقم الصفحۃ 364 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید، القاهرة)

2: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی (وفات کے وقت) اکیاون یا باون سال کے ہوں گے۔

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1066 رقم الصفحۃ 365 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید، القاهرة)

3: عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ مہدی جس وقت ظاہر ہوں گے اس وقت ان کی عمر چالیس سال ہوگی۔ وہ اپنے حلیہ سے بنی اسرائیل کے ایک شخص لگیں گے۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1067 رقم الصفحۃ 365 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید القاهرة)

4: ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کی

صفات بتانا شروع کیں تو ان کی زبان میں لکنت کا بھی ذکر فرمایا اور یہ کہ جب گفتگو میں سستی آجائے گی (جب دیر ہو جائے گی اور لفظ منہ سے ادا نہیں ہو گا) تو وہ اپنی بائیں ران پر اپنا سیدھا ہاتھ ماریں گے۔ ان کا نام میرے نام جیسا ہو گا، ان کے اور میرے والد کا نام بھی ایک ہی ہو گا۔

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1069 رقم الصفحہ 365 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

5: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا:

''وہ (مہدی) گندمی رنگ والے ایک قریشی نوجوان ہیں جو ایک مضبوط اور طاقتور مرد ہیں۔''

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1074 رقم الصفحہ 366 الجزء الاول مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

5: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پھر مہدی نکلیں گے جن کے سر پر ایک فرشتہ ہو گا جو پکار کر کہے گا کہ یہ مہدی ہیں لہٰذا تم ان کی اتباع کرو۔

(مسند الشامین، رقم الحدیث 937 رقم الصفحہ 71 الجزء الثانی، مطبوعہ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (الفردوس بماثور الخطاب، رقم الحدیث 8920 رقم الصفحہ 510 الجزء الخامس مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (میزان الاعتدال فی نقد الرجال، رقم الحدیث 198، رقم الصفحہ 188 الجزء الاول مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فرشتہ ہوا میں معلق ہو گا اور اُس سے امام مہدی صاحب کے خلیفہ برحق ہونے کو ثابت کرنا مقصود ہو گا۔ یہ بات ان کی کرامت کے طور پر سب لوگ دیکھیں گے۔

☆☆☆

باب نمبر 2:

دجال ملعون

عظیم فتنہ دجال لعین

دجال کا ابتدائی تعارف:

دجال بروزن قوال، مبالغہ کا صیغہ ہے جو کہ دجل سے بنا ہے جس کے معنی جھوٹ، فریب ملمع سازی اور حق و باطل کا آپس میں غلط ملط کرنا ہے۔ چونکہ دجال میں یہ سارے عیب ہونگے اس لئے اسے دجال کہتے ہیں یعنی بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا اور بہت زیادہ فریب دینے والا۔

یہ دجال موٹا اور بڑے ڈول والا ہوگا، جوان ہوگا، شکل وصورت سے شریف اور خوبصورت لگے گا، اس کا رنگ گندمی اور صاف ہوگا، قد پستہ یعنی ٹھگنا ہوگا، اس کا سر سانپ کی طرح ہوگا، سر کے بال گھنگریالے ہوں گے اور بہت زیادہ ہوں گے جو موٹے اور سخت ہوں گے جیسے درختوں کی شاخیں۔ سر اور دھڑ اتنا ملا ہوا ہوگا گویا کہ اس کی گدی ہی نہیں ہوگی، اس کی ٹانگیں ٹیڑھی یعنی قوسین کی طرح ہوں گی، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، آنکھ کی جگہ بالکل سپاٹ ہوگی، آنکھ سبز اور کنچے کی طرح چمکدار ہوگی۔ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا جو کہ دیکھنے میں بدشکل لگے گی۔ آنکھ پر سخت ناخنہ ہوگا، ونی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح اور کھڑی آنکھ ہوگی، اس کی دونوں کلائیوں پر بال بہت زیادہ ہوں گے اور انگلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔

دجال کا ظہور قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ (دیگر فتنوں سمیت) عیسائیوں کے فتنہ کو مٹا کر فارغ ہوئے ہی ہوں گے کہ اس دجال کا ظہور ہو جائے گا جس کے خاتمہ کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔

دجال کے بیان کی اہمیت امت کے اندر کتنی رہی ہے اس بات کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں مائیں جہاں اپنے بچوں کو دیگر اسلامی عقائد اور بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرتی ہیں انہی میں سے ایک دجال کا ذکر بھی ہے۔ آپ جب چھوٹے ہونگے تو بچپن ہی

سے اپنی ماؤں کی زبانی دجال کا خوف ناک کردار آپ کے لاشعور میں بٹھادیا گیا ہوگا۔یہ در حقیقت امت مسلمہ کی ماؤں کی وہ تربیت تھی جو بچے کو اسلامی عقائد سے ہٹنے نہیں دیتی لیکن اب شاید صورت حال تبدیل ہو رہی ہے اور "جاہلی تہذیب" نے آج کی ماؤں کو اہم ذمہ داری سے کافی حد تک غافل کر دیا ہے۔نیز یہ خروج دجال کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ اس وقت لوگ دجال کے ذکر کو بھول جائیں گے لہٰذا اگر آپ فتنہ دجال سے خود کو اور اپنے گھر والوں کو بچانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اپنے گھروں میں دجال کے تذکروں کو عام کیا جائے، تاکہ انکے آغوش میں تربیت پانے والی نسل کو اپنے سب سے بڑے دشمن سے بچپن ہی سے آگاہی حاصل ہو۔

فتنہ دجال کی ہولناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس فتنے سے پناہ مانگتے تھے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے سامنے اس فتنے کا تذکرہ فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔فتنہ دجال میں وہ کونسی چیز تھی جس نے صحابہ کو ڈرادیا؟ خوفناک جنگ یا موت کا خوف؟ ان چیزوں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کبھی ڈرنے والے نہ تھے۔صحابہ جس چیز سے ڈرے وہ دجال کا فریب اور دھوکہ تھا کہ وہ وقت اتنا خطرناک ہوگا کہ صورت حال سمجھ میں نہیں آئے گی۔گمراہ کرنے والے قائدین کی بہتات ہوگی۔بھرپور پروپیگنڈہ کا یہ عالم ہوگا کہ لمحوں میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچادیا جائے گا۔انسانیت کے دشمنوں کو نجات دہندہ اور ہمدردوں کو دہشت گرد ثابت کیا جائیگا۔

یہی وجہ تھی آپ نے فتنہ دجال کو کھول کر بیان فرمایا۔اس کا ہیبت ناک نقشہ اور ظاہر ہونے کا مقام تک بیان فرمایا لیکن کیا کیا جائے امت کی اس غفلت کو کہ عوام تو عوام خواص نے بھی اس فتنے کا تذکرہ بالکل ہی چھوڑ دیا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً فرمایا:

"بار بار تم سے اس لئے بیان کرتا ہوں کہ تم اس کو بھول نہ جاؤ،اس کو سمجھو،اس میں غور کرو اور اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔"

دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ:

1: دجال کے متعلق احادیث بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے بارے میں یہودیوں کے نظریات اور انکی (موجودہ تحریف شدہ) کتابوں میں بیان شدہ پیش گوئیاں بیان کی جائیں تاکہ اس وقت جو کچھ امریکہ اور دیگر کفار، یہودیوں کے اشاروں پر کررہے ہیں اسکا پسِ منظر اور اصل مقصد سمجھ میں آسکے۔ دجال کے بارے میں یہودیوں کا یہ نظریہ ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہوگا، وہ تمام یہودیوں کو بیت المقدس میں آباد کرے گا، ساری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم کرے گا، دنیا میں پھر کوئی خطرہ یہودیوں کے لئے باقی نہیں رہے گا، تمام دہشت گردوں (تمام یہودی مخالف قوتوں) کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف امن وامان اور انصاف کا دور دورہ ہوگا۔

2: انکی کتاب ایزاخیل میں لکھا ہے:

"اے صیہون کی بیٹی خوشی سے چلاؤ! اے یروشلیم کی بیٹی مسرت سے چیخو! دیکھو! تمہارا بادشاہ آرہا ہے۔ وہ عادل ہے اور گدھے پر سوار ہے۔ خچر یا گدھا کے بچے پر۔ میں یوفریم سے گاڑی کو اور یروشلیم سے گھوڑے کو علیحدہ کرونگا۔ جنگ کے پر توڑ دیئے جائینگے، اسکی حکمرانی سمندر اور دریا سے زمین تک ہوگی۔ (زکریا: 10-9:9)

3: "اس طرح اسرائیل کی ساری قوموں کو ساری دنیا سے جمع کرونگا، چاہے وہ جہاں کہیں بھی جا بسے ہوں اور انہیں انکی اپنی سرزمین میں جمع کرونگا، میں انہیں سرزمین میں ایک ہی قوم کی شکل دیدونگا۔ اسرائیل کی پہاڑی پر جہاں ایک ہی بادشاہ ان پر حکومت کریگا۔"

(ایزاخیل: 22-37:21)

4: سابق امریکی صدر ریگن نے 1983 میں امریکن اسرائیل پبلک افیرز کمیٹی (AIPAC) کے ناظم ڈائن سے بات کرتے ہوئے کہا:

"آپکو علم ہے کہ میں آپکے قدیم پیغمبروں سے رجوع کرتا ہوں، جنکا حوالہ قدیم صحیفے میں موجود ہے اور آرمیگڈن کے سلسلے میں پیش گوئیاں اور علامتیں بھی موجود ہیں اور میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ کیا ہم ہی وہ نسل ہیں جو آئندہ حالات کو دیکھنے کے لئے زندہ ہیں۔ یقین

کیجئے (یہ پیش گوئیاں) یقینی طور پر اس زمانے کو بیان کر رہی ہیں جس سے ہم گزر رہے ہیں۔"

5: صدر ریگن نے مبشر چرچ کے جم بیکر سے 1981 میں بات چیت کرتے ہوئے کہا:

"ذرا سوچئے کم سے کم بیس کروڑ سپاہی بلاد مشرق سے ہونگے اور کروڑوں مغرب سے۔ سلطنت روما کی تجدید نو کے بعد (مغربی یورپ) پھر مسیح (دجال) ان پر حملہ کرینگے جنہوں نے ان کے شہر یروشلم کو غارت کیا ہے۔ اسکے بعد وہ ان فوجوں پر حملہ کرینگے جو میگڈون یا آرمیگڈون کی وادی میں اکٹھی ہونگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یروشلم تک اتنا خون بہے گا کہ دو گھوڑوں کی باگ کے برابر ہوگا۔ یہ ساری وادی جنگی سامان اور جانوروں اور انسانوں کے زندہ جسموں اور خون سے بھر جائے گی۔"

آرمیگڈون لفظ میگوڈو سے نکلا ہے یہ جگہ تل ادیب سے 55 میل شمال میں ہے اور بحیرہ طبریہ اور بحر متوسط کے درمیان واقع ہے۔

☆: دیکھئے نقشۂ اسرائیل۔ کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 10۔

6: پال فنڈلے کہتا ہے:

"انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسے غیر انسانی عمل کا تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن اس دن خدا انسانی فطرت کو یہ اجازت دیدیگا کہ اپنے آپکو پوری طرح ظاہر کر دے۔ دنیا کے سارے شہر لندن، پیرس، ٹوکیو، نیویارک، لاس اینجلس، شکاگو سب صفحۂ ہستی سے مٹ جائینگے۔ تقدیر عالم کے بارے میں مسیح دجال کا اعلان ایک عالم گیر پریس کانفرنس سے نشر ہوگا جسے سیٹلائٹ کے ذریعے ٹی وی پر دکھایا جائے گا۔"

(ٹی وی پر ایونجیل قیصر ہلٹن ہسٹن)

7: "مقدس سرزمین پر یہودیوں کی واپسی کو میں اس طرح دیکھتا ہوں کہ یہ مسیح (دجال) کے دور کی آمد کی نشانی ہے جس میں پوری انسانیت ایک مثالی معاشرہ کے فیض سے لطف اندوز ہوگی۔"

(سابق سینیٹر مارک ہیٹ فیلڈ)

8: Forcing god s hand کی مصنفہ گریس ہال سیل کہتی ہیں:

"ہمارے گائڈ نے قبۃ الصخراء (Tomb Stone) اور مسجد اقصیٰ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنا تیسرا ہیکل وہاں بنائینگے۔ اسکی تعمیر کا ہمارا منصوبہ تیار ہے، تعمیراتی سامان تک آ گیا ہے، اسے ایک خفیہ جگہ رکھا گیا ہے۔ بہت سی دکانیں بھی جس میں اسرائیلی کام کررہے ہیں۔ وہ ہیکل کے لئے نادر اشیاء تیار کررہے ہیں۔ ایک اسرائیلی، خالص ریشم کا تار بن رہا ہے جس سے علماء یہود کے لباس تیار کئے جائینگے۔ (ممکن ہے یہ وہی تیجان یا سیجان والی چادریں ہوں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے) ہمارا گائڈ کہتا ہے: ہاں تو ٹھیک ہے ہم آخری وقت کے قریب آپہنچے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ کٹر یہودی مسجد کو بم سے اُڑادینگے جس سے مسلم دنیا بھڑک اٹھے گی۔ یہ اسرائیل کے ساتھ ایک مقدس جنگ ہوگی یہ بات مسیح (دجال) کو مجبور کریگی کہ وہ درمیان میں آکر مداخلت کریں۔"

☆: مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کے لیے دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 3۔

9: ۱۹۹۸ کے اواخر میں ایک اسرائیلی خبر نامہ کی ویب سائٹ پر کہا گیا کہ اسکا مقصد مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو آزاد کرانا اور ان کی جگہ ہیکل کی تعمیر ہے۔ خبر نامہ میں لکھا ہے کہ اس ہیکل کی تعمیر کا نہایت مناسب وقت آ گیا ہے۔ خبر نامہ میں اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ ملحدانہ اسلامی قبضے کو مسجد کی جگہ سے ختم کرائے۔ کیونکہ تیسرے ہیکل کی تعمیر بہت قریب ہے۔
(بحوالہ Forcing god s hand ترجمہ: خوفناک جدید صلیبی جنگ)

10: "میں نے لینڈا اور براؤن (یہودی) کے گھر (اسرائیل) میں قیام کیا۔ ایک دن شام کو دوران گفتگو میں نے کہا کہ تعمیر کے لئے مسجد اقصیٰ کو تباہ کردینے سے ایک ہولناک جنگ شروع ہوسکتی ہے تو اس یہودی نے فوراً کہا: "ٹھیک بالکل یہی بات ہے ایسی ہی جنگ ہم چاہتے ہیں کیونکہ ہم اس میں جیتیں گے پھر ہم تمام عربوں کو اسرائیل کی سرزمین سے نکال دینگے

اور تب ہم اپنی عبادت گاہ کو ازسرنو تعمیر کرینگے۔(خوفناک جدید صلیبی جنگ) دریائے فرات خشک ہوجائے گا:(book of reveealation)الہام کی کتاب کے سولویں انکشاف میں ہے کہ دریائے فرات خشک ہوجائیگا اوراس طرح مشرق کے بادشاہوں کواجازت مل جائے گی کہ اسے پار کرکے اسرائیل پہنچ جائیں۔"

11: امریکی صدر نکسن نے اپنی کتاب وکٹری وِدآؤٹ وار(Victory without war)میں لکھاہے:

"1999تک امریکی پوری دنیا کے حکمران ہونگے اور یہ فتح انھیں بلاجنگ حاصل ہوگی اور پھر امورمملکت مسیح (دجال) سنبھال لینگے۔"

گویا مذکورہ سال تک مسیح کے انتظامات مکمل ہوچکے ہیں اور امریکیوں کی ذمہ داری ان انتظامات کومکمل کرنے تک تھی،اسکے بعدنظام مملکت دجال چلارہاہے۔"

12: لاکھوں بنیاد پرست(Fundamentalist)عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدااورابلیس کے درمیان آخری معرکہ انکی زندگی میں ہی شروع ہوگااوراگرچہ ان میں سے بیشتر کو امید ہے کہ انہیں جنگ کے آغاز سے پہلے ہی اٹھا کر بہشت میں پہنچادیا جائیگا پھربھی وہ اس امکان سے خوش نہیں کہ عیسائی ہوتے ہوئے وہ ایک ایسی حکومت کے ہاتھوں غیر مسلح کردیے جائینگے جودشمنوں کے ہاتھوں میں بھی جاسکتی ہے۔اس اندازفکر سے ظاہر ہے کہ بنیاد پرست فوجی تیاریوں کی اتنی پرجوش حمایت کیوں کرتے ہیں وہ اپنے نقطہ نظر سے دومقاصد پورے کرتے ہیں۔ایک تو امریکیوں کوانکی تاریخی بنیادوں ساتھ جوڑتے ہیں اور دوسرے انکواس جنگ کے لئے تیار کرتے ہیں جوآئندہ ہوگی اور جسکی پیشن گوئی کی گئی ہے۔اس سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ بائبل پر یقین رکھنے والے لاکھوں کرسچن اپنے آپ کو اتنی پختگی۔کے ساتھ داؤدی(Davidians)یعنی ٹیکساس کےقدیم باشندوں کےساتھ کیوں جوڑتے ہیں۔

13: ڈیمن تھامس کی تصنیف feath and fear :The end of time with shadows of milenium"ہچنگو لکھتاہے:

''دجال کے واقعہ میں یہ ساری احادیث جن کو امام مسلم وغیرہ نے ذکر کیا ہے دجال کے وجود کے صحیح ہونے پر دلیل ہیں اور اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ دجال ایک شخص معین ہوگا۔''

دجال کا ذکر قرآن مجید میں:

1: دجال کا فتنہ اتنا زیادہ اہم ہے کہ قرآن مجید میں بھی اس فتنے کا تذکرہ ہے۔ بخاری کی شرح فتح الباری میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''دجال کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے:

''یوم یاتی بعض ایات ربك لاینفع نفسا ایمانها''

''جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا۔''

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گے تو ایسے شخص کا ایمان لانا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا، اس کو فائدہ نہ دے گا (وہ تین چیزیں یہ ہیں) دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا۔''

یہ صحیح درجہ کی حدیث ہے۔ لہٰذا اس آیت میں دجال کا بھی ذکر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مذکورہ آیت قرآنیہ کی تفسیر ہے۔

(فتح الباری شرح بخاری، جلد نمبر:13، صفحہ نمبر:92)

2: ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں ہے:

''اللہ تعالیٰ کا یہ قول:" لینذر باسا شدیدا" (تاکہ ان کو سخت عذاب سے ڈرائے) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ باس کو شدت کے ساتھ اور اپنی جانب سے قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس کے رب ہونے کا دعویٰ کرنے اور اس کے فتنے اور قوت کی وجہ سے یہ کہنا مناسب ہے کہ اس آیت سے مراد دجال ہو۔''

دجال کے خروج سے پہلے:

1: حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا بیان فرمایا۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس سے پہلے تین سال ہوں گے۔(جن کی تفصیل یہ ہے کہ) پہلے سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین میں اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین اپنی پوری پیداوار روک لے گی۔ لہٰذا گھر والے اور باہر والے مویشی سب مر جائیں گے۔''

(المعجم الکبیر: حدیث نمبر ۴۰۶)

مذکورہ روایت میں ہے کہ آسمان بارش روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار روک لے گی۔ مسند اسحٰق ابن راہویہ کی روایت میں ہے:

"تَرَی السماءَ تُمطِرُ وَھِیَ لَاتُمطِرُ وَتَرَی لَارضَ تُنبِتُ وَھِیَ لَاتَنبِتُ"

''تم آسمان کو بارش برساتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ بارش نہیں برسا رہا ہوگا اور تم زمین کو پیداوار اُگاتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ پیداوار نہیں اُگا رہی ہوگی۔''

اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بارش بھی برسے اور زمین پیداوار بھی اُگائے لیکن اس کے باوجود لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں۔ جدید دور میں اس کی بے شمار صورتیں ہو سکتی ہیں، عالم زراعت کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے جو پالیسیاں یہودی دماغوں نے بنائی ہیں اس کے اثرات اب ہمارے ملک تک پہنچ چکے ہیں۔

2: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خروج دجال سے پہلے چند سال بڑے دھوکے والے ہوں گے' اُس میں سچا آدمی جھوٹ بولے گا اور جھوٹا آدمی سچ بولے گا' خائن امین ہو جائے گا امین خائن اور گھر میں رکھے ہوئے جوتے کا تسمہ لوگوں سے بات کرے گا۔''

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1470 رقم الصفحہ 523 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

3: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے بارے میں

گفتگو فرمائی۔ حتیٰ کہ احلاس (ٹاٹ) کے فتنہ کا ذکر فرمایا۔ کسی کہنے والے نے عرض کیا:

''فتنہ اجلاس'' کیا ہے؟''

آپ نے فرمایا:

''وہ بھگدڑ اور جنگ ہے۔ اس کے بعد ''سراء'' ہوگا۔ جس کا فساد میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے ہوگا۔ وہ سمجھے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں میرے دوست تو صرف متقی ہیں (اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ ''سید'' کون ہوگا) پھر لوگ ایک ایسے آدمی پر صلح کرلیں گے جو پسلی پر گوشت کی طرح ہوگا۔ پھر کالا فتنہ ہوگا جو کسی کو تھپڑ مارے بغیر نہ رہے گا۔ پھر جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہوگیا تو وہ اور پھیلے گا۔ اس میں آدمی صبح کو مومن شام کو کافر ہوگا۔ لوگ دو خیموں کی طرف لوٹ جائیں گے، ایک خیمہ ایمان کا جس میں نفاق نہیں، دوسرا خیمہ نفاق کا جس میں ایمان نہیں تو جب یہ ہوجائے تو اس دن یا اس کے اگلے دن دجال کے خروج کا انتظار کرو۔''

(المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8440 رقم الصفحۃ 513 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (سنن ابی داؤد باب ذکر الفتن ودلائلھا رقم الحدیث 4240 رقم الصفحۃ 94 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار الفکر بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث 6166 رقم الصفحۃ 133 الجزء الثانی' مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ' مصر) (حلیۃ الاولیاء رقم الصفحۃ 158 الجزء الخامس' مطبوعۃ دار الکتاب العربی' بیروت) (تھذیب الکمال' رقم الحدیث 4579 رقم الصفحۃ 526 الجزء 22 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ بیروت) (موضح اوھام الجمع والتفریق' رقم الصفحۃ 400 الجزء الثانی' مطبوعۃ دار المعرفۃ' بیروت)

4: ''عَنِ ابنِ عُمَر رضی اللہ عنھما قَال کُنتُ فِی الحَطِیمِ مَعَ حُذیفتہ فَذَکَرَ حَدِیثاً ثُم قَال لَتُنقَضَن عُرَی الاِسلامِ عُروَۃَ عروۃ وَلَیکُونَنَ اَئِمَۃ مُظِلُّنَ وَلَیخرُجَنَ علی اثرِ ذٰلِکَ الدجالُنَ الثلاثہ قُلتُ یا ابا عبدِ اللہ قَدسَمِعتُ ھٰذَا الَّذِی تَقُولُ مِن رسولِ اللہ ﷺ قال نَعَم سَمِعتُہُ وَسَمِعتُہُ یَقُول یَخرُجُ الدَّجالَ مِن یَھُودِیۃِ اَصبَھَان''

(مستدرک، ج:۴، ص:۵۷۳)

''حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''میں حطیم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے حدیث ذکر کی پھر فرمایا :''اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور گمراہ کرنے والے قائدین ہوں گے اور اس کے بعد تین دجال نکلیں گے۔ میں نے پوچھا:'' اے ابو عبداللہ (حذیفہ) آپ یہ جو کہہ رہے ہیں؟ کیا آپ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''جی ہاں! میں نے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اصفہان کی یہودیہ نامی بستی سے ظاہر ہوگا۔

یہ روایت کافی طویل ہے جس کا کچھ حصہ یہ ہے: ''تین چیخیں ہونگی جس کو اہل مشرق و اہل مغرب سنیں گے۔ (اے عبداللہ!) جب تم دجال کی خبر سنو تو بھاگ جانا۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت حذیفہ سے دریافت کیا: ''اپنے پیچھے والوں (اہل وعیال) کی حفاظت کس طرح کروں گا؟'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان کو حکم کرنا کہ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جائیں۔'' حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے پوچھا کہ اگر وہ (گھر والے) یہ سب کچھ چھوڑ کر نہ جاسکیں؟'' فرمایا: ''ان کو حکم کرنا کہ وہ ہمیشہ گھروں میں ہی رہیں۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے کہا کہ اگر وہ یہ (بھی) نہ کرسکیں تو پھر؟'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے ابن عُمر! وہ خوف، فتنہ، فساد اور لوٹ مار کا زمانہ ہے۔'' حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے پوچھا کہ اے عبداللہ (حذیفہ) کیا اس فتنہ وفساد سے کوئی نجات ہے؟'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، کوئی ایسا فتنہ وفساد نہیں جس سے نجات نہ ہو۔''

5: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنی امت کے بارے میں جس چیز سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔''

ہو۔ کتنے ہی سچ ایسے ہیں جن کے اوپر مغرب کی ''انصاف پسند'' میڈیا نے اپنی لفاظی اور فریب کی اتنی تہیں جما دی ہیں کہ عام انداز میں ساری عمر بھی کوئی اس کو صاف کرنا چاہے تو صاف نہیں کر سکتا۔

مذکورہ حدیث میں خداعۃ کا لفظ ہے، اس کے معنی کم بارش کے بھی ہیں۔ چنانچہ شرح ابن ماجہ میں اس کی تشریح یوں کی ہے:

''ان سالوں میں بارشیں بہت ہوں گی لیکن پیداوار کم ہوگی۔ تو یہی ان سالوں میں دھوکہ ہے۔''

8: حضرت عمیر ابن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذا صَارَ النّاسُ فِی فُسطاطَینِ فُسطاطُ اِیمَانٍ لَا نِفَاقَ فِیہِ فُسطاطُ نِفاقٍ لَا اِیمانَ فِیہِ فَاِذا کَانَ ذَاکم فَانتَظِرُوا الدجالَ مِن یَومِہٖ

(ابوداؤد، جلد نمبر:۴، صفحہ نمبر:۹۴) (مستدرک، جلد نمبر:۴، صفحہ نمبر:۵۱۳)

'' جب لوگ دو خیموں (جماعتوں) میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک اہل ایمان کا خیمہ ہوگا جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا، دوسرا منافقین کا کا خیمہ جن میں بالکل ایمان نہیں ہوگا تو جب وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں (اہل ایمان ایک طرف اور منافقین ایک طرف) تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل آئے۔''

9: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زوراء میں جنگ ہوگی۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا:

''یارسول اللہ! زوراء کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مشرق کی جانب ایک شہر ہے جو نہروں کے درمیان ہے۔ وہاں عذاب مسلط کیا جائے گا اسلحہ کا (مراد جنگیں ہیں) دھنس جانے کا' پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ جب سوڈان والے

نکلیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کریں گے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ سفیانی نکل آئے گا یہاں تک کہ وہ دمشق آئے گا۔ اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرے گا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ میں بیعت نہ کریں۔ سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جس کے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کئے جائیں گے۔ اس کے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھیں گے اور اس کو لوٹائیں گے۔ اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جس کو بنو تمیم کا شعیب بن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا۔ چنانچہ یہ (شعیب بن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑائے گا اور سفیانی کی فوج کو قتل کرے گا۔ سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کرے گا۔ اس کے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیجے گا اور فرمائے گا: ''اے جبرائیل! ان کو عذاب دو۔'' چنانچہ جبرائیل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکر ماریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسادے گا سوائے دو آدمیوں کے، ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ یہ دونوں سفیانی کے پاس آئیں گے اور لشکر کے دھنسنے کی خبر سنائیں گے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں۔ اس کے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھیں گے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو۔ وہ (رومی سردار) ان کو سفیانی کے پاس بھیج دے گا لہٰذا سفیانی ان کو دمشق کے دروازے پر پھانسی دے دے گا۔ جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اس کی ران کے پاس آئے گی اور اس پر بیٹھ جائے گی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا: ''تم ہلاک ہو۔ تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔'' اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجد دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑا دے گا اور ہر اس شخص کو قتل کردے گا جو اس بات میں اس سے اختلاف کرے گا۔ (یہ واقعات حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہوں گے۔) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور ان کے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کردیا ہے اور تمہارے اوپر محمد کی امت کے بہترین شخص کو امیر

مقرر کیا ہے۔ لہٰذا مکہ پہنچ کر اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبداللہ ہے۔"

اس پر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:

"یارسول اللہ! ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا، اسکے جسم پر دو قطوانی چادریں ہوں گی، اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا، اس کے داہنے گال پر کالا تل ہوگا اور وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال و اولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے) اور مشرق سے قبائل آئیں گے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے۔ اس کے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر شام کی طرف کوچ کریں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ہراول دستہ پر مامور ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہوں گے۔ زمین و آسمان والے چرند و پرند اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہوں گی۔ ان کے دور حکومت میں پانی کی کثرت ہو جائے گی نہریں وسیع ہو جائیں گی، زمین اپنی پیداوار دگنی کر دے گی اور خزانے نکال دے گی۔ چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جس کی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں۔ (اس کے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کریں گے۔ جو شخص جنگ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا خواہ اونٹ کی نکیل ہی کیوں نہ ملے۔"

میں نے دریافت کیا:

"یارسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہوں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

"اے حذیفہ! اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہوں گے۔ ان کا گمان یہ ہوگا کہ شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہوں گے اور دمشق پہنچیں گے۔ پھر اللہ ان کی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا۔ یہ

ہرقل (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا۔ اس کا نام "طبارہ" ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا' سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کرو گے (لیکن رومی یہ صلح پہلے ہی توڑ دیں گے۔) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے اور فاتح بن کر غنیمت حاصل کرو گے۔ اس کے بعد تم سرسبز سطح مرتفع میں آؤ گے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا: "صلیب غالب آئی ہے۔ (یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)" (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دے گا اور کہے گا: "اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔" اس وقت رومی دھوکہ کریں گے اور وہ دھوکے کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہو جائے گی' ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کریں گے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے (مسند احمد کی روایت میں اسی 80 جھنڈوں کا ذکر ہے' دونوں روایات میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہوں گے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہوں گے اس طرح مل کر اسی جھنڈے ہوں گے۔) ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ انطاکیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہنچ جائیں گے۔ حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا: "سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔" اب تمہارے امام مسلمانوں کو لے کر دمشق سے کوچ کریں گے اور انطاکیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئیں گے' پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جس کے ستر امیر (کمانڈر) ہیں ان کی روشنی آسمان تک جاتی ہے۔ اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے افضل الشہداء ہوں گے۔ لوہا لوہے سے ٹکرائے گا یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی تیغ سے مارے گا اور اس کو پھاڑ دے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا۔ باوجود اس کے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ ہوگی۔ تم ان کا اس طرح قتل عام کرو گے کہ گھوڑے خون میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا۔ چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے مارے گا اور کاٹنے والی تلوار سے ضرب

لگائے گا اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائے گا۔ چنانچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس دن سخت جنگ کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے گا۔ چنانچہ ان (کافروں) میں سے نولاکھ ننانوے ہزار قتل ہو جائیں گے اور باقی کا کُن کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا: ''اے لوگو! شام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں۔'' اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ شام کی طرف جائیں گے اور وہ خچر ہوں گے جن پر روانہ ہوں گے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعماق) شام پہنچ جائیں گے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہو کر اپنی بند تلواریں لٹکائے آئیں گے اور کہیں گے: ''ہم اللہ کے سچے بندے ہیں۔ نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں' (بلکہ صرف اسلام کی سربلندی کے لئے آئے ہیں)'' یہاں تک کہ عمق اعلا کیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئیں گے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا۔) اور وہ دوسرے مسلمانوں کے سات مل کر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کریں گے۔ چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گزرا ہے)۔ تم قدم بقدم چلو گے تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہوں گے' اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہوگا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گزرو گے اور تکبیر کہو گے تو اس کی دیوار گر جائے گی۔ چنانچہ تم ان سے جنگ کرو گے (اور جنگ جیت جاؤ گے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤ گے جس کے نتیجے میں اس کی دیوار گر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کرے گا' پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے اور تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالو گے' تم دار البلاط (White House) میں قیام کرو گے۔'' (حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں امریکہ بھی مسلمانوں کے قبضے

میں آ جائے گا اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ وائٹ ہاؤس میں قیام فرمائیں گے۔)

پوچھا گیا:

''یا رسول اللہ! یہ دارالبلاط کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بادشاہ کا محل۔'' اس کے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے' پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جس کو ''قدو ماریہ'' کہا جاتا ہے' تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیر موجودگی میں ملک شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے' لہٰذا تم واپس آؤ گے' حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہو گی۔ سو تم بیسان کی کھجوروں کی رسی سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے' پھر تم ایک شہر جس کا نام ''عکا'' Akko (یہ حیفاء کے قریب اسرائیل کا ساحلی شہر ہے۔ دیکھیے کتاب کے آخر میں دی گی تصویر نمبر 10) ہے۔ وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے (اس کے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحل اردن سے ہوں گی۔ اس دن تمہارے چار لشکر ہوں گے' ایک مشرق والوں کا' دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا' تیسرا شام والوں کا اور چوتھا اہل حجاز کا۔ (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کے کینہ اور بغض وعداوت کو ختم کر دیگا۔ چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ''عکا'' سے ''روم'' کی طرف چلو گے۔ ہوا تمہارے اس طرح تابع کر دی جائے گی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لیے کی گئی تھی۔ (اس طرح) تم روم پہنچ جاؤ گے' جب تم شہر روم کے باہر پڑاؤ کیے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحب کتاب بھی ہوگا (غالباً یہ ویٹی کن کا پاپ ہوگا) تمہارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: ''تمہارا امیر کہاں ہے؟'' اسکو بتایا جائے گا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ وہ راہب ان کے پاس بیٹھ جائے گا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت و جہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائے گا۔ (امیر المومنین کے جواب سن کر) وہ راہب کہے گا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا مسلمانوں کا دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ اللہ اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہے۔'' وہ

(راہب مزید) سوال کرے گا: "کیا جنت والے کھاتے اور پیتے بھی ہیں؟" وہ (امیر المومنین) جواب دیں گے: "ہاں۔" یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائے گا۔ اسکے بعد کہے گا: "اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے اور یہی موسیٰ کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا۔ نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہے کہ وہ نبی سرخ اونٹنی والے ہوں گے اور تم ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو۔ سو مجھے اجازت دو کہ میں ان اپنے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو اسلام کی دعوت دوں اس لئے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) عذاب ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔" چنانچہ یہ راہب جائے گا اور شہر کے مرکز میں پہنچ کر زوردار آواز لگائے گا: "اے روم والو! تمہارے پاس اسمٰعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جن کا ذکر توریت وانجیل میں موجود ہے' ان کا نبی سرخ اونٹنی والا تھا لہٰذا ان کی دعوت پر لبیک کہو اور ان کی اطاعت کرلو۔" (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑیں گے اور اس کو قتل کردیں گے۔ اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکز شہر تک پہنچ جائے گی' پھر امیر المومنین کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: "لوگو! راہب کو شہید کردیا گیا ہے۔" وہ راہب تنہا ہی ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جا کر دعوت دے گا تو ایک جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائے گی اور باقی اسکو شہید کردیں گے' پھر امیر المومنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔) پھر مسلمان چار تکبیریں لگائیں گے جس کے نتیجہ میں شہر کی دیوار گر جائے گی۔ اس شہر کا نام روم اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا انار ہوتا ہے (جب دیوار گر جائے گی مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کریں گے اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالیں گے۔ اس تابوت میں سکینہ (the CovenantArk of) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان ہوگا' موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور (توریت کی) تختیاں ہوں گی' سلیمان علیہ السلام ایک منبر ہوگا اور "من" کی دو بوریاں ہوں گے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلویٰ کے ساتھ اترتا تھا) اور یہ من دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا۔"

میں نے دریافت کیا:

"یارسول اللہ! یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا' پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور ان کو بخت نصر سے نجات دلائے۔ چنانچہ اسنے ان کو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لاکر آباد کیا۔ اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اس کی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:" وان عدتم عدنا" "اے بنی اسرائیل! اگر تم دوبارہ جرائم کرو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزادیں گے۔" سوانہوں نے دوبارہ گناہ کیے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ طیطس (Titus) کو مسلط کردیا جس نے ان کو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ و برباد کر کے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا۔ اس طرح مسلمان وہی خزانے نکال لیں گے اور اس کو بیت المقدس میں واپس لے آئیں گے۔ اس کے بعد مسلمان کوچ کریں گے اور "قاطع" نامی شہر پہنچیں گے۔ یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔"

کسی نے پوچھا:

"یارسول اللہ! اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے ان کو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔ سمندروں میں گہرائیاں اور موجیں ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں۔"

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، توریت میں اس شہر کی تفصیل یہ ہے اس کی لمبائی ہزار میل اور انجیل میں اس کا نام "مفرح" یا "قرح" ہے اور اس کی لمبائی (انجیل

کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس کے تین سو ساٹھ دروازے ہیں، ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے، مسلمان وہاں چار تکبیریں لگائیں گے تو اس کی دیوار گر جائے گی، اسطرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب غنیمت بنالیں گے۔ پھر تم وہاں سات سال رہو گے، پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے۔ اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو پھلی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہے ہی نہیں (جیسے ہاتھ پھیر کر چپکادی گئی ہو) وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اس کی جانب سے تین زوردار چیخیں ہوں گی جس کو مشرق مغرب والے سب سنیں گے۔ وہ دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آجائیں گے۔ ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہوں گے جن کے جسموں پر تیجانی چادریں ہوں گی (تیجانی بھی طیلسان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں) چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہوں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائیں گے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں۔ ان کے جسم پر دو کپڑے ہوں گے، ان کے بال اتنے چمک دار ہوں گے کہ ایسا لگ رہا ہوگا کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! اگر میں ان کے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے ملوں گا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے ابوہریرہ! ان کی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے بلکہ تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دیں گے۔ اب امیر المومنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھیے اور لوگوں کو نماز پڑھایئے تو وہ فرمائیں گے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے (سو آپ ہی نماز پڑھایئے)

اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ وہ امت کامیاب ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔"

پھر فرمایا:

"دجال آئے گا، اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔ آسمان کو حکم دے گا کہ برس تو وہ برس پڑے گا' زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گی، اس کے پاس ثرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہوسکتا ہے' ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا یا بڑی نالی ہوگی۔ (اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس سے گزرے گا جس کے والدین مر چکے ہوں گے تو وہ دجال اس دیہاتی سے کہے گا: "کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھا دوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟" وہ (دیہاتی) کہے گا: "کیوں نہیں۔" اب دجال دو شیطانوں سے کہے گا: "اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کردو۔" چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہو جائیں گے۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: "اے بیٹے! اس کے ساتھ ہو جا یہ تیرا رب ہے۔" وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔"

(السنن الواردۃ فی الفتن، جلد نمبر:5، صفحہ نمبر:110)

☆: پہلے لد شہر فلسطین میں تھا لیکن اس وقت لد اسرائیل میں ہے۔ نقشہ کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس حدیث میں زوراء میں جنگ ہونے کا بیان ہے' لغت میں زوراء بغداد کو کہا گیا ہے جو نہروں (دجلہ فرات) کے درمیان واقع ہے۔ تاریخی اعتبار سے دو نہروں کے درمیان کا علاقہ وہ تمام علاقہ ہے جو اس وقت ترکی سے لے کر شام اور بصرہ تک پھیلا ہے یعنی فرات اور دجلہ کے درمیان کا مکمل علاقہ جس کو انگلش میں میسوپوٹیمیا (Mespotamia) کہتے ہیں۔ دریائے دجلہ و فرات کا زیادہ حصہ عراق سے ہی گزرتا ہے۔

حضرت مہدی کو جنگ اعماق کے موقع پر تین جگہوں سے مدد آئے گی۔ شام سے، مشرق سے، خراساں اور یمن سے، حالانکہ ان کے علاوہ بھی کتنے مسلم ممالک ہیں لیکن آپ غور کریں حضرت مہدی کو مدد انہی جگہوں سے آرہی ہے جہاں اس وقت بھی مجاہدین اللہ کے راستے میں جہاد میں مصروف ہیں۔

اس روایت میں رومیوں سے صلح ٹوٹنے کے بعد عمق میں جنگ کا ذکر ہے۔ اس سے مراد اعماق ہی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ کافروں پر ان خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسائے گا جو ساحل فرات پر ہوں گی' آپ اگر نقشے میں دیکھیں تو اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل بھی بحیرہ واسد بنتا ہے اور یہاں سے اعماق کا فاصلہ تقریباً 75 کلومیٹر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خراسان سے آنے والی کمانوں سے مراد توپ یا مارٹر ہو سکتی ہے اور یہ وہی خراسان کا لشکر ہوگا جس کے بارے میں فرات کے کنارے جنگ کرنے کا ذکر ہے۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ فتح روم کے لئے بحری جہاد بھی کیا جائے گا۔

دجال کی آمد کا انکار:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"انہ سیکون فی ھذہ الامۃ قوم یکذبون بالرجم ویکذبون بالدجال ویکذبون بعذاب القبر ویکذبون بالشفاعۃ ویکذبون بقوم یخرجون من النار"

(فتح الباری علی البخاری، جلد نمبر ۱۱، صفحہ نمبر ۶۲۴)

"اس اُمت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو رجم (سنگسار) کا انکار کرینگے، دجال (کی آمد) کا انکار کرینگے عذاب قبر کا انکار کریں گے، شفاعت کا انکار کرینگے اور لوگوں (گنہگار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے۔"

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"دجال وہیں سے نکلے گا۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث 37499 رقم الصفحہ 494 الجزء السابع مطبوعہ مکتبہ الرشد ریاض)

عراق سے مراد سرزمین فارس ہے جس میں آج عراق ایران آذربائیجان اور بلوچستان کے بعض علاقے مثلاً مکران وغیرہ شامل تھے۔ اُس وقت کا خراسان آج کے افغانستان و ایران اور بلوچستان کے بعض حصوں پر مشتمل ہے۔

3: حضرت ہثم بن اسود فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور اس وقت وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کیا تم اس علاقہ کو پہنچانتے ہو جو تمہاری طرف ہے؟ وہ بہت نمکین اور دلدلی زمین ہے جس پر کائی کی طرح کی کوئی چیز جمی ہوئی ہے اس علاقے کا نام کوثی ہے؟ میں نے کہا: "ہاں پہچانتا ہوں۔" انہوں نے فرمایا: "دجال وہیں سے نکلے گا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1504 رقم الصفحہ 532 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

4: "عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ سَبْعُونَ أَلْفاً مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ"

(صحیح مسلم، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۲۲۶۶)

"حضرت اسحاق ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے انس ابن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہونگے جن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں ہونگے۔"

5: حضرت عمرو بن حُریث حضرت ابوبکر صدیق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"دجال روئے زمین کے ایک ایسے حصہ سے نکلے گا جو مشرق میں واقع ہے اور جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اس کے ساتھ لوگوں کے کتنے ہی گروہ ہونگے اور ان (میں سے ایک گروہ

کے) لوگوں کے چہرے تہہ بتہ پھولی ہوئی ڈھال کی مانند ہونگے۔"

(السنن الترمذی، جلد نمبر۲) (مسند احمد، جلد نمبر:۱، صفحہ نمبر:۷) (ابن ماجہ، جلد نمبر:۲، صفحہ نمبر:۱۳۵۳)

(مسند ابی یعلی، جلد نمبر:۱، صفحہ نمبر:۳۸)

دجال کے ساتھ ایک گروہ ایسا ہوگا جن کے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے۔ کیا واقع ان کے چہرے ایسے ہونگے یا پھر انھوں نے اپنے چہروں پر کوئی ایسی چیز پہن رکھی ہوگی جس سے وہ اس طرح نظر آرہے ہونگے؟

اس حدیث میں خراسان کو دجال کے نکلنے کی جگہ بتایا گیا ہے، دجال کا خروج پہلی روایت میں اصفہان اور اس روایت میں خراسان سے بتایا گیا ہے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ اصفہان اور ایران ایک صوبہ ہے اور ایران بھی پہلے خراسان میں شامل تھا۔

خراسان کے بارے میں اس لشکر کا بیان گزر چکا ہے جو امام مہدی کی حمایت کے لئے آئے گا۔ لہٰذا حضرت مہدی کے لشکر کے آثار اگر ہم پورے خراسان میں تلاش کریں تو وہ افغانستان کے اس خطہ میں نظر آتے ہیں جہاں اس وقت پختون آبادی زیادہ ہے۔ یہاں دجال کے نکلنے کا مقام اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ بتایا گیا ہے۔ بخت نصر نے جب بیت المقدس پر حملہ کیا تو بہت سے یہودی اصفہان کے اس علاقے میں آکر آباد ہوگئے تھے، چنانچہ اس علاقہ کا نام یہودیہ پڑ گیا۔ یہودیوں کے اندر اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔ ان کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں ہے کہ دجال کے ساتھ ستر ہزار اصفہانی یہودی ہونگے۔ پرنس کریم آغا خان فیملی کا تعلق بھی اصفہان سے ہے اور اس خاندان نے برصغیر میں جو خدمات اپنی قوم کے لئے انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ اس پائے کی ہیں کہ اگر اس دور میں دجال آجائے تو یہ خاندان دجال کے بہت قریبی لوگوں میں شامل ہوگا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جو اصفہانی یہودی ہیں اور اس وقت عالم اسلام کے معاملات میں بہت اثر ورسوخ رکھتی ہیں۔

آنکھ سے کانا:

1: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک روز لوگوں میں دجال کا ذکر کیا اور فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجال کانا ہوگا۔ اس کی دائیں طرف کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔''

(صحیح بخاری' باب ذکر الدجال رقم الحدیث 6709 رقم الصفحہ 2606 الجزء السادس مطبوعہ دارابن کثیر' الیمامۃ' بیروت) (صحیح مسلم' باب ذکر الدجال وما معہ' رقم الحدیث 169 رقم الصفحہ 2247 الجزء الرابع مطبوعہ داراحیاء التراث العربی' بیروت) (مسند ابی عوانہ' رقم الصفحہ 148 الجزء الاول مطبوعہ دارالمعرفۃ' بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث 37456 رقم الصفحہ 488 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشید' ریاض) (مسند احمد رقم الحدیث 4948 رقم الصفحہ 37 الجزء الثانی مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر) (السنۃ لعبداللہ بن احمد رقم الحدیث 1000 رقم الصفحہ 446 الجزء الثانی مطبوعہ دارابن القیم' الدمام)

2: ''دجال کی آنکھیں سبز اور کچے کی طرح چمکدار ہوں گی۔''

(صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6795 رقم الصفحہ 206 الجزء 15 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت) (الاحادیث المختارۃ رقم الحدیث 1203 رقم الصفحہ 406 الجزء الثالث' مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثۃ' مکۃ المکرمۃ) (مسند احمد رقم الحدیث 21184 رقم الصفحہ 124 الجزء الخامس مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر) (الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 3135 رقم الصفحہ 237 الجزء الثانی مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (التاریخ الکبیر رقم الحدیث 1615 رقم الصفحہ 39 الجزء الثانی مطبوعہ دارالفکر بیروت) (طبقات المحدثین باصبہان رقم الحدیث 45 رقم الصفحہ 374 الجزء الاول مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

3: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ دجال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔''

(صحیح بخاری' باب ذکر الدجال رقم الحدیث 6712 رقم الصفحہ 2608 ج 6 مطبوعہ دارابن کثیر' الیمامۃ بیروت) (صحیح مسلم باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ رقم الحدیث 2933 رقم الصفحہ 2248 ج

4 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

4: حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے تمہیں دجال کے متعلق اتنی ڈھیر ساری باتیں بتائی ہیں کہ تمہاری عقل میں نہ سمانے کا خدشہ لاحق ہونے لگا ہے۔ بیشک دجال پستہ قد، ٹیڑھی ٹانگوں والا، گھنگھریالے بالوں والا، کانا اور برابر آنکھوں والا ہوگا۔ نہ اس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی ہوں گی اور نہ اندر دھنسی ہوئی ہوں گی۔ اگر تمہیں ان باتوں میں شک رہے تو خوب یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔''

(سنن ابوداؤد، باب خروج الدجال، رقم الحدیث 4320 رقم الصفحہ 115 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر بیروت) (الاحادیث المختارۃ رقم الحدیث 320 رقم الصفحہ 264 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ مکۃ المکرمۃ) (مجمع الزوائد، رقم الصفحہ 348 الجزء السابع مطبوعہ دار الریان للتراث قاہرہ) (مسند البزار رقم الحدیث 2681 رقم الصفحہ 129 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ منورۃ) (مسند احمد رقم الحدیث 22816 رقم الصفحہ 324 الجزء الخامس مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر) (السنۃ لابن ابی عاصم رقم الحدیث 428 رقم الصفحہ 186 الجزء الاول مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1454 رقم الصفحہ 519 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ) (حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث 157 الجزء الخامس مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت) (السنن الکبری رقم الحدیث 7764 رقم الصفحہ 419 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)۔

5: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَا بُعِثَ نَبِیٌّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهٗ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ'' (بخاری شریف: ۶۵۹۸)

''کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا گیا جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ سنو! بیشک وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب یقینا کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔''

(مسند اسحاق ابن راھویہ، جلد نمبر: ا، صفحہ نمبر: ۱۲۹)

6: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اعوَرُ العَینِ الیُمنیٰ کَاَنّھَا عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ"

(الصحیح البخاری: حدیث نمبر: ۶۵۹۰)

"(دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ ایسی ہوگی گویا پچکا ہوا انگور۔"

7: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلدَّجَالُ اعوَرُ العَینِ الیُسریٰ جُفَالُ الشَعرِ مَعَہٗ جَنَّۃٌ وَنَارٌ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَجَنَّتُہٗ نَارًا"

(الصحیح المسلم: صفحہ نمبر: ۲۲۸)

"دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گھنے اور بکھرے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی، بس اس کی آگ (درحقیقت) جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔"

دجال کے بالوں کے بارے میں فتح الباری میں ہے:

"کان راسہ اغصان شجرۃ"

"بالوں کی زیادتی اور الجھے ہوئے ہونے کی وجہ سے اس کا سر اس طرح نظر آتا ہوگا گویا کسی درخت کی شاخیں ہوں۔"

8: مسلم کی دوسری روایت ہے کہ دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی (جیسے کسی چیز پر ہاتھ پھیر کر اس کو پچکا دیا جاتا ہے) اور دوسری آنکھ پر موٹا دانہ ہوگا (پھلی ہوگی) اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ ہر مومن خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ اس کو پڑھ لے گا۔"

(مشکوۃ المصابیح، جلد سوئم، حدیث نمبر: ۵۲۳۷)

9: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں دجال کا حال بھی بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا کیا ہے اس وقت سے اب تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ پیدا نہیں فرمایا۔ تمام انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں کو دجال کے فتنہ سے خوف

دلاتے رہے ہیں۔ اب میں چونکہ تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری امت ہو اس لئے دجال تم ہی لوگوں میں نکلے گا۔ اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہو جاتا تو میں تم سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کرتا لیکن وہ میرے بعد ظاہر ہوگا اس لئے ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے۔ اللہ تعالیٰ میری جانب سے اس کا محافظ ہو۔ سنو! دجال شام و عراق کے درمیان خلہ نامی جگہ سے نکلے گا اور اپنے دائیں بائیں ملکوں میں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ میں تمہیں اس کی وہ حالت بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں بیان کی پہلے تو وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر (کچھ عرصہ کے بعد) کہے گا میں خدا ہوں (نعوذ باللہ) حالانکہ تم مرنے سے پہلے خدا کو نہیں دیکھ سکتے (تو پھر دجال کیسے خدا ہوا؟) اس کے علاوہ وہ کانا ہوگا جبکہ تمہارا رب کانا بھی نہیں، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن خواہ عالم ہو یا جاہل پڑھ سکے گا۔ اس کے ساتھ دوزخ اور جنت بھی ہوگی لیکن حقیقت میں جنت دوزخ ہوگی اور دوزخ جنت ہوگی تو جو شخص اس کی دوزخ میں ڈالا جائے اسے چاہئے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے (اس کی برکت سے) وہ دوزخ اس کے لئے ایسا ہی باغ ہو جائے گی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا: ''اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں تو کیا تو مجھے خدا مانے گا؟'' وہ کہے گا: ''ہاں۔'' تو دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں نمودار ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ ایک شخص کو قتل کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور کہے گا ''دیکھو میں اس شخص کو اب دوبارہ زندہ کرتا ہوں کیا کوئی پھر بھی میرے علاوہ کسی اور کو رب مانے گا؟'' خدا تعالیٰ اس دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لئے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا: ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہے گا ''میرا رب اللہ ہے اور تو خدا کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم اب تو تیرے دجال ہونے کا مجھے کامل یقین ہو گیا۔ دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی برسانے اور زمین کا اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے کوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔ زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجال نہ پہنچے گا' سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے، کیونکہ فرشتے ننگی تلواریں لئے اسے وہاں داخل ہونے سے روکیں گے۔ پھر وہ ایک سرخ

پہاڑی کے قریب ٹھہرے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے۔اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئیں گے۔جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔مدینہ منورہ میل کچیل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو جلا کر نکال دیتی ہے۔اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا۔"

ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا:

"یارسول اللہ!اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں ہوں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان میں سے بھی اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام کے ماتحت ہوں گے۔ایک روز ان کا امام (امام مہدی) لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوگا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے یہ حق تمہارا ہی ہے اس لیے کہ تمہارے لیے ہی تکبیر کہی گئی ہے لہٰذا تم ہی نماز پڑھاؤ۔وہ امام لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام قلعہ والوں سے فرمائیں گے: "دروازہ کھول دو۔" اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ شہر کا محاصرہ کیے ہوگا۔ ہر یہودی کے پاس ایک تلوار مع ساز وسامان اور ایک چادر ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی نمک میں پگھلتا ہے اور آپ کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش کرے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے فرمائیں گے: "تجھے میرے ہی ہاتھ سے چوٹ کھا کر مرنا ہے تو پھر اب بھاگ کر کہاں جائے گا۔؟" آخرکار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لد کے پاس پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے۔اس طرح اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست عطا فرمائے گا اور خدا کی مخلوقات میں سے کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جس کے پیچھے یہودی چھپے اور وہ مسلمانوں کو اس کے بارے میں نہ بتائے۔چاہے وہ شجر ہو یا حجر یا کوئی جانور، ہر شے کہے گی: "اے اللہ کے بندے! اے مسلم! یہ دیکھ یہ رہا یہودی یہ میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے آکر قتل کر۔" سوائے غرقد درخت کے کہ وہ انہی میں سے ہے اس لئے وہ نہیں بتائے گا۔"

☆: غرقد کی مختلف اقسام کی تصاویر کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔ دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 6۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دجال چالیس برس تک رہے گا۔ جس میں سے ایک برس چھ ماہ کے برابر، ایک برس ایک مہینہ کے برابر، ایک برس ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ایسے گزر جائیں گے جیسے ہوا میں چنگاڑی اڑ جاتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص مدینہ منورہ کے ایک دروازہ پر ہوگا تو اسے دوسرے دروازے پر پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی۔''

لوگوں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس طرح بڑے دنوں میں حساب کر کے پڑھتے ہو اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی حساب کر کے پڑھنا۔''

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت ایک حاکم عادل کی طرح احکام جاری فرمائیں گے۔ صلیب (عیسائیوں کا مذہبی نشان) توڑ دیں گے، سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ اٹھا دیں گے، صدقہ لینا معاف کر دیں گے۔ اس دور میں نہ بکری پر زکوٰۃ ہوگی نہ اونٹ پر۔ لوگوں کے دلوں سے کینہ وحسد اور بغض بالکل اٹھ جائے گا۔ ہر قسم کے زہریلے جانوروں کا زہر جاتا رہے گا حتیٰ کہ اگر بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ایک چھوٹی سی بچی شیر کو بھگا دے گی، بکریوں میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جس طرح محافظ کتا بکریوں میں رہتا ہے۔ تمام زمین صلح اور انصاف سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ تمام لوگوں کا ایک کلمہ ہوگا، دنیا سے لڑائی اٹھ جائے گی، قریش کی سلطنت جاتی رہے گی، زمین چاندی کی ایک طشتری کی طرح ہوگی اور اپنے میوے ایسے اگائے گی جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں اگایا کرتی تھی۔ اگر انگور کے ایک خوشے پر ایک جماعت جمع ہو جائے گی تو سب شکم سیر ہو جائیں گے، ایک انار بہت

سے آدمی پیٹ بھر کر کھالیں گے، بیل مہنگے ہوں گے اور گھوڑے چند درہموں میں ملیں گے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کیوں سستے ہوں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"چونکہ جنگ وغیرہ ہوگی نہیں اس لیے گھوڑے کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔"

انہوں نے عرض کیا:

"بیل کیوں مہنگا ہوگا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمام زمین میں کھیتی ہوگی کہیں بنجر زمین میں نہ ہوگی۔ دجال کے ظہور سے پہلے تین سال تک قحط ہوگا، پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو تہائی بارش روکنے اور دو تہائی پیداوار روکنے کا حکم دے گا، تیسرے سال اسے حکم ہوگا کہ پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پہ نہ برسائے نہ زمین کچھ اُگائے، پھر ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ تمام چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔"

صحابہ نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! پھر لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مومنین کے لئے تسبیح وتہلیل اور تکبیر ہی غذا کا کام دے گی۔ کسی مومن کو کھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔"

(سنن ابن ماجہ' باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج' رقم الحدیث 4077 رقم الصفحۃ 1359 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر' بیروت) (مسند رویانی رقم الحدیث 1239 رقم الصفحۃ 295 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ قاھرہ) (مسند الشامیین' رقم الحدیث 861 رقم الصفحۃ 28 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ بیروت) (الاحاد والمثانی' رقم الحدیث 1249 رقم الصفحۃ 447 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الرایۃ ریاض) (المعجم الکبیر' رقم الحدیث 7644 رقم الصفحۃ 146 الجزء الثامن مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم موصل) (السنۃ لابن ابی عاصم' رقم الحدیث 391 رقم الصفحۃ 171 الجزء الاول مطبوعۃ المکتب

الاسلامی بیروت) (فضائل بیت المقدس، باب مقام المسلمین بیت المقدس وقت خروج الدجال وحصارہ لھم بھا، رقم الحدیث 37 رقم الصفحۃ 64 الجزء الاول مطبوعۃ دار الفکر، سوریۃ)

10: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے، اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔''

(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ، رقم الحدیث 2934 رقم الصفحۃ 2248 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابن ماجۃ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج رقم الحدیث 4071 رقم الصفحۃ 1353 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر، بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث 23298 رقم الصفحۃ 383 الجزء الخامس مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ، مصر) (الایمان لابن مندۃ رقم الحدیث 1038 رقم الصفحۃ 942 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ بیروت) (الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1532 رقم الصفحۃ 547 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ التوحید، القاھرۃ)

۔ ؟: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے، اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔''

(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ، رقم الحدیث 2934 رقم الصفحۃ 2248 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابن ماجۃ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج رقم الحدیث 4071 رقم الصفحۃ 1353 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر، بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث 23298 رقم الصفحۃ 383 الجزء الخامس مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ، مصر) (الایمان لابن مندۃ رقم الحدیث 1038 رقم الصفحۃ 942 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ بیروت) (الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1532 رقم الصفحۃ 547 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ التوحید، القاھرۃ)

12: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ وہ کانا ہے، شریف اور خوبصورت لگتا ہوگا، صاف رنگ والا ہوگا، اس کا سر گویا کہ سانپ کی طرح ہوگا، شکل وصورت میں عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہت رکھتا

ہوگا۔ مگر تم لوگ یاد رکھو! بیشک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔"

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6796 رقم الصفحۃ 207 الجزء الخامس عشر مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (مجمع الزوائد باب ماجاء فی الدجال رقم الصفحۃ 337 الجزء السابع مطبوعۃ دار الریان للتراث، القاھرۃ) (موارد الظمآن، رقم الحدیث 1900 رقم الصفحۃ 468 الجزء الاول، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 2148 رقم الصفحۃ 240 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ، مصر) (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 11711 رقم الصفحۃ 273 الجزء الاحادی العشر، مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل) (السنۃ لعبداللہ بن احمد، رقم الحدیث 1003 رقم الصفحۃ 447 الجزء الثانی، مطبوعۃ دار ابن القیم، الدمام)

13: ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دجال کو شریفوں جیسے حلیہ میں دیکھا ہے۔ موٹا اور بڑے ڈول والا گویا کہ اس کے بال درخت کی شاخیں ہیں، کانا ہے گویا اس کی آنکھیں صبح کا ستارہ ہے۔ عبدالعزیٰ بن قطن جو کہ خزاعہ کے ایک شخص ہیں سے مشابہ ہے۔

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6796 رقم الصفحۃ 207 الجزء الخامس عشر، مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (مجمع الزوائد باب ماجاء فی الدجال رقم الصفحۃ 337 الجزء السابع مطبوعۃ دار الریان للتراث، القاھرۃ) (موارد الظمآن، رقم الحدیث 1900 رقم الصفحۃ 468 الجزء الاول، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 2148 رقم الصفحۃ 240 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ، مصر) (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 11711 رقم الصفحۃ 273 الجزء الاحادی العشر، مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل) (السنۃ لعبداللہ بن احمد، رقم الحدیث 1003 رقم الصفحۃ 447 الجزء الثانی، مطبوعۃ دار ابن القیم، الدمام)

14: دجال کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔ اس بارے میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں۔ بائیں آنکھ ممسوح اور بے نور بجھی ہوئی اور دائیں آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہوگی۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرماتے ہیں:

"دجال کی دائیں آنکھ باہر کو نکلی ہوئی ہوگی۔"

(فتح الباری، جلد نمبر: ۱۳، صفحہ نمبر: ۳۲۵)

15: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الدجال عینه خضعاء کالز جاجة"

(مسند احمد: حدیث نمبر: 21184)(صحیح ابن حبان: حدیث نمبر: 6795)

"دجال کی آنکھ شیشے کے مانند سبز ہوگی۔"

☆: موجودہ دور میں مختلف بڑی کمپنیوں کے نشانات (LogoS) میں آپ کو ایک آنکھ کا رنگ سبز دکھایا جاتا ہے، جیسے سبز شیشہ۔ کیا یہ محض اتفاق ہے کہ یہ کمپنیاں ایک عیب دار آنکھ کو اپنی کمپنی کا نشان بناتی ہیں یا ابھی سے دنیا والوں کو اس عیب دار آنکھ سے مانوس کیا جا رہا ہے۔ نیز سب کو ایک آنکھ سے دیکھنے کا محاورہ بھی تقریباً ہر زبان میں موجود ہے، جو کہ سب کو برابر حقوق دینے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مشہور ترین ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ایک آنکھ والے نشانات (Logos) کتاب کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔ ان کو دیکھئے اور اندازہ لگایئے کہ ایک عیب دار آنکھ سے مانوس کرنے کی کتنی کوشش کی جارہی ہے۔ دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 11۔

16: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کا سبب پوچھا تو میں نے کہا:

"یا رسول اللہ! دجال یاد آ گیا تھا۔!"

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں اور اگر دجال میرے بعد نکلا تو پھر بھی تمہیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ وہ اصفہان کے ایک مقام یہودیہ سے نکلے گا۔"

(مسند امام احمد، جلد نمبر: ۶، صفحہ نمبر: ۱۷۵)

پیشانی پر کافر:

1: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"دجال کی دونوں کلائیوں پر بہت زیادہ بال ہوں گے، اس کی انگلیاں چھوٹی ہوں گی اس کی گدی اور ایک آنکھ نہ ہوگی اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد خروج الدجال وسیرتہ وما یجری علی یدیہ من الفساد رقم الحدیث 1519 رقم الصفحہ 539 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

2: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے پاس جو کچھ ہوگا میں اس کو دجال سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ، لہٰذا اگر کوئی شخص اس کو پالے تو وہ اس نہر کے پاس جائے جو آگ نظر آرہی ہو اور آنکھیں بند کر لے، پھر سر کو نیچے کر کے اس سے پی لے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ بیشک دجال کی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہے جس پر ناخنہ کی طرح سخت چیز ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔''

(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ، رقم الحدیث 2934 رقم الصفحہ 2249 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

3: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال کی پیشانی پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا جس کو ہر مومن خواہ جاہل ہو یا پڑھا لکھا دونوں پڑھ سکیں گے۔

4: حدیث میں ہے کہ دجال کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ یہاں اس کے حقیقی معنی مراد ہیں لہٰذا یہ خیال درست نہیں کہ اس سے مراد کسی کمپنی، ادارے یا قوت کا نام یا کسی ملک کا نشان ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"الصحیح الذی علیہ المحققون اَن الکتابۃ المذکورۃ حقیقۃ جعلھا اللہ علامۃً قاطعۃً بکذب الدّجال"

(شرح مسلم نووی)

''(اس بحث میں) درست بات جس پر محققین کا اتفاق ہے، وہ یہ ہے کہ (دجال کی پیشانی پر) مذکورہ (لفظ کافر) لکھا ہوا حقیقت میں ہوگا۔ اللہ نے اس کو دجال کے جھوٹ کی ناقابل تردید علامت بنایا ہے۔''

اس لکھے ہوئے لفظ کافر کو ہر مومن پڑھ لے گا۔ پھر سوال یہ ہے کہ جب ہر ایک پڑھ لے گا

تو اس کے فتنے میں کوئی کس طرح مبتلا ہوسکتا ہے؟ اس کا ایک جواب تو حدیث ہے کہ بہت سے لوگ اس کو پہچاننے کے باوجود بھی اپنے گھر بار اور مالی فائدہ کے لئے اس کے ساتھ ہونگے۔ دوسرا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ پڑھنے اور اس کو سمجھ کر عمل کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ آج کتنے ہی مسلمان ہیں جو قرآن کے احکامات کو پڑھتے تو ہیں لیکن عمل سے اس کو نہیں مانتے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ سودی نظام اللہ سے کھلی جنگ ہے لیکن عملاً اس میں ملوث ہیں۔

دجال کے وقت بھی بہت سے لوگ جو اپنے ایمان ڈالر اور دنیاوی حسن کے بدلے بیچ چکے ہونگے، جنھوں نے ایمان کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کرلیا ہوگا، جنھوں نے اللہ کے نام پر کٹنے کے بجائے دجال کی طاقت کے سامنے سر جھکا دیا ہوگا تو وہ اس کا کفر نہیں پڑھ پائیں گے۔ بلکہ اس کو وقت کا مسیحا اور انسانیت کا نجات دہندہ ثابت کر رہے ہوں گے اور اس کے لئے دلائل ڈھونڈ کر لا رہے ہوں گے۔ دجال کے خلاف لڑنے والوں کو گمراہ کہا جا رہا ہوگا۔ پھر بھی ان کا اپنے بارے میں یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ مسلمان ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ سب اس لئے ہوگا کہ ان کی بداعمالیوں اور شقاوت قلبی کے باعث ان کی ایمانی بصیرت ختم ہوچکی ہوگی۔ چنانچہ شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں:

"فیظھر اللہ المومن علیھا ویُخفیھا علیٰ من اراد شقاوتہ"

"اللہ تعالیٰ مومن کو اس (لفظ کافر) پر مطلع کردے گا اور جو شقاوت چاہتا ہو اس پر اس کو مخفی رکھے گا۔"

جنگ عظیم اور خروج دجال:

1: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینوں میں ہوگا۔"

(سنن الترمذی باب ماجاء فی علامات خروج الدجال رقم الحدیث 2238 رقم الصفحہ 509 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی بیروت) (المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8313 رقم الصفحہ 473 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (سنن ابی داؤد باب فی تواتر الملاحم رقم

الحدیث 613 رقم الصفحہ 1131 الجزء السادس مطبوعہ دار العاصمہ' ریاض) (التاریخ الکبیر' رقم الحدیث 3604 رقم الصفحہ 431 الجزء 8 مطبوعہ دار الفکر' بیروت)

4: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بیت المقدس کی آبادی میں یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی میں جھگڑوں کا پیدا ہونا ہے اور جھگڑوں کے پیدا ہونے میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجال کا نکلنا ہے۔"

پھر اپنا دست مبارک روایت کرنے والے کی ران یا کندھے پہ مار کر فرمایا:

"یہ (سب کچھ) اسی طرح یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یا جیسے تم یہاں بیٹھے ہو۔"

(سنن ابوداؤد' کتاب الملاحم' باب فی امارات الملاحم' رقم الحدیث 4294 رقم الصفحہ 110 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر' بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث 37477 رقم الصفحہ 491 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشد' ریاض) (مختصر المختصر' رقم الصفحہ 249 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ الخامس' القاھرۃ) (مسند احمد' رقم الحدیث 22076 رقم الصفحہ 232 الجزء الخامس مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ' مصر) (مسند الشامین' رقم الحدیث 190 رقم الصفحہ 122 الجزء الاول مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ' بیروت) (مسند ابن الجعد' رقم الحدیث 3405 رقم الصفحہ 489 رقم الصفحہ 108 الجزء الاول مطبوعہ موسسۃ نادر' بیروت) (المعجم الکبیر' رقم الحدیث 214 رقم الصفحہ 108 الجزء 20 مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم' موصل) (السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 489 رقم الصفحہ 930 الجزء الرابع مطبوعہ دار العاصمۃ' ریاض) (میزان الاعتدال فی نقد الرجال' رقم الصفحہ 265 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (تاریخ بغداد' رقم الصفحہ 223 الجزء 10 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (فضائل بیت المقدس باب فی ذکر عمران بیت المقدس' رقم الحدیث 43 رقم الصفحہ 171 الجزء الاول مطبوعہ دار الفکر' سوریہ۔ الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 4127 رقم الصفحہ 50 الجزء الثالث مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (التاریخ الکبیر' رقم الحدیث 613 رقم الصفحہ 193 الجزء الخامس مطبوعہ دار الفکر' بیروت) (المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8297 رقم الصفحہ 467 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)

5: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا نکلنا یہ تینوں سات مہینے کے اندر اندر ہو جائیں گے۔"

(سنن الترمذی' باب ماجاء فی علامات خروج الدجال' رقم الحدیث 2238 رقم الصفحہ 509 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت)(سنن ابوداؤد' باب فی تواتر الملاحم رقم الحدیث 4295 رقم الصفحہ 110 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار الفکر' بیروت)(سنن ابن ماجۃ' باب الملاحم رقم الحدیث 4092 رقم الصفحہ 1370 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر' بیروت)(مسند احمد' رقم الحدیث 22098 رقم الصفحہ 234 الجزء الخامس' مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ' مصر)(مسند الشامیین' رقم الحدیث 691 رقم الصفحہ 398 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت)(المستدرک علی الصحیحین کتاب الفتن والملاحم' رقم الحدیث 8313 رقم الصفحہ 473 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(المعجم الکبیر' رقم الحدیث 173 رقم الصفحہ 91 الجزء العشرون' مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' الموصل)(السنن الواردۃ فی الفتن' باماجاء فی الملاحم' رقم الحدیث 590 رقم الصفحہ 930 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار العاصمۃ' الریاض)(الفتن لنعیم بن حماد' العلامات قبل خروج الدجال' رقم الحدیث 1474 رقم الصفحہ 524 الجزء الثانی' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 6692 رقم الصفحہ 231 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)

6: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہے اور ساتویں سال دجال ملعون نکلے گا۔"

(سنن ابوداؤد' باب فی تواتر الملاحم' رقم الحدیث 4296 رقم الصفحہ 110 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار الفکر' بیروت)(مسند الشامیین' رقم الحدیث 1179 رقم الصفحہ 196 الجزء الثانی' مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت)

7: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ کہتے ہیں کہ میں جب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملنے ان کے گھر گیا تو وہاں لوگوں کی دو قطاریں لگی ہوئی تھیں جو سب کے سب ان سے ملنے کے مشتاق تھے اور ان کے فراش (بستر) پر کوئی نہیں تھا۔ میں جا کے ان کے بستر کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد ایک سرخ اور بڑے پیٹ والے آدمی آئے، انہوں نے کہا:

''یہ آدمی کون ہے؟''

میں نے کہا:

''عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ''

انہوں نے کہا:

''ابوبکرۃ کون ہے؟''

لوگوں نے کہا:

''آپ کو وہ آدمی یاد نہیں جو طائف کی چاردیواری (قلعہ) سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کودا تھا؟''

انہوں نے کہا:

''کیوں نہیں؟''

پھر ہم سے باتیں کرنے لگے۔ انہوں نے دوران گفتگو فرمایا:

''قریب ہے کہ ''حمل الضان'' کا بیٹا نکلے۔''

میں نے کہا:

''حمل الضان کیا ہے؟''

انہوں نے کہا:

''ایک شخص جس کے ماں باپ میں سے ایک شیطان ہے۔ روم پر حکومت کرے گا اور دس لاکھ آدمیوں میں آئے گا۔ پانچ لاکھ خشکی میں اور پانچ لاکھ سمندر میں۔ پھر وہ ایک سرزمین پر اتریں گے جس کو عمیق کہا جاتا ہے۔ وہ اس کے باشندوں سے کہے گا کہ تمہاری کشتیوں میں میرے کچھ افراد ہیں۔ پھر انہیں آگ سے جلا دے گا اور کہے گا کہ آج اگر تم میں سے کوئی بھاگنا چاہے تو اس

کے لئے جائے فرار نہ روم ہے اور نہ قسطنطنیہ۔ مسلمان ایک دوسرے سے مدد چاہیں گے یہاں تک کہ اہل عدن ان کو مدد دیں گے۔ مسلمان ان سے کہیں گے کہ ان سے مل کر متحد ہو جاؤ۔ اس کے بعد ایک مہینہ تک جنگ کریں گے یہاں تک کہ اس کے اطراف میں خون ہی خون پھیل جائے گا۔ اس دن مومن کے لئے دُگنا اجر ہوگا سوائے صحابہ کرام کے۔ پھر جب مہینہ کا آخری دن ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں اپنی تلوار سونتوں گا، اپنے دین کی مدد کروں گا اور اپنے دشمن سے انتقام لوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح یاب فرمائے گا اور ان کو شکست دے گا یہاں تک کہ قسطنطنیہ بھی فتح ہو جائے گا۔ ان کا امیر کہے گا آج کوئی دھوکہ نہیں ہے۔ ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے یعنی سونا چاندی وغیرہ تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک آواز آئے گی کہ تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے شہروں میں دجال آ گیا ہے۔ چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اسے چھوڑ دیں گے (اور دجال سے جنگ کی تیاری کریں گے)۔

(مجمع الزوائد رقم الصفحہ 319 الجزء السابع دار الکتاب العربی بیروت) (مسند البزار 4-9، رقم الحدیث 2486 رقم الصفحہ 447 الجزء السادس، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ)

8: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس کے بعد قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق یا وابق میں اتریں گے اور اہل مدینہ کی طرف سے ایک لشکر آئے گا (جس کے مجاہدین) اس دن اہل زمین میں سب سے بہتر ہوں گے۔ پھر جب دونوں طرف صف بندی ہو جائے گی تو رومی ‌ گے: "ہمارے اور ان کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے کچھ لوگوں کو قید کر لیا ہے تاکہ ہم ان سے جنگ کریں اور اپنے لوگوں کو چھڑا لیں۔" مسلمان کہیں گے: "نہیں خدا کی قسم! ہم تمہیں اپنے بھائیوں کے خلاف راستہ نہیں دیں گے۔" تب وہ ان سے جنگ کریں گے جس سے ایک تہائی شکست کھا جائیں گے، ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کرے گا۔ پھر ان کا ایک تہائی قتل کیا جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہداء ہوں گے اور تہائی لشکر فتحیاب ہوگا۔ پھر وہ لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ وہ لوگ اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ابھی مال غنیمت تقسیم کر ہی رہے ہوں گے کہ اچانک ان میں شیطان چیخ کر کہے گا: "لوگو! مسیح دجال تمہاری غیر

موجودگی میں تمہارے گھر والوں پر حملہ آور ہو چکا ہے۔ جب مسلمان وہاں پہنچیں گے تو پتہ چلے گا کہ خبر جھوٹی تھی۔ بعدازاں وہ لوگ وہاں سے ملک شام آ جائیں گے اس کے بعد دجال نکلے گا۔ پھر وہ لوگ (دجال سے) جنگ کی تیاری میں مصروف ہو جائیں گے۔ (اس دوران نماز کا وقت ہو جائے گا) وہ صفیں درست کر رہے ہوں گے اور جماعت کھڑی ہو چکی ہو گی (عین اسی وقت) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ جب اللہ کا دشمن ان کو دیکھے گا تو ایسا گھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس کے حال پر ویسے ہی چھوڑ دیں تب بھی وہ پگھل پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے اس کو قتل کرائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔"

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6813 رقم الصفحہ 224 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (صحیح مسلم شریف، باب فی فتح قسطنطنیہ وخروج الدجال ونزول عیسیٰ بن مریم، رقم الحدیث 2897 رقم الصفحہ 2221 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

مذکورہ حدیث میں اعماق سے مراد مدینہ منورہ سے متصل ایک میدان ہے اور دابق مدینہ منورہ کا ایک بازار ہے اور حلب کے قریب ایک بستی کا نام بھی دابق ہے۔ یہاں اعماق سے مراد دمشق کے علاقہ کی ایک بستی اور دابق سے مراد حلب کے پاس کی بستی ہے۔

اس جنگ میں مسلمانوں کے تین حصے ہو جائیں گے، ایک حصہ تو بزدل ہو کر بھاگ جائے گا، دوسرا حصہ جنگ میں شہید ہو جائے گا، تیسرا حصہ غازی اور فاتح ہو گا۔ بھاگنے والے اول درجہ کے بدنصیب ہوں گے، شہید ہونے والے اول درجہ کے شہید ہوں گے، اور فاتحین اول درجہ کے غازی۔ غرضکہ ہر جماعت اول درجہ کی ہو گی، کوئی بدنصیبی میں اول کوئی خوش نصیبی میں اول۔

9: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم (مسلمان) بہت جلد اہل عرب سے جنگ کرو گے جس میں اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عنایت

فرمائے گا۔ پھر (وہ وقت بھی آئے گا کہ) تم رومیوں (عیسائیوں) سے جنگ کرو گے اس پر بھی اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عنایت فرمائے گا۔ پھر دجال سے جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس جنگ میں بھی تمہیں فتح عنایت فرمائے گا۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب تک روم فتح نہ ہوگا تب تک دجال کا ظہور نہ ہوگا۔"

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ یہ واقعات ہفتہ پندرہ روز میں واقع نہیں ہوں گے بلکہ یہ دو تین ادوار پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح دوسری احادیث کو پڑھتے وقت بھی قاری یہ بات ذہن میں رکھے کہ اگر ایک حدیث میں چند باتوں کا ذکر ہے تو ان واقعات کے ظہور پذیر ہونے میں مختلف عرصہ لگ سکتا ہے۔

(صحیح مسلم' باب ما یکون منفتوحات المسلمین قبل الدجال رقم الحدیث 2900 رقم الصفحہ 2225 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت) (سنن ابن ماجہ' باب الملاحم رقم الحدیث 4091 رقم الصفحہ 1370 الجزء الثانی' مطبوعہ دار الفکر بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث 37504 رقم الصفحہ 494 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشد' ریاض) (مختصر المختصر' رقم الصفحہ 249 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ المتنبی' القاھرۃ) (مسند احمد' رقم الحدیث 1540 رقم الصفحہ 178 الجزء الاول مطبوعہ موسۃ قرطبۃ مصر) (الاحاد والمثانی' رقم الحدیث 642 رقم الصفحہ 462 الجزء الاول مطبوعہ دار الرایۃ' ریاض) (تھذیب الکمال' رقم الحدیث 6365 رقم الصفحہ 284 الجزء 290 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6672 رقم الصفحہ 62 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (مستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 5822 رقم الصفحہ 487 الجزء الثالث مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (المعجم الاوسط' رقم الحدیث 3691 رقم الصفحہ 93 الجزء الرابع مطبوعہ دار الحرمین' القاھرۃ) (التاریخ الکبیر' رقم الحدیث 2254 رقم الصفحہ 81 الجزء الثامن مطبوعہ دار الفکر' بیروت) (حلیۃ الاولیاء' رقم الصفحہ 256 الجزء الثامن مطبوعہ دار الکتاب العربی' بیروت) (معجم الصحابۃ' رقم الحدیث 1111 رقم الصفحہ 139 الجزء الثالث مطبوعہ مکتبۃ الغرباء الاثریۃ' مدینۃ منورۃ) (دلائل النبوۃ للاصبھانی' رقم

الحدیث 323 رقم الصفحہ 226 الجزء الاول مطبوعہ دار طیبہ ریاض)

10: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

" ملاحم الناس خمس فثنتان قد مضتا وثلاث فی ھذہ الامۃ ملحمۃ الترک وملحمۃ الروم وملحمۃ الدجال ملحمۃ"

(الفتن نعیم ابن حماد، ج:۲، ص ۸۴۵، السنن الواردۃ فی الفتن)

"دنیا کی ابتداء سے آخر دنیا تک کل پانچ جنگِ عظیم ہیں جن میں سے دو تو (اس امت سے پہلے) گزر چکیں اور تین اس اُمت میں ہونگی۔ ترک کی جنگِ عظیم، رومیوں سے جنگِ عظیم اور دجال سے جنگِ عظیم۔ دجال والی جنگِ عظیم کے بعد کوئی جنگِ عظیم نہ ہوگی۔"

اگرچہ مسلمان اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے ایک ہونے والی حقیقت کے لئے خود کو تیار نہیں کر رہے لیکن کفر اس کا اعلان واضح اور دو ٹوک الفاظ میں کر رہا ہے۔ اگر کوئی اس انتظار میں ہے کہ حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ آنے کے بعد جنگِ عظیم کا اعلان کرینگے تو ایسا شخص بس انتظار ہی کرتا رہ جائے گا کیونکہ حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا خروج ایک ایسے وقت میں ہوگا جب جنگ چھڑ چکی ہوگی۔

11: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"زوراء میں جنگ ہوگی۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا:

"یارسول اللہ! زوراء کیا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مشرق کی جانب ایک شہر ہے جو نہروں کے درمیان ہے۔ وہاں عذاب مسلط کیا جائے گا اسلحہ کا (مراد جنگیں ہیں) دھنس جانے کا، پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ جب سوڈان والے نکلیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کریں گے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ سفیانی نکل آئے گا

یہاں تک کہ وہ دمشق آئے گا۔اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرے گا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ میں بیعت نہ کریں۔ سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جس کے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کیے جائیں گے۔اس کے فورا بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھیں گے اور اس کو لوٹائیں گے۔اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جس کو بنو تمیم کا شعیب بن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا۔چنانچہ یہ (شعیب بن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑالے گا اور سفیانی کی فوج کو قتل کرے گا۔سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کرے گا۔اس کے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیجے گا اور فرمائے گا:"اے جبرائیل! ان کو عذاب دو۔" چنانچہ جبرائیل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکر ماریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دے گا سوائے دو آدمیوں کے، ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔یہ دونوں سفیانی کے پاس آئیں گے اور لشکر کے دھنسنے کی خبر سنائیں گے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں۔ اس کے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھیں گے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو۔ وہ (رومی سردار) ان کو سفیانی کے پاس بھیج دے گا لہٰذا سفیانی ان کو دمشق کے دروازے پر پھانسی دے دے گا۔جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اس کی ران کے پاس آئے گی اور اس پر بیٹھ جائے گی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا:"تم ہلاک ہو۔تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔" اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجد دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑادے گا اور ہر اس شخص کو قتل کردے گا جو اس بات میں اس سے اختلاف کرے گا۔(یہ واقعات حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہوں گے۔) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا:"اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور ان کے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کردیا ہے اور تمہارے اوپر محمد کی امت کے بہترین شخص کو امیر مقرر کیا ہے۔لہٰذا مکہ پہنچ کر اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبداللہ ہے۔"

اس پر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:
''یارسول اللہ! ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟''
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا، اسکے جسم پر دو قطوانی چادریں ہوں گی' اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا، اس کے داہنے گال پر کالا تل ہوگا اور وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال و اولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے) اور مشرق سے قبائل آئیں گے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے۔ اس کے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر شام کی طرف کوچ کریں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ہراول دستہ پر مامور ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہوں گے۔ زمین و آسمان والے چرند و پرند اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہوں گی۔ ان کے دور حکومت میں پانی کی کثرت ہوجائے گی' نہریں وسیع ہوجائیں گی، زمین اپنی پیداوار دگنی کردے گی اور خزانے نکال دے گی۔ چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جس کی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں۔ (اس کے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کریں گے۔ جو شخص جنگ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا خواہ اونٹ کی نکیل ہی کیوں نہ ملے۔''
میں نے دریافت کیا:
''یارسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہوں گے؟''
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:
''اے حذیفہ! اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہوں گے۔ ان کا گمان یہ ہوگا کہ شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہوں گے اور دمشق پہنچیں گے۔ پھر اللہ ان کی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا۔ یہ ہرقل (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا۔ اس کا نام ''طبارہ'' ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا' سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کرو گے (لیکن رومی یہ صلح

پہلے ہی توڑ دیں گے۔) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے اور فاتح بن کر غنیمت حاصل کرو گے۔ اس کے بعد تم سرسبز سطح مرتفع میں آؤ گے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا: "صلیب غالب آئی ہے۔ (یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)" (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دے گا اور کہے گا: "اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔" اس وقت رومی دھوکہ کرینگے اور وہ دھوکے کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہو جائے گی' ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کریں گے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے (مسند احمد کی روایت میں اسی 80 جھنڈوں کا ذکر ہے' دونوں روایات میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہوں گے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہوں گے اس طرح مل کر اسی جھنڈے ہوں گے۔) ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ انطاکیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہنچ جائیں گے۔ حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا: "سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔" اب تمہارے امام مسلمانوں کو لے کر دمشق سے کوچ کریں گے اور انطاکیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئیں گے' پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جس کے ستر امیر (کمانڈر) ہیں ان کی روشنی آسمان تک جاتی ہے۔ اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے افضل الشہداء ہوں گے۔ لوہا لوہے سے ٹکرائے گا یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی سیخ سے مارے گا اور اس کو پھاڑ دے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا۔ باوجود اس کے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ ہوگی۔ تم ان کا اس طرح قتل عام کرو گے کہ گھوڑے خون میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا۔ چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے مارے گا اور کاٹنے والی تلوار سے ضرب لگائے گا اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائے گا۔ چنانچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس دن سخت جنگ کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے

گا۔ چنانچہ ان (کافروں) میں سے نولاکھ ننانوے ہزار قتل ہو جائیں گے اور باقی کا ان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا: ''اے لوگو! شام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں۔'' اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ شام کی طرف جائیں گے اور وہ خچر ہوں گے جن پر روانہ ہوں گے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعماق) شام پہنچ جائیں گے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہو کر اپنی بند تلواریں لٹکائے آئیں گے اور کہیں گے: ''ہم اللہ کے سچے بندے ہیں۔ نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں' (بلکہ صرف اسلام کی سربلندی کے لئے آئے ہیں)'' یہاں تک کہ عمق اعطا کیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئیں گے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا۔) اور وہ دوسرے مسلمانوں کے سات مل کر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کریں گے۔ چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گزرا ہے)۔ تم قدم بقدم چلو گے تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہوں گے' اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہوگا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گزرو گے اور تکبیر کہو گے تو اس کی دیوار گر جائے گی۔ چنانچہ تم ان سے جنگ کرو گے (اور جنگ جیت جاؤ گے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤ گے جس کے نتیجے میں اس کی دیوار گر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کرے گا' پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے اور تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالو گے' تم دار البلاط (White House) میں قیام کرو گے۔''

پوچھا گیا:

''یا رسول اللہ ﷺ! یہ دار البلاط کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بادشاہ کا محل۔'' اس کے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے' پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جس کو ''قدر ماریہ'' کہا جاتا ہے' تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیر موجودگی میں ملک شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے' لہٰذا تم واپس آؤ گے' حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی۔ سو تم بیسان کی کھجوروں کی رسی سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے' پھر تم ایک شہر جس کا نام ''عکا'' Akko ہے۔ وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے (اس کے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحل اردن سے ہوں گی۔ اس دن تمہارے چار لشکر ہوں گے' ایک مشرق والوں کا' دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا' تیسرا شام والوں کا اور چوتھا اہل حجاز کا۔ (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کے کینہ اور بغض و عداوت کو ختم کر دیگا۔ چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ''عکا'' سے ''روم'' کی طرف چلو گے۔ ہوا تمہارے اس طرح تابع کر دی جائے گی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی۔ (اس طرح) تم روم پہنچ جاؤ گے' جب تم شہر روم کے باہر پڑاؤ کئے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحب کتاب بھی ہوگا (غالباً یہ ویٹی کن کا پاپ ہوگا) تمہارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: ''تمہارا امیر کہاں ہے؟'' اسکو بتایا جائے گا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ وہ راہب ان کے پاس بیٹھ جائے گا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت و جہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائے گا۔ (امیر المومنین کے جواب سن کر) وہ راہب کہے گا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا مسلمانوں کا دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ اللہ اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہے۔'' وہ (راہب مزید) سوال کرے گا: ''کیا جنت والے کھاتے اور پیتے بھی ہیں؟'' وہ (امیر المومنین) جواب دیں گے: ''ہاں۔'' یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائے گا۔ اسکے بعد کہے گا: ''اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے اور یہی موسیٰ کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا۔ نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہے کہ وہ نبی سرخ اونٹنی

والے ہوں گے اور تم ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو۔ سو مجھے اجازت دو کہ میں ان اپنے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو اسلام کی دعوت دوں اس لئے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) عذاب ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔" چنانچہ یہ راہب جائے گا اور شہر کے مرکز میں پہنچ کر زوردار آواز لگائے گا: "اے روم والو! تمہارے پاس اسمٰعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جن کا ذکر توریت وانجیل میں موجود ہے' ان کا نبی سرخ اونٹنی والا تھا لہٰذا ان کی دعوت پر لبیک کہو اور ان کی اطاعت کرلو۔" (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑیں گے اور اس کو قتل کردیں گے۔ اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکز شہر تک پہنچ جائے گی' پھر امیر المومنین کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: "لوگو! راہب کو شہید کردیا گیا ہے۔" وہ راہب تنہا ہی ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جا کر دعوت دے گا تو ایک جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائے گی اور باقی اسکو شہید کردیں گے' پھر امیر المومنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔) پھر مسلمان چار تکبیریں لگائیں گے جس کے نتیجہ میں شہر کی دیوار گر جائے گی۔ اس شہر کا نام روم اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا انار رہتا ہے (جب دیوار گر جائے گی مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کریں گے اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالیں گے۔ اس تابوت میں سکینہ (the CovenantArk of) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان ہوگا' موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور (توریت کی) تختیاں ہوں گی' سلیمان علیہ السلام ایک منبر ہوگا اور "من" کی دو بوریاں ہوں گے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلویٰ کے ساتھ اترتا تھا) اور یہ من دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا۔"

میں نے دریافت کیا:

"یارسول اللہ! یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا' پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور

فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور ان کو بخت نصر سے نجات دلائے۔ چنانچہ اس نے ان کو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لاکر آباد کیا۔ اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اس کی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وان عدتم عدنا'' ''اے بنی اسرائیل! اگر تم دوبارہ جرائم کرو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دیں گے۔'' سوانہوں نے دوبارہ گناہ کیے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ طیطس (Titus) کو مسلط کر دیا جس نے ان کو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ و برباد کر کے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا۔ اس طرح مسلمان وہی خزانے نکال لیں گے اور اس کو بیت المقدس میں واپس لے آئیں گے۔ اس کے بعد مسلمان کوچ کریں گے اور ''قاطع'' نامی شہر پہنچیں گے۔ یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔''

کسی نے پوچھا:

''یارسول اللہ! اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے ان کو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔ سمندروں میں گہرائیاں اور موجیں ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں۔''

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، توریت میں اس شہر کی تفصیل یہ ہے اس کی لمبائی ہزار میل اور انجیل میں اس کا نام ''فرح'' یا ''قرح'' ہے اور اس کی لمبائی (انجیل کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کے تین سو ساٹھ دروازے ہیں، ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے، مسلمان وہاں چار تکبیریں لگائیں گے تو اس کی دیوار گر جائے گی، اسطرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب

غنیمت بنالیں گے۔ پھر تم وہاں سات سال رہو گے پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو پھلی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہے ہی نہیں (جیسے ہاتھ پھیر کر پچکا دی گی ہو) وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اس کی جانب سے تین زوردار چیخیں ہوں گی جس کو مشرق مغرب والے سب سنیں گے۔ وہ دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آجائیں گے۔ ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہوں گے جن کے جسموں پر تیجانی چادریں ہوں گی (تیجانی بھی طیلسان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں) چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہوں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائیں گے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں۔ ان کے جسم پر دو کپڑے ہوں گے، ان کے بال اتنے چمک دار ہوں گے کہ ایسا لگ رہا ہوگا کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! اگر میں ان کے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے ملوں گا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے ابو ہریرہ! ان کی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے بلکہ تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دیں گے۔ اب امیر المومنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھیے اور لوگوں کو نماز پڑھایئے تو وہ فرمائیں گے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے (سو آپ ہی نماز پڑھایئے) اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ وہ امت کامیاب ہوگئی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔"

پھر فرمایا:

"دجال آئے گا، اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔ آسمان کو حکم دے گا کہ

برس تو وہ برس پڑے گا' زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گی، اس کے پاس ثرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہوسکتا ہے' ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا یا بڑی نالی ہوگی۔ (اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی ہے پاس سے گزرے گا جس کے والدین مر چکے ہوں گے تو وہ دجال اس دیہاتی سے کہے گا: "کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھادوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟" وہ (دیہاتی) کہے گا: "کیوں نہیں۔" اب دجال دو شیطانوں سے کہے گا: "اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کردو۔" چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہو جائیں گے۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: "اے بیٹے! اس کے ساتھ ہو جا یہ تیرا رب ہے۔" وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔ (پہلے لد شہر فلسطین میں تھا لیکن اس وقت لد اسرائیل میں ہے)"

(السنن الواردۃ فی الفتن، جلد نمبر:5، صفحہ نمبر:110)

12: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہو جائے۔ مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہو جائے اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہو جائے۔ جنگ عظیم اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ کوفہ خراب نہ ہو جائے اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ کفر کا شہر (اسرائیل) فتح نہ ہو جائے۔"

(مستدرک حاکم، جلد نمبر:۴، صفحہ نمبر:۹۰۵)

عرب کا پانی اور دجال:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دجال سب سے پہلے عرب کے جس پانی پر (جنگ کے ذریعے) قبضہ کرے گا وہ بصرہ کے آس پاس کے ایک اونچے پہاڑ کا پانی ہے جسے "سنام" کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسی پہاڑ کی دوسری جانب اس پانی پر قبضہ کرے گا جس میں

توانائیاں لگادیں گی۔

مستقبل میں دنیا میں پانی پر جنگوں کی افواہیں آپ سنتے ہی رہتے ہیں۔اسرائیل کا اردن، فلسطین، لبنان اور شام کے ساتھ۔ترکی کا عراق کے ساتھ اور بھارت کا پاکستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ پانی کے بارے میں تنازع زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا ہے۔یہود وہنادونوں کی ہی یہ فطرت ہے کہ وہ صرف خود جینے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ پڑوسی کو مٹا کر جینے کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ بھارت کی طرح اسرائیل نے بھی پہلے ہی بحیرہ طبریہ کا رخ مکمل اپنی طرف کرلیا ہے اور مسلمانوں کو پانی سے محروم کر کے اپنے صحرا میں اس کو گراتا ہے۔

عالم اسلام میں بہنے والے دریاؤں پر اگر دجالی قوتیں ڈیم بنادیں اور ان ڈیموں پر ان قوتوں کا کنٹرول ہو جائے تو دریاؤں کا پانی بند کر کے پورے کے پورے ملک کو صحراء میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔جب دریا بند ہو جائیں گے تو زیر زمین پانی بہت نیچے چلا جائے گا اور ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے پاس پینے کا پانی بھی نہیں ہوگا اور وہ قطرے قطرے کے محتاج ہو جائیں گے۔شام،اردن اور فلسطین کے پانی کی صورت حال ہم آگے بیان کریں گے۔یہاں ہم عراق ،مصر اور پاکستان کا ذکر کرتے ہیں:

1: عراق: عراق میں دو بڑے دریا دریائے دجلہ (Tigris) اور دریائے فرات بہتے ہیں اور دونوں ہی ترکی سے آتے ہیں۔دریائے فرات پر ترکی نے اُتاترک ڈیم بنایا ہے جو دنیا کے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔جس کے پانی ذخیرہ کرنے ۔ (Reservoir) 816 مربع کلومیٹر ہے۔اس کو بھرنے کے لئے دریائے فرات کو برسات کے موسم میں ایک مہینے تک مکمل اس میں گرانا ہوگا یعنی ترکی اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک مہینے تک فرات کے پانی کو عراق نہیں جانے دے گا۔اسلامی حوالے سے ترکی حکومت کی صورت حال سب کے سامنے ہے اور حالات یہ بتا رہے ہیں کہ مستقبل میں ان کا مزید جھکاؤ عالمی دجالی اتحاد کی طرف ہوگا۔

2: مصر: مصر کا سب سے بڑا دریا دریائے نیل (Nile) ہے لیکن یہ بھی وکٹوریہ جھیل (یوگینڈا اسینٹرل افریقہ) سے آتا ہے۔دریائے رواانڈ اور دریائے نیل کے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

3: پاکستان: پاکستان کے اکثر بڑے دریا بھارت سے آتے ہیں اور بھارت ان پر ڈیم بنا رہا ہے۔ دریائے چناب پر بنگلہ ڈیم بھارت مکمل کر چکا ہے۔ اسی طرح دریائے نیلم پر بھی کشن گنگا ڈیم بنایا جا رہا ہے۔ اس طرح بھارت پاکستان کا پانی روک کر ہماری زمینوں کو صحراء میں تبدیل کرنا اور ہمیں پیاس کی مار مارنا چاہتا ہے۔

چشموں کا میٹھا پانی یا نیسلے منرل واٹر؟: اب رہا یہ سوال کہ دجال پہاڑی علاقوں کے بے شمار چشموں اور نالوں کو کس طرح اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہے؟

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ دجال کا فتنہ پہاڑوں میں کم ہوگا اور جو پہاڑ جدید جاہلی تہذیب سے بالکل پاک ہوں گے وہاں اس کا فتنہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا پہاڑی علاقوں کے لوگ پانی کے حوالے سے کم پریشان ہوں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان قوتوں کی جانب سے پہاڑی علاقوں میں کچھ محنت نہیں ہو رہی، بلکہ اس وقت ان کا سارا زور پہاڑی علاقوں کے پانی کو کنٹرول کرنے پر ہے۔ آپ نے تاریخ میں پڑھا ہوگا بلکہ صحرائی اور پہاڑی علاقوں میں دیکھا بھی ہوگا کہ آپ کو آبادیاں ان جگہوں پر نظر آئیں گی جہاں پانی کے قدرتی ذخائر مثلاً: دریا چشمے یا برفانی نالے بہتے تھے۔

پہلے لوگ سڑک اور بازار کو دیکھ کر کسی جگہ آباد نہیں ہوتے تھے بلکہ ان جگہوں پر آباد ہوتے تھے جہاں پانی موجود ہو۔ خواہ اس کے لئے انھیں پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر ہی کیوں نہ آباد ہونا پڑتا ہو لیکن آج پہاڑی علاقوں میں بھی یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ ان جگہوں پر آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جہاں انسانوں کی بھیڑ بھاڑ زیادہ ہو۔ اب گھر بنانے کے حوالے سے ان کی پہلی ترجیح قدرتی پانی کے ذخیرے نہیں ہوتے بلکہ ان کا انحصار پانی کی ان ٹینکوں پر ہوتا ہے جو مختلف ممالک کے فنڈ سے ان علاقوں میں بنائے جا رہے ہیں۔

یہی وہ سوچ کی تبدیلی ہے جو عالمی یہودی ادارے پہاڑی لوگوں میں لانا چاہتے ہیں تا کہ یہ لوگ ان قدرتی پانی کے ذخیروں پر انحصار کرنا چھوڑ دیں جس پر کسی کا قبضہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ سوچوں کے اس انقلاب کے لئے پہاڑی علاقوں میں مغرب کے فنڈ سے چلنے والی این جی اوز کی جانب سے جو محنت ہو رہی ہے اس کا مشاہدہ آپ کو پہاڑی علاقوں میں جا کر ہو سکتا ہے۔

یہود چاہتے ہیں کہ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں جدید جاہلی تہذیب کے اثرات پہنچادیئے جائیں۔اس کے لئے عالمی یہودی اداروں کا خصوصی فنڈ ہے جو سیاحت وفلاحی کاموں،تعلیم نسواں اور علاقائی ثقافت کے فروغ کے نام پر دیا جاتا ہے۔دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں سڑک اور بجلی کی فراہمی بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی خصوصی ہدایات کا حصہ ہوتی ہیں۔پہاڑی علاقوں میں موجود چشموں کے پانی کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ شروع کیا جاچکا ہے کہ اس پانی کو پینے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں۔اس طرح وہ پہاڑوں میں رہنے والوں کو جڑی بوٹیوں سے بھرپور پانی سے محروم کر کے نیسلے (Nestle) کی بوتلوں میں بند پرانے پانی کا عادی بنانا چاہتے ہیں،جو کمل یہودیوں کا ہے۔

سال 2003 کو تازہ پانی کا عالمی سال قرار دیا گیا تھا۔(اوران کے ہاں تازہ پانی کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی جو کثیر القومی کمپنیوں کے ذرائع سے حاصل کیا جائے)اس کے تحت انتہائی زور وشور سے اس بات کا پروپیگنڈا کیا گیا کہ دنیا سے پینے کا پانی ختم ہونا چاہئے۔نیسلے منرل واٹر کا بڑھتا ہوا استعمال اسی پروپیگنڈے کا اثر ہے۔تعجب ہے کہ ان پڑھے لکھے لوگوں کی عقلوں پر جو پہاڑی علاقوں میں صاف شفاف چشموں کا پانی چھوڑ کر وہاں بھی بوتلوں میں بند پرانا پانی استعمال کرتے ہیں حالانکہ چشموں کا پانی صرف پانی ہی نہیں بلکہ اس میں پیٹ کے امراض سے شفاء بھی ہے۔اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ چشموں کا پانی نقصان دہ ہے۔جب پوچھا جاتا ہے کہ کون سے ڈاکٹر؟تو کہتے ہیں عالمی ادارہ صحت(W.H.O)کے ڈاکٹر۔اب مجھ جیسے کم علم کو پتہ نہیں کہ W.H.O کس چیز کا مخفف(Abbriviation)ہے؟

یہ مخفف ہے"World Hebrew Organization"(عالمی سیہونی تنظیم)یا پھر"world Health Organization"(عالمی ادارہ صحت)کا۔کاش یہ لوگ ان کے بارے میں ذرا بھی غور کر لیتے کہ یہ W.H.O کے ڈاکٹر ہر اس چیز کے بارے میں اعلان کرتے ہیں جو یہودی سرمایہ داروں کے مفاد میں ہو۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے دنیا کے میٹھے پانی کے ذخائر پر کنٹرول کرنے کے لئے اس وقت

عالمی مالیاتی ادارے اور این جی اوز مستقل لگے ہوئے ہیں اور مختلف حیلے بہانوں سے ان کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

دجال کی پیش رُو:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''دجال کے ساتھ طیبہ نامی ایک عورت ہوگی جو اس کے کسی جگہ جانے سے پہلے وہاں پہنچے گی اور وہاں کے لوگوں کو دجال سے ڈرائے گی (تاکہ لوگ ڈر جائیں، اس کی باتوں میں آکر دجال کے جال میں پھنس جائیں اور اپنا ایمان گنوا بیٹھیں)۔''

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1457 رقم الصفحہ 520 الجزء الثانی' مطبوعہ مکتبہ التوحید' القاھرۃ)

دجال کا نمائندہ بش:

طیبہ نامی عورت کی طرح بش بھی دجال کا نمائندہ ہے اور اسکی ہدایات پر عمل کر رہا ہے۔ یہاں ایمان والوں کی خدمت میں ہم اللہ کے دشمنوں کے عزائم بیان کر رہے ہیں تاکہ انکی سمجھ میں آجائے کہ وہ جس جنگ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہے اور جسکو خطوں یا سیاست کا نام دیکر اپنا دامن بچانے کی کوشش کی جارہی ہے، عالم کفر اس جنگ کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے۔ سابقہ امریکی صدر بش نے عراق پر حملے سے پہلے کہا تھا کہ اس جنگ کے بعد انکا مسیح موعود (دجال) آنے والا ہے۔ اسکے بعد بش نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ ماسکو ٹائمز کے مطابق اس دورے کے دوران ایک مجلس میں سابق فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس اور حماس کے لیڈر بھی شریک تھے۔

بقول محمود عباس بش نے دعوے کیے کہ:

1: ''میں نے (اپنے حالیہ اقدامات کے لئے) براہ راست خدا (دجال) سے قوت حاصل کی ہے۔''

2: ''خدا (دجال) نے مجھے حکم دیا کہ القاعدہ پر ضرب لگاؤ۔ اسلئے میں نے اس پر ضرب لگائی اور مجھے ہدایت کی کہ میں صدام پر ضرب لگاؤں جو میں نے لگائی اور اب میرا پختہ ارادہ ہے

کہ میں مشرق وسطی کے مسئلے کو حل کروں۔ اگر تم لوگ (یہودی) میری مدد کرو گے تو میں اقدام کرونگا ورنہ میں آنے والے الیکشن پر توجہ دونگا۔"

بش کا یہ بیان ہر ایمان والے کی آنکھوں کھول دینے کے لئے کافی ہے، جو دنیا میں جاری جہادی تحریکوں کو مختلف نام دیکر بدنام کر رہے ہیں یا ان سے خود کو لاتعلق رکھے ہوئے ہیں۔

بش اپنی نبوت کا دعویٰ اکثر کرتا رہتا ہے۔ وہ کہتا ہے:

"I am messenger"

"میں خدا کا پیغمبر ہوں۔"

بش کا خدا ابلیس یا دجال ہے جو اس کو براہ راست حکم دیتا ہوگا۔ قرآن کریم نے اس طرف اس طرح اشارہ فرمایا ہے:

"ان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیاء ھم"

"بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو حکم دیتے ہیں۔"

فری تھاٹ ٹوڈے کے مدیر کا خیال ہے:

"صدر بش جیسا مذہبی صدر ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ ایک مذہبی مشن پر ہیں اور آپ مذہب کو ان کے عسکریت (Militarism) سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔"

جب بش کے ناقدین نے اس پر تنقید کی کہ آپ اس جنگ میں خدا کو درمیان میں کیوں گھسیٹ رہے ہیں تو بش نے کہا:

God is not neutral in thi war on terrorism

"خدا دہشت گردی کی اس جنگ میں غیر جانب دار نہیں ہے۔"

ڈیوڈ فرم اپنی کتاب "دی رائٹ مین" (The right man) میں لکھتا ہے:

"اس جنگ نے اس (بش) کو پکا کروسیڈ (صلیبی جنگجو) بنا دیا ہے۔"

بش کا یہ حال گیارہ ستمبر کا ردعمل نہیں بلکہ یہ ابتداء ہی سے ایک مذہبی جنونی ہے۔ جس وقت وہ ٹیکساس کا گورنر تھا اس وقت اس نے کہا تھا:

''میں اگر تقدیر کے لکھے پر جو تمام انسانی منصوبوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے یقین نہ رکھتا تو میں کبھی بھی گورنر نہیں بن سکتا تھا''

بش پر لکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان (بش) کے ہر بیان اور ہر انٹرویو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک میسینک مشن (دجالی مشن) پر ہیں۔ واضح رہے کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کرتے ہیں جبکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام (jesus) کے بجائے مسیحا (Messah) دجال کا انتظار کرتے ہیں۔ لہذا بش بھی یہودیوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے خود کو عیسوی مشن (Jesus/Christ Mission) پر کہنے کے بجائے مسیحی مشن (Messianic Mission) پر کہتا ہے اور الفاظ کا یہ پھیر کر کے وہ تمام عیسائی برادری کو دھوکہ دے رہا ہے۔

دجال کے اول دستے کی طاقت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دجال کا ہراول دستہ ستر ہزار فوجیوں پر مشتمل ہوگا جو چیتے سے زیادہ تیز دپھرتیلے اور بہادر ہوں گے۔''

ایک شخص نے پوچھا:

''ان سے کون مقابلہ کر سکے گا۔؟''

انہوں نے فرمایا:

''اللہ کے سوا کوئی نہیں۔''

(الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرتہ وما یجری علی یدیہ من الفساد رقم الحدیث 1521 رقم الصفحہ 539 الجزء الثانی' مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

دجال کا پہلا حملہ:

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ دجال سب سے پہلے کوفہ پر حملہ آور ہوگا۔

(الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرتہ وما یجری علی یدیہ من الفساد' رقم الحدیث 1513 رقم

الصفحۃ 534 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)(المعجم الکبیر' رقم الحدیث 8509 رقم الصفحۃ 93 الجزء 13 مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' موصل)(مجمع الزوائد' رقم الصفحۃ 351 الجزء السابع' مطبوعۃ دارالریان للتراث القاھرۃ)

پہاڑ کا چلنا:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"دجال جب اردن آئے گا تو کوہ طور و کوہ ثابور اور کوہ جودی نامی پہاڑوں کو بلائے گا تو وہ آپس میں ایسے لڑیں گے جیسے مینڈھے اور بیل سینگوں سے لڑتے ہیں اور یہ سب کچھ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر وہ انہیں واپس جانے کو بھی کہے گا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرتہ وما یجری علی یدیہ من الفساد' رقم الحدیث 1517 رقم الصفحۃ 537 الجزء الثانی' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

شیاطین دجال کے ساتھی:

1: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کا دشمن دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ یہودیوں کا ایک لشکر اور بہت سے لوگ ہوں گے۔ اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی۔ وہ بہت سوں کو مارے گا اور بہت سوں کو زندہ کر کے دکھائے گا۔ اس کے ساتھ ثرید (ایک قسم کے کھانے) کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی۔ میں تمہیں اس کی مزید نشانیاں بتاتا ہوں کہ اس کی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہے' اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور جاہل پڑھ سکے گا۔ اس کی جنت درحقیقت دوزخ ہوگی اور دوزخ درحقیقت جنت ہوگی' اس کا لقب مسیح کذاب ہے [illegible]رہ ہزار یہودی عورتیں اس کی پیروکار ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس کی عقل اسے دجال کذاب کی پیروی کرنے سے بچائے۔ اس دن اس کے خلاف صرف قرآن کریم ہی ایک بڑی طاقت ثابت ہوگا کیونکہ اس کا فتنہ بہت سخت ہے (جس کا مقابلہ کرنے کی ہر ایک شخص میں طاقت نہیں) اس کے پاس مشرق ومغرب کے شیاطین آجائیں گے اور کہیں گے کہ ہم سے جس طرح چاہو کام لو۔ وہ ان سے کہے گا

اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ''میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟'' چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ''تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟'' تو لوگ کہیں گے: ''ہاں۔'' چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ''یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔'' چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ''اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔'' چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مر کر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ''اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔'' دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ''یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ''میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔'' تو لوگ اس کو کہیں گے: ''تو جھوٹا ہے۔'' اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ''لوگوں نے سچ کہا۔'' اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔'' تو وہ (بڑی ہستی) جواب

دیں گے: ''میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔
''پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟'' تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ''میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔'' اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد وعورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد وعورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ''دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔'' تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ''تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔'' قاصد کہے گا: ''نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔'' (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ''(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔'' چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ''اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کردوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟'' لوگ کہیں گے: ''ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔'' (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ''کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔'' اس

پر وہ (قاصد) کہے گا: ''اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔'' پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھادی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ''اس کو میری جہنم میں ڈالدو۔'' اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنادے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ''اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)'' (الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:443)

افیق (Afiq) ایک پہاڑی راستہ کا نام ہے جہاں دریائے اردن (Jordan River) بحرہ طبریہ میں سے نکلتا ہے۔ اس علاقے پر اسرائیل نے 1967 کی جنگ میں قبضہ کرلیا تھا۔ افیق کا دوسرا نام اینٹی پیٹرس (Anti Patris) بھی ہے۔

خودغرض دجالی:

1: حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'' کچھ لوگ دجال کا ساتھ دیں گے اور کہیں گے کہ ہم جانتے ہیں یہ کافر ہے مگر ہم صرف کھانے پینے اور دوسرے فائدے حاصل کرنے کی غرض سے اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ان پر بھی غضبناک ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سب کو بھی ہلاک کریں گے۔''

مستقبل کی یہ صورت حال آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے۔ اسلامی ممالک کے حکمران اپنی حکومت اور روٹی کپڑا مکان ہی بچانے کی خاطر تو دجال کے ساتھی امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ دشمنان خدا اور رسول ہمیں معاشی و اقتصادی پابندیوں ہی کی تو دھمکی دیتے اور لگاتے ہیں' یہ حکمران انہی پابندیوں کی ڈر کی وجہ سے غلامی کی دلدل میں پھنستے جا رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ قوم پر احسان کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس حدیث کی روشنی میں ان حکمرانوں کو اپنا انجام بھی جان لینا چاہیے۔

2: حضرت عبید بن عمیر اللیثی فرماتے ہیں:

"یخرج الدجّال فیتبعه ناس یقولون نحن نشهد انه کافر وانما نتبعه لنا کل من طعامه ونرعی من الشجر فاذانزل غضب اللّٰه نزل علیهم جمیعا"(والفتن نعیم بن حماد، جلدنمبر 2، صفحه نمبر 546)

"دجال نکلے گا تو کچھ ایسے لوگ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو یہ کہتے ہوں گے:" ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (دجال) کافر ہے۔ بس ہم تو اس کے اتحادی اس لئے بنے ہیں کہ اس کے کھانے میں سے کھائیں اور اس کے درختوں (باغات) میں اپنے مویشی چرائیں۔" چنانچہ جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔"

آج مسلمان ان حدیثوں میں غور نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو ساری صورت حال واضح ہو جائے گی۔ کیا آج بھی ایسا نہیں ہو رہا کہ باوجود باطل کو پہچاننے کے مسلمان مالی فائدہ حاصل کرنے کے لئے باطل کا ساتھ دے رہے ہیں' اس کی حمایت کر رہے ہیں یا پھر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

ایرانی پکے دجالی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پھر اصفہان کی فوج کے ستر ہزار آدمی دجال کے پیروکار بن جائیں گے جن پر ہری دھاری دار چادریں (طیالسہ) ہوں گی۔"

(صحیح مسلم باب فی بقیۃ من احادیث الدجال رقم الحدیث 4؍29 رقم الصفحہ 2266 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6798 رقم الصفحہ 208 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت)

اس زمانہ میں شہر اصفہان میں یہودی کثرت سے ہوں گے۔ اصفہان ایران کا مشہور شہر ہے۔ یہاں دجال کا زور بہت زیادہ ہوگا یعنی یہاں اس کے پیروکار زیادہ ہوں گے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ ایران عراق کی دس بارہ سالہ طویل جنگ کے دوران ایران کو اسلحہ اور گولہ بارود اسرائیل سے ملتا رہا تھا۔ یہ بات اُس وقت کے اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ اس خبر سے اس حدیث کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ دجال یہودیوں کا سربراہ ہوگا اور ان ایرانیوں کے یہودیوں سے تعلقات استوار ہیں۔ لہٰذا جب وہ ظاہر ہوگا تب یہ لوگ اس کی اتباع کریں گے۔

دجالی فوج؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے پاس ستر ہزار فوجیوں کا (خاص الخاص) دستہ ہوگا جن کے اوپر سبز چادریں ہوں گی۔"

(تذکرۃ الحفاظ رقم الصفحہ 903 رقم الصفحہ 960 الجزء الثالث مطبوعہ دار الصمیعی، ریاض) (الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 8921 رقم الصفحہ 510 الجزء الخامس مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دنیا کا خطرناک سے خطرناک ہتھیار اس وقت یہودیوں کے پاس موجود ہے اور اس میدان میں مزید تجربات جاری ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک جراثیمی ہتھیار (Biological Weapons) ہیں جن کی تیاری میں "بڈس" (Biological Integrated (BIDS) Detection System) نامی مشین استعمال ہوتی ہے۔ ان کی کوشش ایک ایسا جراثیمی ہتھیار بنانے کی ہے جو خاص افراد پر اثر کرے یعنی اگر وہ اپنی کسی مخالف قوم قبیلے یا نسل کو ختم کرنا چاہیں جبکہ اس علاقے میں ان کے ایجنٹ بھی رہتے ہوں تو یہ ہتھیار صرف ان کے دشمنوں پر ہی اثر کریں اور انکے دوست بچ جائیں۔

دوسری جانب یہودیوں کی مکمل کوشش یہ ہے کہ ہر اس قوت کو غیر مسلح (Disarmed) کردیا جائے جہاں سے ذرا بھی دجال کی مخالفت کا امکان موجود ہو۔ افغانستان اور عراق کا یہی جرم تھا۔

دجال اور خواتین:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پھر اس دلدلی نمکین زمین میں دجال پڑاؤ ڈالے گا جو ایک نہر کی گزرگاہ کے پاس ہے۔ اس (دجال) کے پاس آنے والوں میں اکثریت عورتوں کی ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی اور بہن کو اس ڈر سے کہ کہیں اس کے پاس نہ چلی جائے رسی سے باندھ کر رکھے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو طاقت عطا فرمائے گا چنانچہ وہ اس کو اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے یہاں تک کہ کوئی یہودی کسی درخت یا پتھر کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت مسلمان سے کہے گا: "اے مسلمان! یہ دیکھ یہ رہا یہودی فوجی جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔"

(مجمع الزوائد رقم الصفحہ 347 الجزء السابع مطبوعہ دار الریان للتراث قاھرۃ)

فرشتے اور دجال...... آزمائش ہی آزمائش:

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ دجال کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر میں چاہوں تو ان نبیوں کے اور ان کے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف۔ یہ آزمائش ہوگی۔ دجال کہے گا: "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کر سکتا؟ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟" تو ایک فرشتہ کہے گا: "تو جھوٹا ہے۔" فرشتے کی اس بات کو دوسرے فرشتے کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہیں سن سکے گا۔ دوسرا فرشتہ پہلے والے سے کہے گا: "تو نے سچ کہا۔" اس دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سنیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے۔ یہ بھی آزمائش ہوگی۔"

(مسند احمد، جلد نمبر: ۵، صفحہ نمبر: ۲۲۱)

دجال کے سخت مخالف...... بنی تمیم:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں سن لینے کے بعد اب میں بنی تمیم سے محبت کرنے لگا ہوں۔ (پہلی بات یہ ہے کہ) ان میں سے چند قیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کیے گئے جن میں سے بعض نے بنی اسماعیل کا تعویذ پہنا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہے۔''

(دوسری بات یہ ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی تمیم کے صدقات لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔''

(تیسری بات یہ کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ دجال کے خلاف میری امت میں یہ لوگ شدید ترین لوگوں میں سے ہوں گے۔''

(صحیح البخاری' باب وفد بنی تمیم' رقم الحدیث 4108 رقم الصفحہ 1587 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار ابن کثیر' الیمامۃ بیروت) (صحیح مسلم' باب من فضائل غفار واسلم وجھینۃ واشجع ومزینۃ ودوس وطی' رقم الحدیث 2525 رقم الصفحہ 1957 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6808 رقم الصفحہ 219 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (المنتقی لابن الجارود' رقم الحدیث 974 رقم الصفحہ 245 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ الکتاب الثقافیۃ' بیروت) (سنن البیہقی الکبریٰ' رقم الحدیث 12925 رقم الصفحہ 11 الجزء السابع' مطبوعۃ مکتبۃ دار الباز' مکۃ المکرمۃ) (مسند اسحاق بن راھویہ 1-3 رقم الحدیث 171 رقم الصفحہ 215 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ الایمان' الجزء الثانی' المدینۃ المورۃ) (الآحاد والمثانی' رقم الحدیث 1145 رقم الصفحہ 269 الجزء الثانی' مطبوعۃ دار الرایۃ' الریاض) (نیل الاوطار' باب جواز استرقاق العرب' رقم الصفحہ 148 الجزء الثامن' مطبوعۃ دار الجیل' بیروت)

امت محمدیہ کا دجال سے جہاد:

1: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الجھاد ماض مُنذُ بعثنی اللہ الیٰ ان یُقاتل آخر اُمتی الدجال لا یُبطلُه جَورُ جائرٍ وَّلا عَدلُ عادل"

(ابوداؤد، جلد نمبر:۳، صفحہ نمبر:۸۱) (کتاب السنن، جلد نمبر:۲، صفحہ نمبر:۱۶۷) (مسند ابی یعلی، حدیث نمبر:۱۱۳۴)

''اللہ تعالیٰ نے جب سے مجھے بھیجا اس وقت سے جہاد جاری ہے اور (اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ) میری اُمت کی آخری جماعت دجال کے ساتھ قتال کرے گی۔ اس جہاد کو نہ تو کسی ظالم کا ظلم ختم کر سکے گا اور نہ کسی انصاف کرنے والے کا انصاف۔''

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ''میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟'' چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ''تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟'' تو لوگ کہیں گے: ''ہاں۔'' چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ''یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔'' چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آ جائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ

آئیں گے اور کہیں گے: "اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کردے۔" چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مر کر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: "اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔" دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: "یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔" حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: "میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔" تو لوگ اس کو کہیں گے: "تو جھوٹا ہے۔" اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: "لوگوں نے سچ کہا۔" اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: "آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔" تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: "میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔" پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: "آپ کون ہیں؟" تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: "میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔" اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آ جائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے

گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: "دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔" تو وہ (فاتحین) کہیں گے: "تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔" قاصد کہے گا: "نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔" (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: "(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔" چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: "اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟" لوگ کہیں گے: "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔" (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: "کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رَب ہوں۔" اس پر وہ (قاصد) کہے گا: "اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔" پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: "اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔" اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس

کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: "اے لوگو! تمہارے پاس مدد آپہنچی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)"

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:443)

3: حضرت نہیک بن مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لتقاتلن المشرکین حتی تقاتل بقیتکم علی نهر الاردن الدجال انتم شرقية وهم غربية"

(الاصابہ، جلد نمبر:6، صفحہ نمبر:476)

"تم ضرور مشرکین سے قتال کرو گے، یہاں تک کہ تم میں سے (اس جنگ میں) بچ جانے والے دریائے اردن پر دجال سے قتال کریں گے۔ (اس جنگ میں) تم مشرقی جانب ہو گے اور وہ (دجال اور اس کے لوگ) مغربی جانب۔"

مشرکین سے مراد اگر یہاں ہندو ہیں تو یہ وہی جنگ ہے: مس مجاہدین ہندوستان پر چڑھائی کریں گے اور واپس آئیں گے تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو پائیں گے۔

دجال اور ملک شام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسیح دجال مشرق کی طرف آئے گا وہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا حتی کہ اُحد پہاڑ کے پیچھے پڑاؤ ڈالے گا۔ فرشتے وہیں سے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے جس سے وہ وہیں (ملک شام میں) ہلاک ہو جائے گا۔"

(مسلم شریف باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیہا' رقم الحدیث 1380 رقم الصفحہ 1005 الجزء الثانی مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی' بیروت) (تحفۃ الاحوذی' باب ماجاء من این یخرج المہدی صفحہ 411 الجزء السادس' مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

☆: اُحد پہاڑ کا محل وقوع دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 2 میں۔

ابن صیاد اور دجال...... صحابہ کی کشمکش:

دجال کے باب میں ابن صیاد کا مختصر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ابن صیاد ایک یہودی تھا جو مدینہ منورہ میں رہتا تھا۔ اس کا اصل نام "صاف" تھا۔ وہ جادو اور شعبدہ بازی کا بہت بڑا ماہر تھا۔ ابن صیاد کے اندر وہ نشانیاں بہت حد تک پائی جاتی تھیں جو دجال کے اندر ہوں گی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ابن صیاد کے بارے میں بہت فکر مند رہتے تھے اور اس کی حقیقت جاننے کے لئے کئی مرتبہ چھپ کر بھی اس کی گفتگو سننے کی کوشش کی۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر تک اس بارے میں کوئی واضح بات بیان نہیں فرمائی کہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا نہیں؟ اس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی کچھ اکابر صحابہ ابن صیاد ہی کو دجال کہتے تھے۔ یہاں چند احادیث اس حوالے سے نقل کی جاتی ہیں۔

1: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس سے گزرے۔ اس کا بچپن تھا اور وہ بنی مغالہ کی عمارتوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس اس کی پیٹھ پر مارا، پھر اس سے کہا:

"کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟"

اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں۔"

ابن صیاد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

"کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔''

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

''تیرے پاس کیا آتا ہے؟''

ابن صیاد نے کہا:

''ایک سچا اور ایک جھوٹا میرے پاس آتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا۔''

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے تیرے لئے ایک بات چھپائی ہے۔''

اور آپ نے دل میں (یوم یاتی السماء بدخان مبین) کی آیت سوچی تھی۔

ابن صیاد نے کہا:

''وہ بات (دخ) ہے۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تو پست ہو! تو اپنی حد سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر یہ حقیقی (دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہ پاسکو گے اور اگر نہیں تو اس کے قتل میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں۔''

(صحیح بخاری' رقم الحدیث 2790 رقم الصفحہ 1112 الجزء الثالث' مطبوعۃ دار ابن کثیر' الیمامۃ' بیروت)(صحیح مسلم باب ذکر ابن صیاد رقم الحدیث 2930 رقم الصفحہ 2245 الجزء الرابع' مطبوعۃ داراحیا التراث العربی' بیروت)(سنن الترمذی' باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد' رقم الحدیث 2249 رقم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا:

''تیرا سارا معاملہ گڈمڈ ہو گیا۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔''

جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل میں چھپائی تھی وہ یہ آیت ''یوم تاتی السماء بدخان مبین'' تھی۔ اس نے جواب دیا:

''وہ پوشیدہ بات (جو تمہارے دل میں ہے) درخ ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا:

''دور ہٹ! تو اپنی اوقات سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکے گا۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (صورت حال دیکھ کر) عرض کیا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابن صیاد اگر وہی دجال ہے (جس کے آخری زمانے میں نکلنے کی اطلاع دی گئی ہے) تو پھر تم اس کو نہیں مار سکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر اس کو مارنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔''

3: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے ایک راستہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن صیاد سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روک لیا۔ وہ یہودی لڑکا تھا اور اس کے سر پر بالوں کی چوٹی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟''

اس نے کہا:

''کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

''تو کیا دیکھتا ہے؟''

وہ کہنے لگا:

''میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تو دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے۔''

پھر پوچھا:

''اور کیا دیکھتا ہے۔؟''

وہ کہنے لگا:

''ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو سچے ایک جھوٹا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا:

''اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے الگ ہو گئے۔

(سنن الترمذی' باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد' رقم الحدیث 2247 رقم الصفحہ 517 الجزء الرابع' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت)

4: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج یا عمرہ کے سفر میں ابن صیاد میرے ساتھ ہولیا۔ ایک موقع پر جب سب لوگ (اپنے اپنے کاموں سے ادھر ادھر) چلے گئے اور ہم دونوں اکیلے رہ گئے تو مجھے کچھ خوف محسوس ہوا کیونکہ اس کے بارے میں کچھ ایسی ہی عجیب و غریب باتیں مشہور تھیں۔ جب ہم ایک جگہ پڑاؤ کے لئے رُکے تو میں نے (اپنے اور اس کے درمیان فاصلہ رکھنے کے لئے) ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے اس سے کہا:

''تم اپنا سامان وہاں رکھ لو۔''

اس کے بعد میری نظر ایک بکری پر پڑی (وہ سمجھ گیا کہ میں دودھ پینا چاہتا ہوں) چنانچہ وہ ایک پیالہ لے کر گیا اور اس کا دودھ دوہ کر لے آیا اور مجھے دے کر کہا:

''اے ابوسعید لو پیو۔''

لیکن اس کے بارے میں جو باتیں مشہور تھیں ان کی وجہ سے میں نے اس کے ہاتھ کا دودھ پینا پسند نہیں کیا۔ چنانچہ میں نے بہانہ بنایا کہ آج گرمی بہت ہے اس لئے دودھ پینے کا جی نہیں چاہ رہا۔ اس نے کہا:

''ابوسعید لوگ میرے بارے میں جو باتیں کرتے ہیں ان کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ جی چاہتا ہے کہ درخت سے رسی باندھوں اور لٹک کر اپنے آپ کو پھانسی لگالوں۔''

پھر کہنے لگا:

''اے انصاریو! دوسرے لوگ تو مجھے نہیں جانتے لیکن تم لوگ تو مجھے اچھی طرح جانتے ہو کیونکہ تم اپنے نبی کی احادیث کو زیادہ جانتے ہو۔ کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی کوئی اولاد نہیں ہوگی جبکہ مدینہ میں میرا ایک لڑکا ہے؟ کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ کیا میں اہل مدینہ سے نہیں ہوں؟ اور کیا اس وقت میں تمہارے ساتھ مکہ مکرمہ نہیں جا رہا ہوں؟''

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''خدا کی قسم! وہ ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عوام میں اس کے بارے میں جو باتیں مشہور ہیں وہ شاید جھوٹی ہیں۔''

پھر اس نے کہا:

''اے ابوسعید! خدا کی قسم میں تمہیں ضرور سچی خبر بتاؤں گا اور خدا کی قسم! میں اسے (دجال کو) جانتا ہوں، اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اس وقت وہ (دجال) کہاں ہے؟''

میں نے کہا:

''تجھ پر سارے دن کی ہلاکت ہو (یعنی اتنی اچھی اچھی باتیں کرنے کے بعد تو نے اپنے بارے میں مجھے پھر مشکوک کر دیا)۔''

(سنن الترمذی' باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد رقم الحدیث 2246 رقم الصفحۃ 516 الجزء الرابع'

مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی' بیروت)

5: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ان درختوں کے پاس تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد تھا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابی ابن کعب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچ کر کھجور کی شاخوں کے پیچھے چھپنے لگے تاکہ ابن صیاد کو پتہ چلنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ باتیں سن لیں۔ اس وقت ابن صیاد چادر میں لپٹا ہوا لیٹا تھا اور اندر سے کچھ گنگنانے کی آواز آرہی تھی۔ اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا اور کہا:

''ارے صاف! یہ محمد آئے ہیں۔''

ابن صیاد نے (یہ سن کر) گنگنانا بند کر دیا (یہ دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر اس کی ماں اس کو نہ ٹوکتی (گنگنانے دیتی) تو (آج) وہ اپنی حقیقت ظاہر کر دیتا۔''

6: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (اس واقعہ کے بعد) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا کی جس کے وہ لائق ہے' پھر دجال کا بیان کیا اور فرمایا:

''میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے لیکن میں دجال کے بارے میں ایک ایسی بات تم کو بتاتا ہوں جو اس سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی۔ سو تم جان لو دجال کانا ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔''

(الصحیح البخاری' جلد نمبر:3' صفحہ نمبر:1112)(الصحیح المسلم' جلد نمبر:4' صفحہ نمبر:2244)

7: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن راستے میں میری ملاقات ابن صیاد سے ہوگئی۔ اس وقت اس کی آنکھ سوجی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا:

''تیری آنکھ میں یہ ورم کب سے ہے؟''

اس نے کہا:

''مجھے نہیں معلوم۔''

میں نے کہا:

''آنکھ تیرے سر میں ہے اور تجھے ہی معلوم نہیں؟''

اس نے کہا:

''اگر خدا چاہے تو اس آنکھ کو تیری لاٹھی میں پیدا کر دے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''اس کے بعد ابن صیاد نے اپنی ناک سے اتنی زور سے آواز نکالی جو گدھے کی آواز کی مانند تھی۔(الصحیح المسلم)

8: حضرت محمد ابن منکدر تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا:

''آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں۔''

انہوں نے کہا:

''میں نے حضرت عمر فاروق کو دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار نہیں فرمایا۔''

(صحیح البخاری: حدیث نمبر:6922)(صحیح المسلم: حدیث نمبر:2929)

9: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے:

''خدا کی قسم! مجھ کو اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔''

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے والدین تیس سال اس حالت میں گزاریں گے کہ ان کے ہاں لڑکا نہیں ہوگا پھر ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو بڑے دانتوں والا ہوگا۔(بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ دانتوں والا پیدا ہوگا)۔ وہ بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہوگا۔ جس طرح اور لڑکے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچاتے ہیں وہ کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ اس کی دونوں آنکھیں سوئیں گی لیکن اس کا دل نہیں سوئے گا۔''

ال بیان کیا جو لوگوں سے اس کو پہنچی تھی۔ وہ کہنے لگا: "لوگ مجھ کو دجال کہتے ہیں۔ ابو سعید! کیا
نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال کے اولاد نہیں ہوگی' جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا
ور نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا یہ آپ کا ارشاد نہیں ہے کہ
ال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ جبکہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات مجھ سے یہ کہی:

"یاد رکھو خدا کی قسم! میں دجال کی پیدائش کا وقت جانتا ہوں اور اس کا مکان جانتا ہوں (وہ
اں پیدا ہوگا) اور یہ بھی جانتا ہوں وہ (اس وقت) کہاں ہے اور اس کے ماں باپ کو بھی جانتا
ں۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت موجود لوگوں میں سے کسی نے ابن
یاد سے کہا:

"کیا تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ تو خود ہی دجال ہو۔"

ابن صیاد نے کہا:

"ہاں! اگر (لوگوں کو گمراہ کرنے، فریب میں ڈالنے اور شعبدہ بازی وغیرہ کی) وہ تمام
یزیں مجھے دیدی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں برا نہ سمجھوں۔"

(الصحیح المسلم: حدیث نمبر: 2927)

11: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"ابن صیاد واقعہ حرہ کے موقع پر غائب ہو گیا اور پھر کبھی واپس نہیں آیا۔"

(سنن ابی داؤد)

جیسا کہ بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی حتمی بات نہیں بیان
رمائی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح بعد کے علماء میں بھی اس بارے میں اختلاف ہی رہا۔

اکابر صحابہ میں حضرت عمر فاروق' حضرت ابوذر غفاری' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت جابر
ن عبداللہ رضی اللہ عنہم اور کئی اکابر صحابہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے قائل تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابن صیاد کے بارے میں ترجیح کا مسلک اختیار کیا ہے

اورانہوں نے تمیم داری والے واقعہ میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی حدیث کونہیں لیا۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر 13، صفحہ نمبر 328)

البتہ جو حضرات ابن صیاد کو دجال نہیں مانتے ان کی دلیل حضرت تمیم داری والی حدیث ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں یہ ساری بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''تمیم داری والی حدیث اور ابن صیاد کے دجال ہونے والی احادیث کے درمیان تطبیق پیدا کرنے کے لئے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ جس کو تمیم داری نے بندھا ہوا دیکھا وہ دجال ہی تھا اور ابن صیاد شیطان تھا جو اس تمام عرصہ میں دجال کی شکل وصورت میں اصفہان چلے جانا (غائب ہونے) تک موجود رہا چنانچہ وہاں جا کر اپنے دوست کے ساتھ اس وقت تک کے لئے روپوش ہو گیا جب تک اللہ تعالیٰ اس کو نکلنے کی طاقت نہیں دیتا۔''

(فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر:13 صفحہ نمبر:328)

نیز ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی دلیل میں یہ روایت نقل کرتے ہیں:

''حسان بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب تم نے اصفہان فتح کیا تو ہمارے لشکر اور یہودیہ نامی بستی کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ تھا۔ چنانچہ ہم یہودیہ جاتے تھے اور وہاں سے راشن وغیرہ لاتے تھے۔ ایک دن میں وہاں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہودی ناچ رہے ہیں اور ڈھول بجا رہے ہیں۔ ان یہودیوں میں میرا ایک دوست تھا میں نے اس سے ان ناچنے گانے والوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا: ''ہمارا وہ بادشاہ جس کے ذریعے ہم عربوں پر فتح حاصل کریں گے آنے والا ہے۔'' اس کی یہ بات سن کر میں نے وہ رات اسی کے پاس ایک اونچی جگہ پر گزاری۔ چنانچہ جب سورج طلوع ہوا تو ہمارے لشکر کی جانب سے غبار اٹھا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے جسم پر ریحان (ایک خوشبودار پودا) کی قبا تھی اور یہودی لوگ ناچ گا رہے تھے۔ جب میں نے اس مرد کو دیکھا تو وہ ابن صیاد ہی تھا۔ پھر وہ یہودیہ بستی میں داخل ہو گیا اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔

(فتح الباری: جلد نمبر:13 صفحہ نمبر:337)

دجال مشرقی جزیرے میں:

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نماز کے لیے مسجد کی طرف نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا:

''ہر شخص اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے۔''

پھر فرمایا:

''کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں کس لئے جمع کیا ہے؟''

لوگوں نے عرض کیا:

''اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آج میں نے تمہیں ڈرانے یا خوشخبری سنانے کے لئے جمع نہیں کیا بلکہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو کہ نصرانی تھے وہ آئے، بیعت کی اور مسلمان ہوئے۔ پھر ایک ایسی بات بتائی کہ وہ ان باتوں سے مطابقت رکھتی ہے جو میں نے تمہیں دجال کے بارے میں بتائی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس افراد کے ساتھ سمندری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ بھٹک گئے۔ سمندر کی موجیں مہینہ بھر ان سے کھیلتی رہیں اور ایک دن سورج غروب ہونے کے وقت وہ ایک جزیرے سے جا لگے۔ وہ چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں موٹی دم اور گھنے بالوں والا ایک جانور ملا۔ لوگوں نے کہا: ''تیری خرابی ہو تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں جساسہ ہوں۔ تم ایک آدمی کے پاس اس بت خانے میں جاؤ کیونکہ وہ بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا ہے۔'' جب اس نے ہمارے سامنے اس شخص کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ اس لئے ہم جلدی جلدی اس بت خانے میں پہنچ گئے۔ وہاں دیکھا کہ ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ اس جیسی مخلوق ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ سختی سے جکڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ اس نے بیسان کی کھجوروں، زغر کے چشمے اور نبی امی کے متعلق ہم سے پوچھا اور بتایا کہ میں دجال ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کی

اجازت مل جائے گی۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے۔"

دو مرتبہ نہیں نہیں کہا اور دو دفعہ دست اقدس سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(صحیح مسلم' باب قصۃ الجساسۃ رقم الحدیث 2942 رقم الصفحہ 2261 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت) (سنن ابوداؤد' باب فی خبر الجساسۃ رقم الحدیث 4326 رقم الصفحہ 118 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الذکر بیروت) (صحیح ابن حبان ذکر الاخبار عن وصف العلامتین تظھر ان قم خروج المسیح الدجال من وثاقۃ' رقم الحدیث 6787 رقم الصفحہ 194 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ بیروت) (السنن الواردۃ فی الفتن رقم الحدیث 626 رقم الصفحہ 1148 الجزء السادس مطبوعۃ دار العاصمۃ' ریاض) (السنن الکبریٰ رقم الحدیث 4258 رقم الصفحہ 481 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (المعجم الاوسط رق الحدیث 4859 رقم الصفحہ 125 الجزء الخامس مطبوعۃ دار الحرمین القاھرۃ) (مسند احمد' حدیث فاطمہ بنت قیس' رقم الحدیث 27146 رقم الصفحہ 374 الجزء السادس مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ' مصر) (مسند الطیالسی' باروت فاطمہ بنت قیس' رقم الحدیث 1646 رقم الصفحہ 228 الجزء الاول مطبوعۃ دار المعرفۃ' بیروت) (المعجم الکبیر' رقم الحدیث 1270 رقم الصفحہ 55 الجزی الثانی مطبوعۃ الصفحہ 952 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (دلائل النبوۃ للاصبھانی' فصل فی قصۃ الجساسۃ' رقم الحدیث 52 رقم الصفحہ 67 الجزء الاول مطبوعۃ دار طیبۃ' ریاض)

تمیم داری اور دجال:

1: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی، منبر پر تشریف لے گئے اور اس سے پہلے سوائے جمعہ کے کسی اور موقع پر منبر پر تشریف نہ لیجاتے تھے۔لہٰذا یہ بات لوگوں پر گراں گزری (حیرانی و پریشانی کا سبب بنی) اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ لوگ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا:

"خدا کی قسم میں منبر پر اس لئے نہیں چڑھا ہوں کہ میرے پاس تمیم داری آئے اور انہوں نے ایک ایسی خبر سنائی جس کی خوشی سے میں قیلولہ (دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر آرام کرنا

نہ کر سکا۔ میں نے چاہا کہ اپنی اس مسرت میں تمہیں بھی شامل کروں۔ تمیم نے بیان کیا ہے کہ ان کا جہاز سمندری طوفان کی وجہ سے ایک نامعلوم جزیرہ پہنچ گیا۔ یہ لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر سوار ہو کر اس جزیرہ میں گئے۔ انہیں وہاں سیاہ رنگ کی ایک مخلوق نظر آئی جس کے جسم پر بہت زیادہ بال تھے۔ انہوں نے اس سے پوچھا: "تو کون ہے؟" اس نے کہا: "میں جساسہ ہوں۔" ہم نے اس سے کہا: "ہمیں کچھ بتاؤ (کہ تم کون ہو؟)" اس نے کہا: میں تمہیں کچھ بتاؤں گا نہ تم سے کچھ سنوں گا' تم ایسا کرو کہ اس بت خانے میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے باتیں کرنے کا بہت خواہشمند ہے، وہی تمہیں کچھ بتائے گا بھی اور وہی تم سے کچھ سنے گا۔" یہ سن کر ہم لوگ اس بت خانہ میں گئے۔ وہاں ایک بوڑھا شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہائے ہائے کر رہا تھا۔ اس نے ہم سے پوچھا: "تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟" ہم نے جواب دیا: "شام سے۔" اس نے پوچھا: "عرب کا کیا حال ہے؟" ہم نے جواب دیا: "جن کے بارے میں تو پوچھ رہا ہے ہم وہی لوگ ہیں اور ہمارا اچھا حال ہے۔" اس نے کہا: "اس شخص کو جو وہاں پیدا ہوا ہے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا کیا حال ہے؟" ہم نے جواب دیا: "وہ اچھے حال میں ہیں۔ شروع میں قریش نے ان کی مخالفت کی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عرب پر غالب فرما دیا۔ اب سارے عرب ایک دین اور ایک خدا کو ماننے والے ہو گئے ہیں۔" اس نے کہا: "اچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟" ہم نے جواب دیا: "وہ بھی اچھی حالت میں ہیں۔ لوگ اس کا (پانی پیتے ہیں اور اس سے اپنے کھیت وغیرہ کو بھی) پانی دیتے ہیں۔" اس نے پوچھا: "عمان اور بیسان کی کھجوروں کا کیا حال ہے؟" ہم نے بتایا: "اس میں ہر وقت کثرت سے پانی موجود رہتا ہے اور ہر سال اس میں پھل آتے ہیں۔"
یہ سن کر اس شخص نے تین چیخیں ماریں اور بولا: "اگر میں اس قید سے چھوٹا تو زمین کے چپہ چپہ کا گشت کروں گا اور اس کا کوئی حصہ نہیں چھوڑوں گا سوائے طیبہ کے کیونکہ مجھ میں وہاں جانے کی طاقت نہ ہوگی۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی چونکہ طیبہ یہی شہر ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مدینہ منورہ کی ہر گلی کوچہ' سڑک' میدان' پہاڑ' نرم اور سخت زمین الغرض ہر مقام پر فرشتہ ننگی تلوار لئے پہرہ دیتا ہوگا اور قیامت تک یہ پہرہ رہے گا۔"

2: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ مسکرائے اور فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جس سے مجھے مسرت ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ قصہ تمہیں بھی سناؤں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ کچھ فلسطینی لوگ کشتی پر سوار ہوئے۔ طوفان نے انہیں ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جو بالوں کا نہایت طویل لباس پہنے ہوئے تھا۔ انہوں نے پوچھا:

''تو کیا چیز ہے؟''

اس نے کہا:

''میں جساسۃ ''جاسوس'' ہوں۔''

وہ کہنے لگے:

''ہمیں اپنے بارے میں بتاؤ۔''

اس نے کہا:

''میں نہ تو تمہیں کچھ بتاؤں گا اور نہ ہی تم سے کچھ پوچھوں گا لیکن بستی کے اس کنارے جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا وہ تمہیں کچھ بتائے گا بھی اور کچھ پوچھے گا بھی۔''

وہ بستی کے آخری کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔

اس نے کہا:

''مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ۔''

ہم نے کہا:

''بھرا ہوا ہے جوش مارتا ہے۔''

پھر کہا:

''بحیرہ وطبریہ کے بارے میں بتاؤ۔''

ہم نے کہا:

''وہ بھی بھرا ہوا ہے جوش مار رہا ہے۔''

پھر پوچھا:

''بیسان کے نخلستان جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہے کا کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل دیتا ہے؟''

ہم نے کہا:

''ہاں۔''

کہنے لگا:

''بتاؤ کہ نبی کی بعثت ہوگئی؟''

ہم نے کہا:

''ہاں؟''

اس نے پوچھا:

''ان کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے؟''

ہم نے کہا:

''لوگ تیزی سے ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں (اور اسلام قبول کر رہے ہیں)۔''

پھر وہ اتنی زور زور سے اچھلا جیسے کہ ابھی زنجیروں سے نکل جائے گا۔ ہم نے پوچھا:

''تو کون ہے؟''

وہ کہنے لگا:

''میں دجال ہوں۔''

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال طیبہ کے سوا تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔''

(صحیح مسلم، باب قصۃ الجساسۃ، رقم الحدیث 2942 رقم الصفحۃ 2263 الجزء الرابع، مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6787 رقم الصفحۃ 194 الجزء 15 مطبوعۃ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت) (سنن الترمذی باب، رقم الحدیث 2253 رقم الصفحۃ 521 الجزء الرابع، مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابی داؤد باب فی خبر الجساسۃ، رقم الحدیث 4325 رقم الصفحۃ 1... الجزء الرابع، مطبوعۃ دار الفکر بیروت) (مسند اسحاق بن راھویہ، ما یروی عن فاطمۃ بنت قیس

المصریۃ وغیرھا عن النبی، رقم الحدیث 2 رقم الصفحہ 220 الجزء الاول' مطبوعۃ مکتبۃ الایمان' المدینۃ المنورۃ) (مسند احمد حدیث فاطمۃ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا رقم الحدیث 27146 رقم الصفحہ 373 الجزء السادس مطبوعۃ موسسۃ قرطبۃ مصر) (معجم ابی یعلی باب الکاف رقم الحدیث 287 رقم الصفحہ 235 الجزء الاول مطبوعۃ ادارۃ العلوم الاثریۃ' فیصل آباد' پاکستان)

3: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہا تھا:

"الصلوٰۃ جامعۃ"

"نماز تیار ہے۔"

چنانچہ میں مسجد گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کے بالکل پیچھے تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

"ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے۔"

پھر فرمایا:

"تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع فرمایا۔؟"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

"اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب (Invoke) یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ (تمہیں یہ واقعہ سناؤں) تمیم داری ایک نصرانی شخص تھے وہ میرے پاس آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے 30 آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے۔ انہیں ایک مہینے تک سمندری طوفان کی موجیں دھکیلتی رہیں، پھر وہ سمندر میں ایک جزیرے تک

پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے۔ انھیں وہاں ایک عجیب سی مخلوق ملی جو موٹے اور گھنے بالوں والی تھی، بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو وہ نہیں پہچان سکے تو انہوں نے کہا: ''تو ہلاک ہو! تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں جساسہ ہوں۔'' ہم نے کہا: ''جساسہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: ''تم لوگ گرجے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کے بارے میں بہت بے چین ہے۔'' جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہیں وہ شخص شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی جلدی گرجے تک پہنچے وہاں اندر ایک بہت بڑا انسان دیکھا، ایسا خوف ناک انسان ہماری نظروں سے نہیں گزرا تھا، وہ بہت مضبوط بندھا ہوا تھا، اس کے ہاتھ کندھوں تک لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے پوچھا: ''تو ہلاک ہو تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''جب تم نے مجھے پالیا ہے اور تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو تم مجھے بتاؤ تم لوگ کون ہو؟'' ہم نے کہا: ''ہم عرب کے لوگ ہیں (اس کے بعد تمیم داری نے اپنے بحری سفر 'طوفان' جزیرہ میں داخل ہونے اور جساسہ ملنے کی تفصیل دہرائی) اس نے پوچھا: ''کیا بیسان کی کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: ''زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔'' پھر اس نے پوچھا: ''بحیرہ طبریہ میں پانی ہے یا نہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں۔'' پھر اس نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو ہم نے اس کو تمام واقعات بتائے۔ یہ بھی بتایا کہ جو لوگ عربوں میں عزیز تھے ان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ اس نے کہا: ''ان کے حق میں اطاعت کرنا ہی بہتر ہے۔'' پھر اس نے کہا: ''اب تمہیں میں اپنا حال بتاتا ہوں۔ میں مسیح ہوں، عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا، میں باہر نکلوں گا اور زمین پر سفر کروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جہاں میں داخل نہ ہوا ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت میں رہوں گا لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا، وہاں جانے سے مجھ کو منع کیا گیا ہے۔ جب میں ان میں سے کسی میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار لئے ہوئے مجھے روکے گا، ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے۔'' (یہ واقعہ سنانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا: ''یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی المدینہ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگاہ

رہو میں تم کو یہی نہیں بتایا کرتا تھا۔؟ ہوشیار ہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے۔نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے۔وہ مشرق کی طرف ہے۔وہ مشرق کی طرف ہے۔"
(الصحیح المسلم: حدیث نمبر:۵۲۳۵)

اس حدیث میں ہے کہ دجال نے لوگوں سے بیسان کی کھجوروں کے باغ، زُغر کے چشمے بحیرہ طبریہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا۔ان سوالوں میں آپ غور کریں تو چار میں سے تین سوال پانی سے متعلق ہیں۔نیز ان جگہوں سے دجال کا یقینا کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے۔

بیسان(Baysan)کے باغات: بیسان پہلے فلسطین میں تھا،حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس کو حضرت شرحبیل بن حسنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فتح کیا تھا۔پھر بیسان 1948 سے پہلے اردن کا حصہ تھا۔مئی 1948 میں اسرائیل نے بیسان شہر سمیت ضلع بیسان کے انتیس چھوٹے بڑے دیہاتوں پر قبضہ کرلیا اور اب یہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔

جہاں تک بیسان میں کھجوروں کے باغات کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں مشہور مؤرخ ابوعبداللہ یاقوت اپنی مشہور کتاب "معجم البلد" میں لکھتے ہیں:

"بیسان اپنی کھجوروں کی وجہ سے مشہور تھا۔میں وہاں کئی مرتبہ گیا ہوں لیکن مجھے وہاں صرف دو پرانے ہی کھجوروں کے باغ نظر آئے۔"

اس وقت بھی بیسان کھجوروں کے لئے مشہور نہیں ہے بلکہ اس وقت مغربی کنارے کا شہر "اریحہ" (یریحہ) کھجوروں کے لئے مشہور ہے۔اگرچہ بیسان کا کچھ علاقہ ابھی بھی اردن میں ہے جو کہ اردن کے غور (غہر) شہر کے علاقے میں ہے اور غور کے علاقے میں اس وقت گندم اور سبزیاں وغیرہ ہوتی ہیں۔نیز اردن کی زراعت کا مستقبل بھی کچھ اچھا نہیں ہے۔

اردن کا انحصار دریائے یرموک کے پانی پر ہے۔اردن دریائے یرموک کے پانی کو اپنے مشرق "غور کینال اریگیشن پراجیکٹ" کے لئے غور شہر کے قریب لایا ہے۔اردن کی زمینوں کو غور کے اسی پراجیکٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔جبکہ دریائے یرموک گولان کے پہاڑی سلسلے

میں آتا ہے۔

بُحَیرہ طَبریہ کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت: دجال کا دوسرا سوال بحیرہ طبریہ سے متعلق تھا۔ بحیرہ طبریہ پر بھی اس وقت اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اس کو انگلش میں Lake of Tiberias یا Sea of Galilee کہا جاتا ہے۔ عبرانی میں اسے "یام کنرت" (Yam Kinneret) کہتے ہیں۔

(انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا)

بحرہ طبریہ کے ارد گرد نو شہر آباد ہیں۔ جن میں ایک شہر طبریہ بھی ہے جو یہودیوں کے چار مقدس شہروں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر ایک تاریخی پس منظر رکھتا ہے۔

سن 70 عیسوی میں جب رومی بادشاہ طیطس (Tituse) نے بیت المقدس کو برباد کیا تو یہودی مذہبی پیشوا جن کو ربی (Rabbi) کہا جاتا ہے، طبریہ میں آ کر جمع ہوئے۔ یہاں یہودی مذہبی پیشواؤں کی ایک اعلیٰ سطحی عدالت بلائی گئی۔ آگے چل کر ان فیصلوں کی رو سے تیسری اور پانچویں صدی عیسوی کے دوران یہودیوں کی مذہبی اور شہری قوانین کی کتاب تالمود (Talmud) مرتب کی گئی۔ 1200 عیسوی میں یہودیوں کو (اپنے کالے کرتوتوں کی وجہ سے) طبریہ سے بھاگنا پڑا۔ پھر دوبارہ 1800 میں یہاں آ کر آباد ہوئے۔ اس وقت یہ شہر پر فضا سیاحتی مقام ہے۔

(انسائیکلوپیڈیا آف انکارٹا۔ 2005)

پہلی مرتبہ اس کو حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فتح کیا۔ پھر اہل شہر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس کو حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا۔

معجم البلدان میں لکھا ہے کہ یہاں ایک بہت قدیم عمارت ہے جسے ہیکل سلیمانی کہا جاتا ہے۔ اس کے درمیان سے پانی نکلتا ہے۔ یہاں گرم پانی کے چشمے ہیں۔ بیسان اور غور کے درمیان ایک گرم پانی کا چشمہ ہے جو سلیمان علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے۔ اس چشمے کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ بحیرہ طبریہ کے درمیان میں ایک

کٹاؤ دار چٹان ہے جس کے اوپر ایک اور چٹان چڑھی ہوئی ہے جو دیکھنے والے کو دور سے نظر آتی ہے۔اس علاقے والوں کا اس کے بارے میں یہ خیال ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے۔

(معجم البلدان، جلد نمبر:۴، صفحہ نمبر:۱۸)

بحیرہ طبریہ اور موجودہ صورت حال: بحیرہ طبریہ شمال مشرق اسرائیل میں اردن کی سرحد کے قریب ہے۔اس وقت بھی اس میں میٹھا پانی موجود ہے۔اس وقت اس کی لمبائی شمال سے جنوب 23 کلومیٹر ہے۔اس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی شمال کی جانب ہے جو 13 کلومیٹر ہے۔اس کی انتہائی گہرائی 157 فٹ ہے۔اس کا کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر (166sq km) ہے۔اس وقت اس میں مختلف قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔

☆: دیکھیں کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 9۔

اس وقت بحیرہ طبریہ اسرائیل کے لئے میٹھے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔جبکہ بحیرہ طبریہ کے پانی کا بڑا ذریعہ دریائے اردن ہے جو گولان کی پہاڑیوں کے سلسلے جبل الشیخ سے آتا ہے۔اب اسرائیل نے یہ کیا ہے کہ بحیرہ طبریہ سے پہلے ہی دریائے اردن کا رخ موڑ کر اسرائیل کے اندر لے گیا ہے اور اس سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے جو پانی بچتا ہے اس کو اپنے صحرا میں گراتا ہے تا کہ مسلمانوں کو پانی سے محروم کیا جا سکے۔نتیجے میں اردن کی زمینیں بنجر ہو جانے کا خطرہ ہے اس کی وجہ سے بحیرہ طبریہ کے بھی سوکھ جانے کا خطرہ ہے۔

زُغر کا چشمہ: دجال کا تیسرا سوال زُغر کے چشمے کے بارے میں تھا۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جب اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو ہلاک کرنے کا فیصلہ فرمایا تو حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم (Sodom) کی بستی سے نکل جانے کا حکم دیا۔چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے ساتھ اپنی دو صاحبزادیوں کو لے کر نکل گئے۔ایک کا نام ”ربہ“ اور دوسری کا نام ”زغر“ تھا۔بڑی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو اس کو ایک چشمے کے پاس دفنا دیا۔لہٰذا اس چشمے کا نام ”عین ربہ“ پڑ گیا۔پھر دوسری بیٹی زغر کا انتقال ہوا تو اس کو بھی ایک چشمے کے قریب دفن کر دیا۔اس طرح یہ

چشمہ ''عین زُغر'' کے نام سے مشہور ہوا۔''

(معجم البلدان، جلد نمبر:۳، صفحہ نمبر:۲۶)

ابو عبداللہ حموئی نے معجم البلدان میں عین زُغر کو بحر مردار کے مشرق کی جانب بتایا ہے۔
بائبل کے مطابق قوم لوط پر عذاب کے بعد حضرت لوط علیہ السلام جس بستی میں گئے اس کو ''زور'' (Zoar) کہا گیا ہے۔ جو اس وقت بحر مردار کے مشرقی جانب اردن کے علاقے میں الضافی کے نام سے ہے۔

گولان کی پہاڑیوں کی جغرافیائی اہمیت: 1967 کی جنگ میں اسرائیل نے شام سے گولان کی پہاڑیاں چھین لی تھیں۔ جبل الشیخ (Mount Hermon) گولان کے پہاڑی سلسلے کی سب سے اونچی چوٹی ہے جہاں سے ایک طرف سے بیت المقدس اور دوسری جانب دمشق بالکل اس کے نیچے نظر آتا ہے۔ اس کی اونچائی 9232 فٹ ہے۔ جبل الشیخ پر اس وقت لبنان، شام اور اسرائیل کا قبضہ ہے۔ کچھ علاقہ اقوام متحدہ کا غیر فوجی علاقہ ہے۔ پانی کے اعتبار سے جبل الشیخ کھلا علاقہ ہے اور اسی طرح جغرافیائی لحاظ سے بھی۔ پانی کے لحاظ سے بھی یہ پہاڑی سلسلہ اس خطے کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

☆: گولان کی پہاڑوں کے محل وقوع کے لیے دیکھیں کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 13۔

اب آپ دجال کی جانب سے بیسان بحیرہ طبریہ اور زُغر کے متعلق پوچھے جانے والے سوالوں کی حقیقت میں غور کریں تو ان سوالوں کا تعلق گولان کی پہاڑیوں سے ہے۔ نیز ان احادیث کو بھی سامنے رکھیں جو دمشق، بحیرہ طبریہ، بیت المقدس اور افیق کی گھاٹی سے متعلق ہیں تو اس میں بھی گولان کی پہاڑیوں کی اہمیت صاف واضح ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا جو آرمیگڈن (جنگ عظیم) کا نظریہ ہے کہ یہ آرمیگڈن میگڈ کے میدان میں ہوگی، وہ میگڈن کا میدان بھی بحیرہ طبریہ سے مغرب میں واقع ہے۔ افیق کی گھاٹی جہاں دجال آخر میں مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا وہ بھی بحیرہ طبریہ کے جنوب میں ہے۔ اس طرح یہ تمام علاقہ گولان کی پہاڑیوں کے بالکل نیچے واقع ہے۔ اسی طرح

اسرائیل و فلسطین اور اسرائیل و شام کے علاقے کے بارے میں اختلاف کی خبروں پر غور کریں تو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے کہ عالمی کفر کن باتوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ سازی کر رہا ہے؟ اور فلسطینیوں کو ختم کرنے کے لئے سارا کفر اسرائیل کا ساتھ کیوں دیتا ہے؟

کفر کا شہر اسرائیل:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہو جائے۔ مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہو جائے اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہو جائے۔ جنگ عظیم اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ کوفہ خراب نہ ہو جائے اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ کفر کا شہر (اسرائیل) فتح نہ ہو جائے۔''

(مستدرک حاکم، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۹۰۵)

دجال کا گرم گوشت کا پہاڑ:

1: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ''یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔''

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ومعه جبل من مرق وعراق اللحم حار الايبرد''

''دجال کے پاس شوربے یا یخنی کا پہاڑ ہوگا اور ایک پہاڑ اس گوشت کا جو ہڈی پر سے اتار کر کھایا جاتا ہے یہ گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔''

اس وقت دنیا میں کھانے پینے کی چیزوں کو مختلف مراحل سے گزار کر محفوظ رکھنے کے لئے مستقل ایک عالمی ادارہ قائم ہے، جو فوڈ پروسیسنگ اینڈ پریزرویشن (Food Processing and Preservation) کے نام سے 1809 سے کام کر رہا ہے۔ اس ادارے کا کام کھانے پینے کی چیزوں کو جدید سے جدید طریقے سے ذخیرہ کرنے پر تحقیق کرنا ہے۔ اس حوالے سے یہ ادارہ اب تک بہت سے مختلف طریقے ایجاد کر چکا ہے جن کا مشاہدہ آپ بازاروں میں روز کرتے رہتے ہیں۔

انہیں طریقوں میں سے بعض طریقے ایسے ہیں جن میں کھانوں کو ایک خاص درجہ حرارت پر گرم رکھ کر محفوظ کیا جاتا ہے۔ جن میں سوپ، چٹنیاں، سبزیاں، گوشت، مچھلی اور ڈیری سے متعلق اشیاء شامل ہیں۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ وہ گوشت گرم ہوگا اور پھر یہ فرمانا کہ ''ٹھنڈا نہیں ہوگا'' اپنے اندر بڑی گہرائی لئے ہوئے ہے۔

دجال کے جنت اور دوزخ:

1: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے، اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔''

(صحیح مسلم، باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ، رقم الحدیث 2934 رقم الصفحۃ 2248 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ابن ماجۃ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج رقم الحدیث 4071 رقم الصفحۃ 1353 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر، بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث 23298 رقم الصفحۃ 383 الجزء الخامس مطبوعۃ موسسۃ قرطبۃ، مصر) (الایمان لابن مندۃ رقم الحدیث 1038 رقم الصفحۃ 942 الجزء الثانی مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ بیروت) (الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1532 رقم الصفحۃ 547 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ التوحید، القاھرۃ)

2: حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جگہ تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال کے پاس جو کچھ ہوگا اس کو میں اس سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس ایک نہر

آگ کی ہوگی اور ایک نہر پانی کی۔ بیشک اس کا پانی آگ ہوگی اور اس کی آگ پانی ہوگا۔ لہٰذا تم میں سے اگر کسی کا اس سے واسطہ پڑے اور وہ پانی پینا چاہے تو اس کی آگ میں سے پئے کیونکہ وہ آگ حقیقتاً پانی ہی ہوگی۔"

یہ سن کر ابو مسعود نے فرمایا:

"میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔"

(صحیح مسلم' باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ' رقم الحدیث 2935 رقم الصفحہ 2250 الجزء الرابع' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت) (سنن ابوداؤد باب خروج الدجال رقم الحدیث 4315 رقم الصفحہ 115 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6799 رقم الصفحہ 209 الجزء 15 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت) (المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8507 رقم الصفحہ 536 الجزء الرابع' مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (مسند ابی شیبۃ رقم الحدیث 37472 رقم الصفحہ 490 الجزء السابع' مطبوعہ مکتبۃ الرشد' الریاض) (مختصر المختصر رقم الصفحہ 218 الجزء الثانی' مطبوعہ مکتبۃ المتنبی القاھرۃ) (مسند البزار 4-9' رقم الحدیث 2859 رقم الصفحہ 274 الجزء السابع' مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ) (المعجم الاوسط رقم الحدیث 2503 رقم الصفحہ 67 الجزء الثالث' مطبوعہ دار الحرمین' القاھرۃ) (مسند احمد رقم الحدیث 23386 رقم الصفحہ 393 الجزء الخامس' مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ' مصر) (المعجم الکبیر رقم الحدیث 646 رقم الصفحہ 233 الجزء السادس عشر' مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل) (تاویل مختلف الحدیث' رقم الصفحہ 186 الجزء الاول' مطبوعہ دار الجیل' بیروت) (الایمان لابن مندۃ' رقم الحدیث 1032 رقم الصفحہ 939 الجزء الثانی' مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ' بیروت)

؟: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے پاس جو کچھ ہوگا میں اس کو دجال سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ، لہٰذا اگر کوئی شخص اس کو پالے تو وہ اس نہر کے پاس جائے جو آگ نظر آرہی ہو اور آنکھیں بند کر لے، پھر سر کو نیچے کر کے اس سے پی لے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ بیشک دجال کی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہے جس

پر ناخنہ کی طرح سخت چیز ہوگی۔اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔"

(صحیح مسلم' باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ' رقم الحدیث 2934 رقم الصفحہ 2249 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت)

4: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ونار اً فاما الذی یرَ الناسُ انّھا النارُ فماءٌ بارِدٌ واَمّا الذی یرَ الناسُ انّه ماءٌ بارِدٌ فنارٌ تحرِقُ فمَن ادرَكَ منكُم فليقَع فِي الذي يرَى انّها نار فانّه عذبٌ بارد"

(الصحیح البخاری، جلد نمبر: ۳، صفحہ نمبر: ۱۲۷۲)

"دجال اپنے ساتھ پانی اور آگ لے کر نکلے گا جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں وہ جھلسہ دینے والی آگ ہوگی اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا۔سوتم میں جو شخص دجال کو پائے تو وہ اپنے آپ کو اس چیز میں ڈالے جس کو اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔اس لئے کہ وہ حقیقت میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے۔"

ایک حدیث میں دجال کے ساتھ روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ کا ذکر ہے۔مطلب یہ ہے کہ جو اس کے سامنے جھک جائے گا اس کے لئے دولت اور غذائی اشیاء کی فراوانی ہو جائے گی اور جو اس کے نظام کو نہیں مانے گا اس پر ہر قسم کی پابندی لگا کر ان پر آگ برسائے گا۔جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ دجال کے آنے سے پہلے اس کا فتنہ شروع ہو جائے گا۔افغانستان اور عراق پر آگ کی بارش اسی کے ایک چیلے کی کارستانی ہے۔جن لوگوں نے ابلیسی قوتوں کی بات مان لی ان پر ڈالروں کی بارش کی جارہی ہے۔

5: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور

اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: "میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟" چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: "تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟" تو لوگ کہیں گے: "ہاں۔" چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: "یا رب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔" چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: "اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔" چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے گا یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مر کر) الگ ہوئے تھے۔(اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: "اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔" دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔وہ کہے گا: "یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔" حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔سو جب دجال کہے گا: "میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔" تو لوگ اس کو کہیں گے: "تو جھوٹا ہے۔" اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: "لوگوں نے سچ کہا۔" (الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:443)

یوم الخلاص:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں دجال کا حال بھی بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا کیا ہے اس وقت سے اب تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ پیدا نہیں فرمایا۔ تمام انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں کو دجال کے فتنہ سے خوف دلاتے رہے ہیں۔ اب میں چونکہ تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری امت ہو اس لئے دجال تم ہی لوگوں میں نکلے گا۔ اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہو جاتا تو میں تم سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کرتا لیکن وہ میرے بعد ظاہر ہوگا اس لئے ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے۔ اللہ تعالیٰ میری جانب سے اس کا محافظ ہو۔ سنو! دجال شام و عراق کے درمیان خلہ نامی جگہ سے نکلے گا اور اپنے دائیں بائیں ملکوں میں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ میں تمہیں اس کی وہ حالت بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں بیان کی۔ پہلے تو وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر (کچھ عرصہ کے بعد) کہے گا: ”میں خدا ہوں۔“ حالانکہ تم مرنے سے پہلے خدا کو نہیں دیکھ سکتے (تو پھر دجال کیسے خدا ہوا؟) اس کے علاوہ وہ کانا ہوگا جبکہ تمہارا رب کانا بھی نہیں، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن خواہ عالم ہو یا جاہل ہر شخص پڑھ سکے گا۔ اس کے ساتھ دوزخ اور جنت بھی ہوگی لیکن حقیقت میں جنت دوزخ ہوگی اور دوزخ جنت ہوگی۔ جو شخص اس کی دوزخ میں ڈالا جائے اسے چاہئے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے (اس کی برکت سے) وہ دوزخ اس کے لئے ایسا ہی باغ ہو جائے گی جیسے آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا: ”اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کردوں تو کیا تو مجھے خدا مانے گا؟“ وہ کہے گا: ”ہاں۔“ تو دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں نمودار ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ ایک شخص کو قتل کر کے اس کے دو ٹکڑے کردے گا اور کہے گا: ”دیکھو میں اس شخص کو اب دوبارہ زندہ کرتا ہوں کیا کوئی پھر بھی میرے علاوہ کسی اور کو رب مانے گا؟“ خدا تعالیٰ اس دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لئے اسے دوبارہ زندہ کردے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا: ”تیرا رب کون ہے؟“ وہ کہے گا: ”

میرا رب اللہ ہے اور تو خدا کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم اب تو تیرے دجال ہونے کا مجھے کامل یقین ہو گیا۔ دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی برسانے اور زمین کا اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے، کوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔ زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجال نہ پہنچے گا' سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے، کیونکہ فرشتے ننگی تلواریں لئے اسے وہاں داخل ہونے سے روکیں گے۔ پھر وہ ایک سرخ پہاڑی کے قریب ٹھہرے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئیں گے۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔ مدینہ منورہ میل کچیل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو جلا کر نکال دیتی ہے۔ اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا۔"

ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں ہوں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان میں سے بھی اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام کے ماتحت ہوں گے۔ ایک روز ان کا امام (امام مہدی) لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوگا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: "یہ حق تمہارا ہی ہے اس لیے کہ تمہارے لیے ہی تکبیر کہی گئی ہے لہٰذا تم ہی نماز پڑھاؤ۔" وہ امام لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام قلعہ والوں سے فرمائیں گے: "دروازہ کھول دو" اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ شہر کا محاصرہ کیے ہوگا۔ ہر یہودی کے پاس ایک تلوار مع ساز و سامان اور ایک چادر ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی نمک میں پگھلتا ہے اور آپ کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش کرے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے فرمائیں

گے: "تجھے میرے ہی ہاتھ سے چوٹ کھا کر مرنا ہے تو پھر اب بھاگ کر کہاں جائے گا۔" آخر کار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لد کے پاس پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست عطا فرمائے گا اور خدا کی مخلوقات میں سے کوئی چیز ایسی نہ ہو گی جس کے پیچھے یہودی چھپے اور وہ مسلمانوں کو اس کے بارے میں نہ بتائے۔ چاہے وہ شجر ہو یا حجر یا کوئی جانور، ہر شے کہے گی: "اے اللہ کے بندے! اے مسلم! یہ دیکھ یہ رہا یہودی یہ میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے آکر قتل کر۔" سوائے غرقد درخت کے کہ وہ انہی میں سے ہے اس لئے وہ نہیں بتائے گا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دجال چالیس برس تک رہے گا۔ جس میں سے ایک برس چھ ماہ کے برابر، ایک برس ایک مہینہ کے برابر، ایک برس ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ایسے گزر جائیں گے جیسے ہوا میں چنگاڑی اڑ جاتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص مدینہ منورہ کے ایک دروازہ پر ہو گا تو اسے دوسرے دروازے پر پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی۔"

لوگوں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس طرح بڑے دنوں میں حساب کر کے پڑھتے ہو اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی حساب کر کے پڑھنا۔"

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت ایک حاکم عادل کی طرح احکام جاری فرمائیں گے۔ صلیب (عیسائیوں کا مذہبی نشان) توڑ دیں گے، سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ اٹھا دیں گے، صدقہ لینا معاف کر دیں گے۔ اس دور میں نہ بکری پر زکوٰۃ ہو گی نہ اونٹ پر۔ لوگوں کے دلوں سے کینہ وحسد اور بغض بالکل اٹھ جائے گا۔ ہر قسم کے زہریلے جانوروں کا زہر جاتا رہے گا حتیٰ کہ اگر بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ایک چھوٹی سی بچی شیر کو بھگا دے گی، بکریوں میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جس طرح محافظ کتا بکریوں میں رہتا ہے۔ تمام زمین صلح

اور انصاف سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ تمام لوگوں کا ایک کلمہ ہوگا، دنیا سے لڑائی اٹھ جائے گی، قریش کی سلطنت جاتی رہے گی، زمین چاندی کی ایک طشتری کی طرح ہوگی اور اپنے میوے ایسے اگائے گی جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں اگایا کرتی تھی۔ اگر انگور کے ایک خوشے پر ایک جماعت جمع ہو جائے گی تو سب شکم سیر ہو جائیں گے، ایک انار بہت سے آدمی پیٹ بھر کر کھالیں گے، بیل مہنگے ہوں گے اور گھوڑے چند درہموں میں ملیں گے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کیوں سستے ہوں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"چونکہ جنگ وغیرہ ہوگی نہیں اس لیے گھوڑے کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔"

انہوں نے عرض کیا:

"بیل کیوں مہنگا ہوگا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمام زمین میں کھیتی ہوگی، کہیں بنجر زمین میں نہ ہوگی اور دجال کے ظہور سے پہلے تین سال تک قحط ہوگا، پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو تہائی بارش روکنے اور دو تہائی پیداوار روکنے کا حکم دے گا، تیسرے سال اسے حکم ہوگا کہ پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پہ نہ برسائے نہ زمین کچھ اُگائے پھر ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ تمام چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔"

صحابہ نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! پھر لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مومنین کے لئے تسبیح وتہلیل اور تکبیر ہی غذا کا کام دے گی۔ کسی مومن کو کھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔"

(سنن ابن ماجہ' باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج' رقم الحدیث 4077 رقم الصفحہ 1359 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر بیروت)(مسند رویانی رقم الحدیث 1239 رقم الصفحہ

295 الجزء الثانی مطبوعۃ موسسۃ قرطبۃ قاھرہ)(مسند الشامیین رقم الحدیث 861 رقم الصفحۃ 28 الجزء الثانی مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ بیروت)(الاحاد والمثانی، رقم الحدیث 1249 رقم الصفحۃ 447 الجزء الثانی مطبوعۃ دارالرایۃ ریاض)(المعجم الکبیر رقم الحدیث 7644 رقم الصفحۃ 146 الجزء الثامن مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم موصل)(السنۃ لابن ابی عاصم رقم الحدیث 391 رقم الصفحۃ 171 الجزء الاول مطبوعۃ المکتب الاسلامی بیروت)(فضائل بیت المقدس باب مقام المسلمین بیت المقدس وقت خروج الدجال وحصارہ لھم بھا رقم الحدیث 37 رقم الصفحۃ 64 الجزء الاول مطبوعۃ دارالفکر سوریۃ)

اس حدیث کے چند پہلوں پر غور کریں:

آج کل شعبدہ باز لوگ راہ چلتے چند کرتب دکھا کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں اور ان سے داد تحسین کے ساتھ ساتھ مال بھی بٹور لیتے ہیں۔ تو قحط اور بھوک کے زمانے میں آسمان سے بارش برسا لینا اور زمین سے اناج اگا لینا واقعی خدائی کا دعویٰ کرنے والے کے لئے بہت اہمیت کی حامل چیز ہوگی۔ ابھی حال ہی میں یہودیوں نے روئی کی کاشت کے لئے ایک ایسا بیج بنایا ہے کہ وہ جس زمین میں ایک دفعہ بو دیا جائے تو غالباً سو سال تک اس زمین میں روئی کا کوئی دوسرا بیج کارگر نہ ہوگا۔ اس سائنسی تجربے کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس قحط اور بھوک کے زمانے میں دجال کے پاس بھی اناج کے ایسے بیج ہوں جنہیں وہ جس زمین میں چاہے بو کر آسمان سے مصنوعی بارش برسا کر اسے لوگوں پر اپنی خدائی کی دلیل کے طور پر پیش کرے اور اپنے اوپر ایمان لانے کے لئے کہے تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔

مذکورہ حدیث میں غرقد کو شجر الیہود کہا گیا ہے۔ غرقد ایک درخت کا نام ہے۔ اسے یہودیوں کے بعض جہلاء پوجتے بھی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وادی طویٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی درخت سے رب تبارک وتعالیٰ نے پکارا تھا اور یہی درخت کلام الٰہی کا مظہر یا مصدر بنا تھا لیکن یہ غلط

ہے کیونکہ وہ درخت غرقد نہیں بلکہ بیر یا انگور کا درخت تھا۔ بہر حال یہودی اس درخت کی بہت تعظیم کرتے ہیں ،اس لیے اسے "یہودی درخت" کہا جاتا ہے۔ قارئین میں سے بہت کم لوگوں کے علم میں یہ بات ہو گی کہ آج کل دنیا کے دیگر ممالک کی طرح اسرائیل میں بھی بہار کے موسم میں جو شجر کاری کی مہم چلائی جاتی ہے اس میں یہ غرقد درخت ہی کثرت سے لگایا جاتا ہے۔ یہ یہودی دنیا میں صدیوں سے ہیں اور دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں رہ چکے ہیں لیکن کہیں بھی انہوں نے غرقد نہیں اُگائے۔ آج انہیں اسکی ضرورت کیوں پیش آ گئی ؟ اس لئے کہ اب انہیں بھی وہ دن قریب نظر آ رہا ہے جس دن ان کے ظلم وستم کی شام ہو گی اور وہ اپنی جان بچانے کے لئے کونے کھدرے میں چھپتے پھر رہے ہوں گے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق انہیں خشکی وتری یا فضا میں کہیں کوئی جائے پناہ نہیں ملے گی۔ تب انہیں ان کا یہ یہودی درخت ہی پناہ دے گا۔ اس لیے یہ اس درخت کو زیادہ سے زیادہ اُگا رہے ہیں تا کہ وقت ضرورت کام آ سکیں۔ لیکن قارئین گرامی! یہ یہودی غرقد کا پودا لگاتے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ مسلمانوں کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ اُس وقت غرقد درخت میں یہودی پناہ لیے ہوئے مل سکتا ہے لہٰذا مسلمانوں نے یہ بات اچھی طرح گرہ باندھ لی ہے۔ اس لیے اب وہ وقت جب بھی آیا مسلمان ان یہودیوں کو ادھر ادھر تو بعد میں تلاش کریں گے غرقد درخت کو پہلے اُدھیڑیں گے۔

☆: غرقد کے درخت کی مختلف اقسام کے لیے دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 6۔

2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا تقوم الساعة حتی یقاتل المسلمون الیهود فیقتلهم المسلمون

حتی یختبی الیھود من ورائھم والشجر فیقول الحجر او الشجر یامسلم یاعبداللہ ھذا یھودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجرۃ الیھود"

(الصحیح المسلم، جلد نمبر:4 'صفحہ نمبر:2239)

"قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کرلیں۔ چنانچہ (اس لڑائی میں) مسلمان (تمام) یہودیوں کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپ جائیں گے تو پتھر اور درخت یوں کہے گا: "اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! ادھر آ! میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال۔ مگر غرقد نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔"

یہودیوں کے خلاف اللہ تعالیٰ بے جان چیزوں کو بھی زبان عطا فرمادے گا اور وہ بھی ان کے خلاف گواہی دیں گی۔ یہودیوں کا شر اور فتنہ صرف انسانیت کے لئے ہی نقصان دہ نہیں ہے بلکہ ان کی ناپاک حرکتوں کے اثرات بے جان چیزوں پر بھی پڑے ہیں۔ صنعتی انقلاب کے نام پر ماحولیات (Environment) کو خراب کر کے جنگلات تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ اللہ کی دشمن اس قوم نے جس طرح دنیا کو جنگوں کی بھٹی میں جھونکا ہے اس کے اثرات سے زمین کا ذرہ ذرہ متاثر ہوا ہے۔

اسرائیل نے جب سے گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کیا ہے اسی وقت سے وہاں غرقد کے درخت لگانے شروع کیے ہیں اور اس کے علاوہ بھی یہودی اس درخت کو جگہ جگہ لگاتے ہیں۔

فروری 2000ء میں اسرائیل نے انڈیا کو شجر کاری کی مہم کے لیے فنڈ دیا۔ آپ کو اس بات سے ضرور تعجب ہوگا کہ آج تک نو سالوں میں اسرائیل کے فنڈ سے انڈیا میں سب سے زیادہ لگائے جانے والے درخت غرقد کے ہی ہیں۔ شجر کاری کی اس مہم پر اسرائیل لاکھوں ڈالر خرچ کر رہا ہے۔

شہد کی دعا:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُکُم فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِن اَرْبَع یَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِن عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِن عَذَابِ القَبرِ وَمِن فِتنَةِ المَحیَا وَالمَمَاتِ وَمِن شَرِّ فِتنَةِ المَسِیحِ الدَّجَّالِ"

(صحیح مسلم، ج:۱، ص:۴۱۲)

"جب تم میں سے کوئی (اپنی نماز میں) تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اللہ سے چار چیزوں کی پناہ مانگے اور کہے:

" اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِن عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِن عَذَابِ القَبرِ وَمِن فِتنَةِ المَحیَا وَالمَمَاتِ وَمِن شَرِّ فِتنَةِ المَسِیحِ الدَّجَّالِ"

" اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے، موت وحیات کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔"

(مسلم شریف، جلد نمبر:۱، صفحہ نمبر:۴۱۲)

سورۃ کہف کی ابتدائی و آخری آیات:

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا:

"جو دجال کے فتنہ میں مبتلا ہو اور صبر کرے وہ فتنہ میں نہ پڑے گا' نہ زندگی میں نہ موت کے بعد۔جس کا اس سے واسطہ پڑا اور اس نے دجال کی پیروی نہیں کی تو اس کے لئے جنت لازم ہو گئی۔ جو بھی شخص مخلص ہو گا وہ دجال کو ایک مرتبہ جھٹلائے گا اور دجال سے کہے گا کہ تو دجال ہی ہے۔اس کے بعد وہ سورہ کہف کی آخری آیات یا ابتدائی آیات پڑھے گا تو دجال اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا کیونکہ یہ آیتیں دجال کے ظلم سے بچنے کے لئے پناہ گاہ کا کام دیں گی۔لہٰذا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو اپنا ایمان دجال کے فتنوں سے اور اس کی چھوٹی برائیوں سے بچا کر نجات پا گیا۔دجال کا مقابلہ امت محمدیہ میں وہ لوگ کریں گے جو صحابہ کرام کی طرح اس وقت روئے زمین پر بہترین لوگ ہوں گے۔"

(الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرتہ وما یجری علی یدیہ من الفساد رقم الحدیث 1524 رقم الصفحہ

540 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ) (الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرتہ وما یجری علی یدیہ من الفساد' رقم الحدیث 1535 رقم الصفحۃ 547 الجزء الثانی' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث 37537 رقم الصفحہ 500 الجزء السابع' مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' الریاض)

شبہات دجال:

1: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو دجال کے متعلق سنے تو چاہئے کہ اس سے دور بھاگے کیونکہ اس کے پاس اگر ایسا شخص بھی جائے گا جو اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہوگا تو وہ بھی اس کا پیروکار ہو جائے گا، اس لیے کہ وہ ایسے ہی شبہات لے کر کھڑا ہوگا۔

(سنن ابوداؤد' باب خروج الدجال' رقم الحدیث 4319 رقم الصفحۃ 116 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الفکر' بیروت) (المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8615 رقم الصفحۃ 876 الجزء الرابع' مطبوعۃ مکتبۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث 37459 رقم الصفحۃ 488 الجزء السابع' مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' الریاض) (مسند البزار 4-9' رقم الحدیث 3590 رقم الصفحۃ 63 الجزء التاسع' مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' المدینۃ) (تھذیب الکمال' رقم الحدیث 4866 رقم الصفحۃ 569 الجزء الثالث والعشرون) (المحلی ' 89 مسالۃ وان الدجال سیاتی وھو کافر اعور محرق' رقم الصفحۃ 50 الجزء الاول' مطبوعۃ دار الافاق الجدیدۃ' بیروت)

دجال اور جادو: دجال کے پاس تمام شیطانی اور جادوئی قوتیں ہوں گی۔ جادو کو ابھی سے ایک نئے انداز میں متعارف کرایا جا رہا ہے۔ بڑے شہروں میں باقاعدہ جادو کے اسٹیج شو منعقد کرائے جا رہے ہیں۔ نیز دنیا کے بڑے جادوگر اس وقت یہودیوں میں موجود ہیں جنہوں نے جادو کے علم میں انتہائی ترقی کی ہے۔ ان میں کئی بڑے سیاستدان اور دنیا کے بڑے بڑے تاجر بھی جادوگر ہیں۔ جادو کی مختلف قسم کے نشانات تمام دنیا میں گھر گھر پہنچ چکے ہیں مثلاً: چھ کونوں والا داؤدی ستارہ، پانچ کونوں والا ستارہ' لہر کا نشان جو پیپسی کی بوتل پر بنا ہوتا ہے، سانپ کے طرز کی سیڑھی' ایک آنکھ اور شطرنج کا نشان وغیرہ۔ ہر نشان کی تاثیر الگ ہے۔ مثلاً: پانچ کونوں والے

ستارے میں کسی کا نام لکھ دیا جاتا ہے پھر اس پر ایک منتر پڑھا جاتا ہے ان کے بقول اس کی تاثیر ہلاکت ہے۔

دجال اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک امتحان و آزمائش ہوگا تاکہ ایمان والوں کو پرکھا جائے کہ وہ اللہ کے وعدوں پر کتنا یقین رکھتے ہیں۔ سو جو اس امتحان میں کامیاب ہوجائے گا اس کے لئے اللہ نے بہت زیادہ درجات رکھے ہیں۔ اس لئے دجال کو ہر قسم کے وسائل دیئے گئے ہوں گے۔ جن میں شیطانی وسائل سے لیکر تمام انسانی و مادی وسائل شامل ہوں گے۔

دور جدید کی ایجادات، مغربی سائنسی تجربات و تحقیقات کے پس پردہ حقائق کا اگر ہم پتہ لگائیں تو یہ بات با آسانی سمجھ میں آجاتی ہے کہ یہ تمام کوششیں اسی ابلیسی مشن کو پورا کرنے کے لئے کی جارہی ہیں۔

2: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَن سَمِعَ بِالدَّجالِ فَلْيَنأ عَنهُ فَوَاللهِ إِن الرَّجُلَ لَيأتِيه وَهُوَ يَحسِبُ انه مُؤ منٌ فَيَتبَعُهُ مِمَا يُبعَثُ به مِن الشُبُهَاتِ"

(سنن ابی داؤد: حدیث نمبر: ۳۷۶۳)

"جو شخص دجال کے آنے کی خبر سنے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم! آدمی دجال کے پاس آئے گا اور وہ اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہوگا لیکن پھر بھی اس کی اطاعت قبول کرلے گا۔ کیونکہ جو چیز اس (دجال) کو دی گئی ہیں وہ ان سے شبہات میں پڑ جائے گا۔"

دجال کا فتنہ مال، حسن، قوت، غرض تمام چیزوں کا ہوگا اور دنیا اپنی تمام تر خوبصورتیوں کے ساتھ شہر میں ہوتی ہے۔ شہروں سے جو جگہ جتنی دور دراز ہوگی وہاں اس کا فتنہ اتنا ہی کم ہوگا۔ اس بات کی طرف ام حرام رضی اللہ عنہا کی حدیث میں بھی اشارہ ہے۔ فرمایا:

"لوگ دجال سے اتنا بھاگیں گے کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔"

3: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

''دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) ہوگا۔وہ اپنے گدھے پر سوار ہوکر سمندر میں اس طرح داخل ہوجائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا:''میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟'' چنانچہ سورج رک جائے گا۔یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہوجائے گا۔وہ کہے گا:''تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟'' تو لوگ کہیں گے:''ہاں۔'' چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہوجائے گا۔اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی:''یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کردو۔'' چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے:''اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کردے۔'' چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔(اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے:''اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔'' دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔وہ کہے گا:''یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔سو جب دجال کہے گا:''میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔'' تو لوگ اس کو کہیں گے:''تو جھوٹا ہے۔'' اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے:''لوگوں نے سچ

کہا: ''اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔'' تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ''میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔ '' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟'' تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ''میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔'' اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ''دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔'' تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ''تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔'' قاصد کہے گا: ''نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔'' (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ''(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔'' چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ''اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟'' لوگ کہیں گے: ''ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔'' (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ

دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ''کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔'' اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ''اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔'' پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھادی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ''اس کو میری جہنم میں ڈالدو۔'' اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ''اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)''

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:443)

<u>دجال کے چالیس یوم:</u>

1: حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''ظہور دجال کے وقت اگر میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس پر حجت قائم کروں گا اور اگر اس وقت میں تم میں موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنی طرف سے حجت قائم کرے اور

میرے بعد بھی اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا وارث ہے۔ تم میں سے جو شخص اسے پائے وہ سورہ کہف کی ابتدائی (دس) آیتیں پڑھے کیونکہ یہ اس کے فتنے سے بچاؤ ہیں۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟"

فرمایا چالیس دن۔ پہلا دن سال کی طرح' دوسرا دن مہینہ کی طرح اور تیسرا دن ہفتہ کی طرح اور باقی دن تمہارے دنوں جیسے ہوں گے۔"

(سنن ابوداؤد' باب خروج الدجال رقم الحدیث 4321 رقم الصفحہ 117 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر' بیروت)

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (یعنی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) ہوگا۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: "میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟" چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: "تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟" تو لوگ کہیں گے: "ہاں۔" چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔"

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:443)

عربوں میں طاقتوروں کی کمی:

1: حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوگ دجال سے بچ بچا کر بھاگ کر پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔"

ام شریک نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ کم ہوں گے۔''

(صحیح مسلم باب فی بقیۃ من احادیث الدجال رقم الحدیث 2945 رقم الصفحۃ 2266 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 6797 رقم الصفحۃ 208 الجزء 15 مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ بیروت) (سنن الترمذی رقم الحدیث 3930 رقم الصفحۃ 724 الجزء الخامس مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی بیروت)

2: ام شریک بنت ابی العسکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی برسانے اور زمین کا اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے کوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔ زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجال نہ پہنچے گا' سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے، کیونکہ فرشتے ننگی تلواریں لئے اسے وہاں داخل ہونے سے روکیں گے۔ پھر وہ ایک سرخ پہاڑی کے قریب ٹھہرے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئیں گے۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔ مدینہ منورہ میل کچیل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو جلا کر نکال دیتی ہے۔ اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا۔''

ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان میں سے بھی اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام کے ماتحت ہوں گے۔''

3: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لیفرن الناس من الدجال فی الجبال قالت ام شریك یا رسول فاین العرب یومئذ قال هم قلیل"

(الصحیح المسلم، جلد نمبر: 4، صفحہ نمبر 2266)

"لوگ دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔" ام شریک نے پوچھا: "یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ تھوڑے ہوں گے۔"

جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ دجال کا بیان فرما رہے تھے اور اس کے غلط دعووں کا ذکر کر رہے تھے تو ام شریک رضی اللہ عنہا نے جو سوال کیا ان کا مطلب یہ تھا کہ عرب تو حق پر جان دینے والے لوگ ہیں اور وہ ہر باطل کے خلاف جہاد کرتے ہیں پھر ان کے ہوتے ہوئے دجال یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب دیا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ ام شریک وہ عرب اس وقت بہت تھوڑے ہوں گے جن کی شان جہاد کرنا ہوگی۔ ورنہ تعداد کے اعتبار سے تو عرب بہت ہوں گے لیکن وہ عرب جن کا تم سوال کر رہی ہو وہ کم ہوں گے۔

منبر پر دجال کا ذکر:

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب مصری کی فوج مضبوط ہو جائے گی تو اچانک ایک منادی ندا کرے گا: "خبردار! دجال نکل آیا ہے۔" انہوں نے کہا: "پھر ان سے صعب بن جثامہ نے ملاقات کر کے کہا کہ اگر جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ نہ ہوتا تو میں تمہیں خبر دیتا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک لوگ اس کے ذکر سے غافل نہیں ہو جاتے اور جب تک آئمہ منبروں پر اس کے ذکر کو نہ چھوڑ دیں۔

(مجمع الزوائد باب لایخرج الدجال حتی یذھل الناس عن ذکرہ، رقم الصفحہ 335 الجزء السابع مطبوعۃ دار الریان للتراث، القاہرۃ)(مسند احمد، رقم الصفحہ 171 الجزء الرابع، مطبوعۃ موسسۃ قرطبۃ، مصر)(مسند الشامیین، رقم الحدیث 932 رقم الصفحہ 102 الجزء الثانی مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ، بیروت)(

تہذیب التہذیب' رقم الحدیث 736 رقم الصفحہ 369 الجزء الرابع' مطبوعہ دار الفکر' بیروت)

مکہ ومدینہ کی حفاظت:

1: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال برباد نہ کردے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اور یہ اس لئے کہ ان دونوں شہروں کے ہر راستہ میں فرشتے صف بستہ حفاظت کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو تین (زلزلہ کے) جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس شہر سے) نکال دے گا۔''

(صحیح بخاری' باب لا یدخل الدجال المدینۃ رقم الحدیث 1782 رقم الصفحہ 665 الجزء الثانی مطبوعہ دار ابن کثیر' الیمامۃ' بیروت)(صحیح مسلم' باب قصۃ الجساسۃ' رقم الحدیث 2943 رقم الصفحہ 2265 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت)(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6803 رقم الصفحہ 214 الجزء الخامس العشر مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت)(السنن الکبریٰ' رقم الحدیث 4274 رقم الصفحہ 485 الجزء الثانی مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(مسند احمد رقم الحدیث 13009 رقم الصفحہ 191 الجزء الثالث مطبوعہ موسۃ قرطبۃ' مصر)(السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 638 رقم الصفحہ 1163 الجز السادس مطبوعہ دار العاصمۃ' الریاض)(المحلی رقم الصفحہ 281 الجزء السابع مطبوعہ دار الافاق الجدیدۃ بیروت)

2: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مدینہ منورہ کے اندر دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا' ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔''

(صحیح بخاری' باب ذکر الدجال رقم الحدیث 6707 رقم الصفحہ 2606 الجزء السادس مطبوعہ دار ابن کثیر' یمامۃ بیروت)

3: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

''جب دجال نکلے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ''میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔'' تو لوگ اس کو کہیں گے: ''تو جھوٹا ہے۔'' اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ''لوگوں نے سچ کہا۔'' اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔'' تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ''میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔'' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟'' تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ''میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔'' اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ لگائے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔'' (الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

4: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' لایدخل المدینة رعب المسیح الدجال لھا یومئذ سبعة ابواب علی کل باب ملکان''

''مدینے میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اس دن مدینے کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔''

☆: مدینہ منورہ شہر کے سات دروازے یا سات مین شاہراہیں بن چکی ہیں۔ کتاب کے آخر میں مدینہ منورہ کی وہ سیٹلائٹ تصویر دی گئی ہے جو اُن سات راستوں کو واضح کر رہی ہے۔ دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 7۔

5: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مامن بلد الا سيد خله الدجال الا الحرمين مكة والمدينة وانه ليس بلدالا سيدخله رعب المسيح الاالمدينة على كل نقب من انقابها يومئذ ملكان يذبان عنها رعب المسيح"

(المستدرک علی الصحیحین، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 584)

"کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال داخل نہ ہو، سوائے حرمین شریفین مکہ اور مدینہ کے اور کوئی شہر ایسا نہیں جہاں مسیح (دجال) کا رعب نہ پہنچ جائے سوائے مدینے کے۔ اس کے ہر راستے پر اس دن دو فرشتے ہوں گے جو مسیح (دجال) کے رعب کو مدینے میں داخل ہونے سے روک رہے ہوں گے۔"

6: حضرت ابن ادرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں سے خطاب کیا۔ چنانچہ تین مرتبہ فرمایا:

"يوم الخلاص ومايوم الخلاص يوم الخلاص وما يوم الخلاص"

"خلاصی کا دن۔ کیا ہے خلاصی کا دن۔ خلاصی کا دن۔ کیا ہے خلاصی کا دن۔"

کسی نے پوچھا:

"یہ یوم الخلاص کیا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال آئے گا اور اُحد کے پہاڑ پر اُترے گا پھر اپنے دوستوں سے کہے گا: "کیا اس قصر ابیض (سفید محل) کو دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد کی مسجد ہے۔" پھر مدینہ منورہ کی جانب آئے گا تو اس کے ہر راستے پر ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ایک فرشتے کو مقرر پائے گا۔ چنانچہ وہ سبخة الجرف کی

جانب آئے گا اور اپنے خیمے پر ضرب لگائے گا پھر مدینہ منورہ کو تین جھٹکے لگیں گے جسکے نتیجے میں ہر منافق مرد وعورت اور فاسق مرد وعورت مدینہ سے نکل کر اسکے ساتھ چلے جائیں گے۔اس طرح مدینہ پاک ہو جائے گا اور یہی یوم الخلاص (چھٹکارے یا نجات کا دن ہوگا) ہے۔"

(مستدرک علی الصحیحین، ج:۴، ص:۶۸۵)

دجال جب مسجد نبوی کو دیکھے گا تو اس کو قصر ابیض یعنی سفید محل کہے گا۔جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات فرمار ہے ہیں اس وقت مسجد نبوی بالکل سادہ مٹی اور گارے کی بنی ہوئی تھی اور اب مسجد نبوی کو اگر دور سے یا کسی اونچی جگہ سے دیکھا جائے تو یہ دیگر عمارتوں کے درمیان بالکل کسی محل کے مانند لگتی ہے۔مسجد نبوی کی ایک تصویر جبل اُحد کے قریب سے لی گئی ہے جس میں مسجد نبوی بالکل سفید نظر آرہی ہے، دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 8۔

دجال اور حضرت خضر:

1: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے متعلق بتایا اور جو کچھ ہمیں بتایا اس میں یہ بھی ہے کہ دجال آئے گا اور اس پر مدینہ منورہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام ہوگا۔پھر اس کے پاس ایک آدمی جائے گا جو اس دن لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا یا فرمایا کہ سب سے بہتر لوگوں میں سے ہوگا۔وہ کہے گا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کا قصہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔"

اب دجال لوگوں سے کہے گا:

"تمہارا کیا خیال ہے اگر میں اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تو تم اس معاملہ میں شک کرو گے؟ (تب تو مجھے خدا مان لو گے نا؟)"

لوگ کہیں گے:

"کیوں نہیں۔"

چنانچہ وہ اسے قتل کر کے زندہ کر دے گا اور وہ شخص زندہ ہو کر کہے گا:

"خدا کی قسم! تیرے متعلق میری بصیرت جتنی اب ہو گئی ہے اُتنی پہلے نہ تھی۔"

پھر دجال اسے دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔
حضرت ابو سعید خذری صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا:
''وہ شخص جس کو دجال قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔''
(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6801 رقم الصفحہ 211 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت)

2: حضرت عمران بن حدیر ابی مجلو رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب دجال آئے گا تو لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت اس سے قتال کرے گی' ایک جماعت (میدان جہاد سے) بھاگ جائے گی اور ایک جماعت اس کے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ چنانچہ جو شخص اس کے خلاف چالیس راتیں پہاڑ کی چوٹیوں میں ڈٹا رہا، اس کو (اللہ کی جانب سے) رزق ملتا رہے گا اور جو نماز پڑھنے والے اس کی حمایت کریں گے تیہ اکثر وہ لوگ ہوں گے جو بال بچوں والے ہوں گے' وہ کہیں گے: ''ہم اچھی طرح اس (دجال) کی گمراہی کے بارے میں جانتے ہیں لیکن ہم (اس سے بچنے کے لئے یا لڑنے کے لئے) اپنے گھر بار کو نہیں چھوڑ سکتے۔'' سو جس نے ایسا کیا وہ بھی اسی کے ساتھ (شامل) ہوگا۔ اس (دجال) کے لئے دو زمینوں کو تابع کر دیا جائے گا' ایک بدترین قحط کا شکار زمین (جس کو) وہ کہے گا کہ یہ جہنم ہے اور دوسری سرسبز و شاداب زمین جسے وہ کہے گا کہ یہ جنت ہے۔ ایمان والوں کو (اللہ کی جانب سے) آزمایا جائے گا۔ بالآخر ایک مسلمان کہے گا: ''اللہ کی قسم اس صورت حال کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ میں اس کے خلاف بغاوت کرتا ہوں جو خود کو یہ سمجھتا ہے کہ وہ میرا رب ہے۔ اگر وہ (حقیقتاً) میرا رب ہے تو میں اس پر غالب نہیں آ سکتا' (ہاں البتہ) میں جس حالت میں ہوں اس سے نجات پالوں گا۔ (یعنی یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے جو کوفت ہو رہی ہے جان دے کر اس سے نجات مل جائے گی)۔'' چنانچہ مسلمان اس سے کہیں گے: ''تو اللہ سے ڈر! یہ تو مصیبت ہے۔'' اس پر وہ ان کی بات ماننے سے انکار کر دے گا اور اس (دجال) کی طرف نکل جائے گا۔ سو جب یہ ایمان والا اس کو غور سے دیکھے گا تو اس کے خلاف گمراہی' کفر اور جھوٹ کو گواہی دے گا۔ یہ سن کر کانا (دجال حقارت سے) کہے گا: ''اس کو دیکھو جس کو میں نے پیدا کیا اور ہدایت دی یہی مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے۔ (لوگو) تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو کیا تم

پھر بھی میرے بارے میں شک کرو گے؟" لوگ کہیں گے: "نہیں۔" اس کے بعد دجال اس (نوجوان) پر ایک وار کرے گا جس کے نتیجے میں اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے' پھر اس کو دوسری ضرب لگائے گا تو وہ زندہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس ایمان والے کے ایمان میں اور اضافہ ہو جائے گا اور وہ دجال کے خلاف کفر اور جھوٹ کی گواہی دے گا اور اس نوجوان کے علاوہ دجال کو کسی اور کو مار کر زندہ کرنے کی قدرت نہیں دی جائے گی۔ پھر دجال کہے گا: "اس کو دیکھو میں نے اس کو قتل کیا پھر زندہ کر دیا (پھر بھی) یہ مجھے برا بھلا کہتا ہے۔" کانے (دجال) کے پاس ایک چھری (یا کوئی خاص کاٹنے والی چیز) ہوگی' وہ اس مسلمان کو کاٹنا چاہے گا تو تانبا اس کے اور چھری کے درمیان حائل ہو جائے گا اور چھری اس مسلمان پر اثر نہیں کرے گی۔ چنانچہ کانا دجال اس کو پکڑ کر اٹھائے گا اور کہے گا: "اس کو آگ میں ڈال دو۔" تو اس کو اسی قحط زدہ زمین میں ڈال دیا جائے گا جس کو وہ (دجال) آگ سمجھتا ہوگا۔ حالانکہ وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ چنانچہ وہ مومن جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔"

(السنن الواردۃ فی الفتن، جلد نمبر:6، صفحہ نمبر:1178)

دجال کا کفر دیکھ کر بہت سے لوگ خاموش تماشائی بنے ہوں گے۔ ایک نوجوان یہ سب برداشت نہیں کر پائے گا اور دجال کے خلاف بغاوت کرے گا۔ مصلحت پسند اور نام نہاد دانشور اس کو سمجھائیں گے کہ تم ایسا نہ کرو بلکہ حقیقت پسندی سے کام لو لیکن جن کے دلوں کا تعلق عرش الٰہی سے جڑ جائے وہ پھر دیوانے بن جاتے ہیں اور ہر طاغوت سے بغاوت ہی ان کا مذہب قرار پاتی ہے۔ سو یہ جوان بھی دجال کے کفر کو سرعام للکارے گا۔

3: حضرت نواس ابن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں بیان فرمایا۔ بیان کرتے وقت آپ کی آواز کبھی ہلکی ہوتی تھی' کبھی بلند ہو جاتی حتی کہ (ایسا انداز بیاں تھا کہ) ہم کو ایسا گمان ہوا کہ دجال کھجوروں کے باغ میں ہو۔ پھر جب ہم شام کو آپ کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے چہروں پر خوف کے اثرات دیکھتے ہوئے فرمایا: "کیا ہوا؟" ہم نے کہا: "یارسول اللہ! آپ نے دجال کا بیان کیا، آپ کی آواز کبھی بلند ہوتی تھی اور کبھی پست ہوتی تھی' چنانچہ ہمیں یوں گمان ہوا گویا دجال

کھجور کے باغ میں ہو۔" اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر وہ میرے سامنے آیا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو تم میں سے ہر ایک اپنا ذمہ دار ہوگا اور اللہ ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ وہ (دجال) کڑیل جوان ہوگا' اس کی آنکھ پچکی ہوئی ہوگی' وہ عبدالعزیٰ ابن قطن کی طرح ہوگا۔ تم میں سے جو بھی اس کو پائے تو اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ اس راستے سے آئے گا جو عراق اور شام کے درمیان ہے۔ وہ دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! (اس کے مقابلے میں) ثابت قدم رہنا۔" ہم نے کہا: "یارسول اللہ! وہ دنیا میں کتنے دن رہے گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چالیس دن۔ (پہلا) ایک دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر، تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔" ہم نے: کہا "یارسول اللہ! اس کے سفر کی رفتار کیا ہوگی؟" فرمایا: "اس بارش کی رفتار کی طرح جس کو ہوا اڑا لے جاتی ہے۔ چنانچہ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو (اپنے آپ کو خدا ماننے کی) دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے لہٰذا دجال (ان سے خوش ہوکر) آسمان کو حکم کرے گا جس کے نتیجے میں بارش ہوگی اور زمین کو حکم کرے گا تو وہ پیداوار اگائے گی۔ سو جب شام کو ان کے مویشی واپس آئیں گے تو (پیٹ بھر کر کھانے کی وجہ سے) ان کی کوہانیں اٹھی ہوئی ہوں گی اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے پیر (زیادہ کھا لینے کی وجہ سے) پھیلے ہوئے ہوں گے۔ پھر دجال ایک اور قوم کے پاس آئے گا اور ان کو دعوت دے گا تو وہ اس کی دعوت کا انکار کردیں گے۔ چنانچہ دجال ان کے پاس سے (ناراض ہوکر) واپس چلا جائے گا۔ جس کے نتیجے میں وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے اور ان کے مال و دولت میں سے کوئی چیز بھی ان کے پاس نہ بچے گی۔ (دجال) ایک بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا اور اس کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے نکال دے چنانچہ زمین کے خزانے (نکل کر) اس طرح اس کے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلا کرتی ہیں۔ پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائے گا اور تلوار سے وار کر کے اس کو دو ٹکڑے کر دے گا۔ دونوں ٹکڑے اتنی دور جا کر گرینگے جتنا دور ہدف پر مارا جانے والا تیر جا کر گرتا ہے۔ پھر دجال اس کو (مقتول) جوان کو پکارے گا تو وہ اٹھ کر اس کے پاس آجائے گا یہ سلسلہ چل ہی رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ

السلام کو بھیج دے گا۔"

(الصحیح المسلم: جلد نمبر 4' صفحہ نمبر 2250)

4: مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ دجال اس نوجوان پر پہلے بہت تشدد کرے گا۔ کمر اور پیٹ پر بہت پٹائی کرے گا پھر پوچھے گا کیا اب مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا:" تو دجال ہے۔" پھر دجال اس کو ٹانگوں کے درمیان سے آرے سے چیرنے کا حکم دے گا اور اس کو درمیان سے چیر دیا جائے گا۔ پھر (دجال) اس کو جوڑ کر پوچھے گا کہ اب مانتا ہے مجھ کو؟ وہ کہے گا:' اب تو مجھے اور یقین ہو گیا (کہ تو دجال ہے)" پھر وہ نوجوان کہے گا:" لوگو! میرے بعد دجال کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس کے بعد دجال اس جوان کو ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا چنانچہ اس کی پوری گردن کو (اللہ کی جانب سے) تانبے (Copper) کا بنا دیا جائے گا' لہٰذا دجال اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پھر دجال اس کو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اس کو آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اس کو جنت میں ڈالا گیا ہو گا۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

' اس نوجوان کی شہادت رب العالمین کے ہاں لوگوں میں افضل شہادت ہو گی۔"

(الصحیح المسلم: جلد نمبر: 4' صفحہ نمبر: 2256) (مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 534)

5: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کا طویل ذکر فرمایا اور اس کے بعد ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ میں داخل ہونا اس پر حرام ہو گا چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک بنجر زمین میں اترے گا۔ ایک روز اس کے پاس ایک ایسا آدمی جائے گا جو اس وقت سب سے اچھا آدمی ہو گا یا اچھے آدمیوں میں سے ہو گا۔ وہ کہے گا:" میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہم سے ذکر فرمایا تھا۔" وہ کہے گا: "اے لوگو! اگر میں اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تو کیا پھر بھی تمہیں میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا؟" لوگ کہیں گے: "نہیں۔" پھر وہ اس آدمی کو قتل کر کے زندہ کر دے گا۔ زندہ ہو کر وہ آدمی کہے گا: "آج تو مجھے تیرے بارے میں اور بھی زیادہ بصیرت حاصل ہو گئی ہے۔" اس پر وہ دجال اس کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن ان اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔"

(بخاری، باب لا یدخل الدجال المدینۃ، رقم الحدیث 1783 رقم الصفحۃ 664 الجزء الثانی مطبوعۃ دار ابن کثیر، یمامۃ بیروت) (صحیح مسلم، باب صفۃ الدجال وتحریم المدینۃ علیہ وقتلہ المومن واحیاءہ، رقم الحدیث 2938 رقم الصفحۃ 2256 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (السنن الکبریٰ، منع الدجال من المدینۃ، بیروت۔ رقم الحدیث 4275 رقم الصفحۃ 485 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (صحیح ابن حبان ذکر الاخبار عن البعض الآخر من الفتن التی تکون مع الدجال، رقم الحدیث 6801 رقم الصفحۃ 212 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث 11336 رقم الصفحۃ 36 الجزء الثالث مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ، مصر) (الایمان لابن مندۃ، رقم الحدیث 1028 رقم الصفحۃ 936 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ، بیروت) (الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 8705 رقم الصفحۃ 450 الجزء الخامس مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (غوامض الاسماء المبھمۃ رقم الصفحۃ 576 الجزء الثانی مطبوعۃ عالم الکتب، بیروت)

وہ شخص مدینہ منورہ کے ایک جید عالم دین ہوں گے۔ اس کے علاوہ سابقہ حدیث کے مطابق وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہی ہوں گے۔ دجال اپنی صلاحیت یا سائنسی کمال کے بعد اس طرح کی باتوں پہ دوبارہ کبھی قدرت حاصل نہ کر سکے گا۔ یہاں یہ بات زیادہ قرین لگتی ہے کہ دجال کے کمالات جادوئی اور سائنسی دونوں قوتوں پر مشتمل ہوں گی۔ جہاں جیسی ضرورت ہوگی وہ اس سے کام لے گا۔

6: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ''دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔'' تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ''تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔'' قاصد کہے گا: ''نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔'' (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ''(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔'' چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ''اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟'' لوگ کہیں گے: ''ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔'' (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ''کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔'' اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ''اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔'' پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ''اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔'' اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔''

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

ایمان والے کا ایمان:

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''شاید اسے مجھے دیکھنے والوں اور میری بات سننے والوں میں سے بعض لوگ دیکھ لیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔''

(سنن الترمذی ما جاء فی الدجال، رقم الحدیث 2234 رقم الصفحہ 507 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث 8630 رقم الصفحہ 585 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ الاحادیث المختارۃ رقم الحدیث 1115 رقم الصفحہ 314 الجزء الثالث مطبوعہ مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ مکۃ) (سنن ابوداؤد باب ما جاء فی الدجال، رقم الحدیث 4756 رقم الصفحہ 241 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (مصنف ابن ابی شیبۃ، رقم الحدیث 37476 رقم الصفحہ 490 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشد، ریاض) (مسند البزار، رقم الحدیث 1280 رقم الصفحہ 107 الجزء الرابع مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ) (مسند ابی یعلی، رقم الحدیث 875 رقم الصفحہ 178 الجزء الثانی مطبوعہ دار المامون للتراث، دمشق) (سیر اعلام النبلاء، رقم الصفحہ 7 الجزء الاول مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم الحدیث 1036 رقم الصفحہ 223 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (ضعفاء العقیلی رقم الحدیث 817 رقم الصفحہ 263 الجزء الثانی مطبوعہ دار المکتبۃ العلمیۃ، بیروت) (تھذیب الکمال رقم الصفحہ 9، الجزء 15، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

روئے زمین کا عظیم ترین فتنہ:

1: دجال کا دجل وفریب ہمہ جہت (Multi Dimension) ہوگا۔ جھوٹ' فریب' افواہیں اور پروپیگنڈہ اتنا زیادہ ہوگا کہ بڑے بڑے لوگ اس کے بارے میں شک وشبہ میں پڑھ جائیں گے کہ یہ مسیحا ہے یا دجال؟

عام طور پر عوام کے ذہن میں یہ ہے کہ دجال صرف اپنے مکروہ چہرے کے ساتھ دنیا کے سامنے آجائے گا' اگر معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو پھر کسی کو ڈرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے لیکن اس کے مکروہ چہرے کے باوجود اس کے کارنامے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کئے جائیں گے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اگر یہ وہی دجال ہوتا تو ایسے اچھے کام ہرگز نہیں کرتا۔ اس کے فتنوں کو شمار کرنا تو مشکل ہے البتہ احادیث کی روشنی میں یہاں مختصر خاکہ پیش کیا جایا ہے کہ اس کا طریقہ کار کس نوعیت کا ہو سکتا ہے؟

دجال کی آمد سے پہلے سالوں سے دنیا میں خون ریز جنگیں اور انسانیت کا قتل عام ہو رہا ہوگا۔ بے روزگاری' مہنگائی' معاشرتی ناانصافیوں کا دودورا ہوگا۔ گھروں کا امن وسکون ختم ہو چکا ہوگا۔ ہر طرف برائی کا بول بالا ہوگا اور اچھائی کہیں کہیں نظر آئے گی۔ لوگ ایسے شخص کی بھی تعریف کریں گے جو ننانویں فیصد برائیوں میں ملوث ہوگا اور ایک فیصد اچھا کام کرتا ہوگا۔ لوگ عام قائدین سے مایوس ہو کر کسی ایسے نجات دہندہ کی تلاش میں ہوں گے جو اللہ کی طرف سے بھیجا جائے گا۔

اب اس کے چیلے میڈیا یا کسی اور ذریعے سے ایک لیڈر کو انسانیت کا نجات دہندہ بنا کر پیش کریں گے اور ثابت کر دیں گے کہ اس نے بیروزگاروں کو روزگار دیا ہے' قحط زدہ علاقوں میں کھانے پینے کا سامان پہنچایا ہے' مختلف ممالک کے درمیان جاری نفرت وعداوت کو ختم کر کے ان کو محبت وبھائی چارگی کے راستوں پر ڈال دیا ہے۔ دنیا سے شرپسندوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ گھر گھر انصاف پہنچا دیا گیا اور اب دنیا کی تمام قوموں کو ایک نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دنیا والوں کی ہمدردیاں حاصل کرے گا۔ ظاہر ہے اگر کوئی شخص اس دور میں اتنے عظیم کارنامے انجام دے گیا تو مغربی میڈیا پر ایمان لانے والی دنیا اس کی تعریف

کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس طرح لوگوں کی ہمدردیاں اس کے ساتھ ہو جائیں گی۔

پھر دجال پہلے لوگوں کے ذہن میں یہ بات ڈالے گا کہ یہ سب کچھ میں اپنی طرف سے نہیں کر رہا بلکہ یہ سب کرنے کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ پھر آخر میں وہ اپنی خدائی کا اعلان کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کانے ملعون کے فتنے سے بچائے۔ آمین

2: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی پیدائش سے قیامت کے قائم ہونے تک دجال کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ زمین پر نازل نہیں کیا اور میں نے اس کے بارے میں ایسی بات بتائی جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں بتائی۔ وہ یہ کہ دجال گندم گوں اور گھنگریالا ہوگا، اس کی بائیں آنکھ ممسوخ (مسخ شدہ، بدشکل) ہوگی، اس کی آنکھ پر سخت ناخنہ ہوگا۔ وہ مادرزاد اندھے اور برص کی بیماری والے کو درست کر سکے گا اور دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ اس وقت اس سے جس نے کہا: "میرا رب اللہ ہے۔" اس پر کوئی فتنہ نہیں اور جس نے کہا کہ تو میرا رب ہے وہ فتنہ میں پڑ جائے گا جیسا بھی اللہ چاہے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام محمدؐ کی تصدیق کرتے ہوئے انہی کی امت میں نازل ہوں گے جو امام، ہدایت یافتہ، حکم اور عادل ہوں گے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔"

(مجمع الزوائد، باب ماجاء فی الدجال، رقم الصفحۃ 335 الجزء السابع مطبوعۃ دار الریان للتراث، القاھرۃ)

3: مسند امام احمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو میری مجلس میں حاضر ہوا اور جس نے میری بات سنی تو تم میں سے موجود لوگوں کو چاہئے کہ وہ (ان باتوں کو) ان لوگوں تک پہنچا دے جو اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔"

دجال کا ذکر جس صحابی نے بھی سنا اس پر خوف کا عالم طاری ہو گیا۔ اس بیان کا حق ہی یہ ہے کہ سننے والے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور اس بیان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا

جائے۔

4: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دجال کے بارے میں روایت نقل کرنے کے بعد کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں اس کو اس لئے بار بار بیان کرتا ہوں کہ تم اس میں غور کرو، سمجھو اور باخبر رہو، اس پر عمل کرو اور اس کو ان لوگوں سے بیان کرو جو تمہارے بعد ہیں۔ لہٰذا ہر ایک دوسرے سے بیان کرے اس لئے اس کا سخت ترین فتنہ ہے۔"

(السنن الواردۃ فی الفتن)

5: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

"مابَینَ خَلقِ آدم الی قیامِ الساعۃِ فتنۃٌ اکبر عند اللہ مِن الدجال"

(مستدرک، جلد نمبر:۴، صفحہ نمبر:۵۷۳)

"آدم علیہ السلام کی پیدائش اور روز قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔"

6: صحیح مسلم کی روایت ہے:

"مابَینَ خلقِ آدمَ اِلیٰ قیامِ الساعۃِ خلق اکبر منَ الدجالِ"

(مسلم، جلد نمبر:۴، صفحہ نمبر:۲۲۶۶)

7: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی۔) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: "میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟" چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور

ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: "تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟" تو لوگ کہیں گے: "ہاں۔" چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: "یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کردو۔" چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: "اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کردے۔" چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: "اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔" دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: "یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔" حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرا رہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: "میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔" تو لوگ اس کو کہیں گے: "تو جھوٹا ہے۔" اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: "لوگوں نے سچ کہا۔" اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: "آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔" تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: "میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔" پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: "آپ کون ہیں؟" تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: "میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔" اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر

بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: "دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔" تو وہ (فاتحین) کہیں گے: "تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔" قاصد کہے گا: "نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔" (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: "(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔" چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: "اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟" لوگ کہیں گے: "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔" (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: "کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔" اس پر وہ (قاصد) کہے گا: "اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔" پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو

تلوار کا وار، نہ چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ''اس کو میری جہنم میں ڈالدو۔'' اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنادے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا۔ تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ''اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)''

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر: 2، صفحہ نمبر: 443)

8: حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے فتنے میں سب سے خطرناک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا: ''کیا خیال ہے اگر میں تیری (مری ہوئی) اونٹنی زندہ کردوں تو کیا تو نہیں مانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟'' دیہاتی کہے گا: ''ہاں۔!'' اس کے بعد شیاطین اس کے اونٹ جیسا بنا دینگے' اس سے بھی بہتر جس طرح وہ دودھ والی تھی اور پیٹ بھرا ہوا تھا۔ (اسی طرح) دجال ایک ایسے شخص کے پاس آئے گا جس کے باپ اور بھائی مر گئے ہوں گے۔ وہ ان سے کہے گا: ''کیا خیال ہے اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کردوں تو' تو پھر بھی نہیں پہچانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟'' وہ کہے گا: ''کیوں نہیں۔'' چنانچہ شیاطین اسکے باپ اور بھائی کی شکل میں آجائیں گے۔''

یہ بیان کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر کسی کام سے تشریف لے گئے۔ پھر کچھ دیر بعد آئے تو لوگ اس واقعہ سے رنجیدہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کی دونوں چوکھٹیں (یا دونوں کو اڑ) پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

''اسماء! کیا ہوا؟''

میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! آپ نے تو دجال کا ذکر کر کے تو ہمارے دل ہی نکال دیئے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر وہ میرے ہوتے ہوئے نکل آیا تو میں اس کے لیے رکاوٹ ہوں گا۔ ورنہ میرا رب ہر مومن کے لئے نگہبان ہوگا۔''

میں نے پوچھا:

''یارسول اللہ! واللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں تو اس وقت تک روٹی نہیں پکاتے جب تک بھوک نہ لگے تو اس وقت تک اہل ایمان کی حالت کیا ہوگی؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان کے لئے وہی تسبیح وتحمید کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کافی ہوتی ہے۔''

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:535)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی جس محفل میں بھی دجال کا بیان فرماتے تھے وہاں صحابہ رضی اللہ عنہم پر خوف طاری ہو جاتا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم رونے لگتے تھے لیکن کیا وجہ ہے کہ آج مسلمان اس کے بارے میں کچھ فکر ہی نہیں کرتے؟

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج لوگ اس فتنے کو اس معنی میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جس معنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا ہے۔ آج اگر کوئی مسلمان یہ حدیث سنتا ہے کہ دجال کے پاس کھانے کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی تو اس حدیث کو وہ اس حال میں سنتا ہے کہ اس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اور اس کو پانی کی کوئی کوئی طلب نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ دجال والے حالات کو بھی اپنے بھرے پیٹ اور تر گلے والی صورت حال پر ہی قیاس کرتا ہے اور یہ حدیث سنتے وقت اس کی آنکھوں کے سامنے یہ منظر بالکل نہیں آتا۔

وہاں حالت یہ ہوگی کہ دنوں سے نہیں بلکہ ہفتوں سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی دیکھنے کو نہیں ملا ہوگا، بھوک نے بڑوں بڑوں کو نڈھال کر دیا ہوگا، پانی نہ ملنے کی وجہ سے حلق میں کانٹے چبھ رہے

ہونگے۔ جب گھر کے اندر آپ قدم رکھیں گے تو نظروں کے سامنے آپ کا وہ لخت جگر ہوگا جس کے ایک اشارے پر آپ اس کی ہر خواہش پوری کر دیا کرتے تھے، اب وہی بچہ آپکے سامنے ہے، شدت پیاس سے زبان باہر نکلی ہوئی ہے، کئی دن کے فاقے نے گلاب جیسے چہرے سے زندگی کی تمام رونقوں کو چھین لیا ہے، یہ منظر دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اٹھتا ہے اور آپ لاچاری و بے بسی کے عالم میں اپنے جگر کے ٹکڑے سے دوسری طرف منہ پھیر لیتے ہیں اور دوسری طرف......حسرتوں کا بت بنی آپ کی ماں......ہاں......ماں......جس نے آپ کو کبھی بھوکے پیٹ نہیں سونے دیا، جو آپ کی پیاس کو آپ کے اشاروں سے سمجھ جاتی تھی، جس نے تمام خوشیوں اور ارمانوں کو آپ کے نام کر دیا۔ آج وہی آپ کی ماں نگاہوں میں ہزاروں سوالات لئے جوان بیٹے کی طرف اس امید سے دیکھ رہی ہے کہ شاید آج بیٹا ضرور روٹی کا ایک ٹکڑا کہیں سے لے آیا ہوگا، بیٹا آج میری ممتا کی خاطر پانی کا ایک قطرہ ضرور کہیں سے لایا ہوگا، آپ کو چہرہ سمجھنے والی ماں آج بھی بیٹے کو چہرے پر لکھے جواب کو پڑھ لیتی ہے اور ماں کی آنکھوں سے جوان بیٹے کی بے بسی پر اشکوں کے قطرے گرتے ہیں تو آپ کا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے، آپ اندر ہی اندر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہے ہیں، آپ پھر دوسری طرف منہ موڑتے ہیں، شاید اس کونے میں کوئی نہ ہو لیکن وہاں......آپ کی شریک سفر ہے......جس نے ہر امتحان کی گھڑی میں آپ کو حوصلہ دیا لیکن......آج اس کے ہونٹ سوکھ چکے ہیں، ضبط کا سمندر اندر ہی اندر موجیں مار رہا ہے اور یکا یک اپنے چاند کو دیکھ کر دل میں چھپے اشکوں کے سمندر میں طوفان پیدا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی مضبط اپنے ہی اشکوں میں پگھلنے لگی......اب آخر آپ بھی تو انسان ہیں......آپ کے سینے میں بھی تو گوشت کا لوتھڑا ہی دھڑکتا ہے......آخر کب تک اَنا (Ego) کے خول میں خود کو چھپا سکتے تھے۔ اب جبکہ تمام مادی سہارے ٹوٹ گئے، امید کے تمام پتوار ہاتھوں سے چھوٹ گئے تو آپ کی آنکھوں نے بھی رخساروں کو نم کر دیا......ایک طرف بلکتا معصوم بچہ......ماں کی ممتا......بیوی کی محبت......ان سب کے غموں نے آپ کے دل کو رنگ کی طرح پگھلا دیا اور کوئی چھپا یا رکھنے والا بھی میسر نہیں اور کیسے ہو کہ ہر گھر اور ہر در میں یہی منظر۔ ایسے وقت میں باہر سے کھانے کی خوشبو اور پانی کی آواز سنائی دیتی ہے......آپ بھی اور آپ کے پیارے بھی سب

دوڑتے ہوئے باہر جاتے ہیں تو سامنے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اب مشکل کی گھڑی ٹل گئی......انسانوں کے اس جنگل میں کوئی مسیحا آپہنچا......آنے والا مسیحا......اعلان کرتا ہے کہ بھوکو اور پیاس کے مارے ہوئے لوگو! یہ لذیذ خوشبو دار کھانے اور یہ ٹھنڈا میٹھا پانی تمہارے ہی لئے ہے......یہ سنتے ہی آپ اور آپ کے پورے گھر اور شہر میں جیسے آدمی زندگی یوں ہی لوٹ آئی......مسیحا پھر کہتا ہے......یہ سب کچھ تمہارے لئے ہی ہیں لیکن کیا تم اس بات کو مانتے ہو کہ اس کھانے اور پانی کا مالک میں ہوں؟ کیا تم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہو کہ یہ سب کچھ میرے اختیار میں ہے۔؟

کھانے اور پانی کی طرف آپ کے بڑھتے ہوئے قدم تھوڑی دیر کے لئے رک گئے اور آپ کچھ سوچنے لگے، آپ کی یادداشت نے کہا کہ یہ الفاظ کچھ جانے پہچانے لگتے ہیں اور آپ کو یاد آگیا کہ یہ ''مسیحا'' کون ہے؟ لیکن تبھی......آپکے پیچھے سے بچے کے بلکنے کی آواز تیز آنے لگی، ماں کی چیخیں سنائی دیں، آپ دوڑتے ہوئے گئے تو آپ کے جگر کا ٹکڑا، آپ کا بیٹا موت وحیات کے درمیان لٹک رہا ہے کہ اگر پانی کا قطرہ مل جائے تو آپ کا بچہ بچھڑنے سے بچ سکتا ہے، اب ایک طرف بچے کی ماں اور بیوی کی محبتیں ہیں، دوسری طرف ایک سوال کا جواب ہے۔ایک طرف خوشیوں بھرا گھر ہے اور دوسری طرف ماتم کدہ، گویا ایک طرف آگ ہے اور دوسری طرف خوبصورت باغات۔ذرا بتایئے ذہن کے بند دریچوں کو کھول کر سوچئے کیا معاملہ اتنا ہی آسان ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں؟ شاید نہیں بلکہ یہ فتنہ تاریخ انسانی کا سب سے بھیانک فتنہ ہے۔

دجال اور غذائی مواد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھلوں) اور سبزی کا ہوگا۔''

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:443)

دجال کے پاس بڑی تعداد میں غذائی مواد ہوگا۔ وہ جس کو چاہے گا کھانا دے گا اور جس کو

چاہے گا فاقے کرائے گا۔ دنیا میں اس وقت غذائی اشیاء بنانے والی سب سے بڑی کمپنی نیسلے (Nestly) ہے۔ جو یہودیوں کی ملکیت ہے اور اس کا مشن تمام دنیا کے غذائی مواد کو اپنے قبضہ میں کرنا ہے۔

یہ کمپنی اس وقت غذائی مواد' مشروبات (Beverages) چاکلیٹ' تمام مٹھائیاں' کافی' پاؤڈر دودھ' بچوں کا دودھ' پانی' آئس کریم' تمام قسم کا غلہ' چٹنیاں' سوپ غرض کھانے پینے کی کوئی ایسی نہیں جو یہ کمپنی نہ بنا رہی ہو اور یہ مادی دنیا کھانے پینے کی اشیاء میں نیسلے کی محتاج ہے۔

شریف اور خوبصورت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا:

''وہ کانا ہے، شریف اور خوبصورت لگتا ہوگا، صاف رنگ والا ہوگا، اس کا سر گویا کہ سانپ کی طرح ہوگا، شکل وصورت میں عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ مگر تم لوگ یاد رکھو! بیشک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے دجال کو شریفوں جیسے حلیہ میں دیکھا ہے۔ موٹا اور بڑے ڈول والا گویا کہ اس کے بال درخت کی شاخیں ہیں، کانا ہے گویا اس کی آنکھیں صبح کا ستارہ ہے۔ عبدالعزیٰ بن قطن جو کہ خزاعہ کے ایک شخص ہیں سے مشابہ ہے۔''

(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6796 رقم الصفحہ 207 الجزء الخامس عشر' مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت)(مجمع الزوائد باب ماجاء فی الدجال رقم الصفحہ 337 الجزء السابع مطبوعہ دار الریان للتراث' القاھرۃ)(موارد الظمآن' رقم الحدیث 1900 رقم الصفحہ 468 الجزء الاول' مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(مسند احمد' رقم الحدیث 2148 رقم الصفحہ 240 الجزء الاول مطبوعہ موسۃ قرطبۃ' مصر)(المعجم الکبیر' رقم الحدیث 11711 رقم الصفحہ 273 الجزء الاحادی العشر' مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم' الموصل)(السنۃ عبداللہ بن احمد' رقم الحدیث 1003 رقم الصفحہ 447 الجزء الثانی' مطبوعہ دار ابن القیم' الدمام)

دجال کی سواری:

1: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دجال ہلکے (اپنی مرضی کے) دین، ناکارہ علم کے ساتھ نکلے گا اور چالیس دن میں ساری دنیا کا دورہ کرے گا۔ ان میں سے ایک دن سال کے برابر، ایک دن مہینہ کے برابر، ایک دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا۔ وہ لوگوں کے پاس آئے گا اور کہے گا: ''میں تمہارا رب ہوں۔'' مگر یاد رکھو تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دجال کی پیشانی پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا جس کو ہر مومن خواہ جاہل ہو یا پڑھا لکھا دونوں پڑھ سکیں گے۔ سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ منور کے وہ ہر چشمہ اور ہر پانی کے پاس سے گزرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان شہروں میں اس کا داخلہ حرام فرما دیا ہے اور فرشتے ان دونوں شہروں کے دروازوں پر بطور محافظ کھڑے ہیں۔''

ایسا گدھا جس کے دونوں پہلوؤں یا دونوں شانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہو سوائے ''ہوائی جہاز'' یا ''اُڑن طشتری'' کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ ؟اب اگر صحابہ کرام کو ہوائی جہاز کا نام بتایا جاتا تو ان کی سمجھ میں بالکل بھی نہ آتا کہ یہ ہوائی جہاز کیا ہوگا۔ لہٰذا لفظ ''گدھے'' سے تشبیہ دے کر بیان کر دیا گیا جو صحابہ کرام کی سمجھ میں بھی آسانی سے آ گیا کہ اُس گدھے کی ہیئت کذائی کچھ بھی ہو بہرحال یہ ہے کوئی سواری۔ اور آج کے دور میں بھی آسانی سے سمجھ میں آ رہا ہے کہ اس سے مراد کیا چیز ہو سکتی ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں (گدھا اور ہوائی جہاز) سواری کے کام بھی آتی ہیں اور بار برداری کے بھی۔ صحابہ کرام کے لئے یہ بات ضرور باعث حیرت رہی ہوگی کہ آخر وہ گدھا کہاں ہوتا ہے کہاں رہتا ہے جس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوتا ہے؟ لیکن اس کے باوجود انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا سنا ویسا یاد رکھا اور آج ہم تک یہ حدیث پہنچی۔

اسرائیل نے عصر حاضر میں ایسا جہاز تیار کرلیا ہے جو دیکھنے میں گدھے سے مشابہت رکھتا ہے اور غور طلب بات یہ ہے کہ انہوں نے یہ جہاز لُد کے ائیرپورٹ پر رکھا ہے جس کے بارے میں حدیث میں ہے کہ دجال لُد کے ائیرپورٹ سے بھاگنا چاہے گا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کردیں گے۔ معلوم ہوا کہ اسرائیل مکمل طور پر دجالی اتحادی ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث 8613 رقم الصفحۃ 575 الجزء الرابع مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ، بیروت) (مجمع الزوائد، رقم الصفحۃ 344 الجزء السابع مطبوعۃ دارالریان للتراث، القاھرۃ) (مختصر مختصر رقم الصفحۃ 219 الجزء الثانی، مطبوعۃ مکتبۃ المتنبی القاھرۃ) (مسند احمد، رقم الحدیث 14997 رقم الصفحۃ 367 الجزء الثالث مطبوعۃ موسسۃ قرطبۃ، مصر)

2: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اذن حمار الدجال تظل سبعین الفا"

(الفتن نعیم بن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:548)

"دجال کے گدھے کے کانوں کے سائے میں ستر ہزار افراد آجائیں گے۔"

3: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر ہوگا۔"

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:443)

4: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہوکر سمندر میں اس طرح داخل

ہوجائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو۔"

(الفتن نعیم ابن حماد، جلد نمبر:2، صفحہ نمبر:443)

5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال سبزی مائل سفید رنگ کے گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کے پاس ستر ہزار فوجی ہوں گے جن کے اوپر سبز چادریں ہوں گی یہاں تک کہ وہ ابوالمراء کے ٹیلہ پر ٹھہر جائیں گے۔"

(تذکرۃ الحفاظ رقم الصفحہ 903 رقم الصفحہ 960 الجزء الثالث مطبوعہ دار الصمیعی ' ریاض)

(الفردوس بماثور الخطاب' رقم الحدیث 8921 رقم الصفحہ 510 الجزء الخامس مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)

دجال عراق میں:

"هَيثَم بن مالك الطّائی رَفَعَ الحَدِيثَ قَالَ يَلی الدّجالُ بالعراق سَنتين يُحمَدُ فيها عَدلُه وتَشرَابُ النّاسُ اِلَيهِ فَيصعَدُيوماً المنبرَ فَيخطُبُ بِها ثُمّ يُقبِلُ عَلَيهِم فيقولُ لَهُم ما آنَ لكم ان تَعرِفوا ربّكم له قائلٌ ومَن رَبُّنا فيقول انا فينكِرُ مُنكِرٌ مِنَ النّاسِ مِن عِبادَ اللهِ قوله فيا خُذُه فيقتلُه"

(الفتن نعیم بن حماد، جلد نمبر:۲، صفحہ نمبر:۵۳۹)

"ہیثم بن مالک الطائی مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ دجال (اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے) دو سال تک عراق پر حکومت کرے گا، جس میں اس کے انصاف کی تعریف کی جائے گی اور لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے ۔پھر وہ ایک دن منبر پر چڑھے گا اور عراق کے بارے میں تقریر کرے گا (کہ میں نے یہاں عدل وانصاف قائم کر دیا ہے۔) پھر لوگوں کے سامنے آئے گا اور ان سے کہے گا۔کیا اب وقت نہیں آ گیا تم اپنے رب کو پہچان لو؟ اس پر ایک شخص کہے گا:" ہمارا رب کون ہے؟" تو دجال کہے

گا: "میں۔" یہ سن کر ایک اللہ کا بندہ اس کے اس دعوے کو جھٹلائے گا
۔چنانچہ دجال اس کو پکڑ کر قتل کر دے گا۔"

دجال اور یہودیوں کا لدنامی شہر:

1: حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا جس میں اس کی معمولی اور اہم دونوں طرح کی باتوں کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ یہیں کھجوروں کے جھنڈ کے آس پاس ہی کہیں ہے۔ اس کے بعد ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے واپس لوٹے اور جب دوسرے وقت حاضر خدمت ہوئے تو ہم نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر فرمایا اور اس کی پستی اور بلندی کا جو ذکر کیا اس کی وجہ سے ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے علاوہ مجھے تم پر ایک اور بات کا ڈر ہے۔ (سنو) اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں تم سے پہلے اس پر دلیل قائم کروں گا اور اگر میرے وصال کے بعد ظاہر ہوا تو ایک شخص اس پر حجت پیش کر کے اسے شکست دے گا۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ دجال جوان ہوگا' گھنگھریالے بالوں اور کھڑی آنکھوں والا ہوگا' عبدالعزیٰ بن قطن کا ہم شکل ہوگا' تم میں سے جو شخص اسے دیکھے تو سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ دجال شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔"

ہم نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! وہ زمین پہ کتنے عرصے تک رہے گا۔؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"چالیس دن اور اس کا پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، پھر ایک دن ایک مہینے کے برابر' پھر ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔"

ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! یہ بتلایئے کہ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی۔؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نہیں بلکہ اوقات نماز کا اندازہ لگالینا۔''

ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان بادلوں کی طرح جن کی ہوا ہنکا کرلے جائے۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی بات کو رد کریں گے۔ وہ ان کے پاس سے واپس لوٹے گا تو ان کے اموال اس کے پیچھے چل پڑیں گے جس کی وجہ سے وہ خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔ پھر وہ ایک دوسری قوم کے پاس آکر انہیں دعوت دے گا جسے وہ قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کریں گے۔ تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا اور آسمان بارش برسائے گا، زمین کو درخت اگانے کا حکم دے گا تو وہ درخت اگائے گی، شام کو ان کے جانور چرا گاہوں سے اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان لمبے' کوکھ چوڑے اور پھیلے ہوئے اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ ایک ویران جگہ آکر کہے گا: 'اے زمین! اپنے خزانے نکال دے۔'' اس کے بعد جب وہ واپس لوٹے گا تو زمین کے خزانے اس کے پیچھے شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح کثرت کے ساتھ چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے جوان کو بلا کر تلوار سے اسکے دو ٹکڑے کر کے اسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کو جواب دے گا۔ وہ ان ہی کاموں میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہلکے زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے جامع مسجد دمشق کے سفید شرقی مینار پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے۔ (جامع مسجد دمشق اور اس کے منار کی تصویر کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔ ملاحظہ کیجئے تصویر نمبر 4۔) جب آپ سر نیچا کریں گے تو قطرے ٹپکتے ہوں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے ہوں گے۔ آپ کی سانس کی

حدنگاہ تک پہنچتی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے "لد" کے دروازے پر پائیں گے اور اسے وہیں قتل کر دیں گے۔ اسی حالت میں آپ علیہ السلام جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا ٹھہریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی حکم دے گا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جاؤ کیونکہ اب میں ایسی مخلوق کو ظاہر کرنے والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا۔ وہ ارشاد خداوندی کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کی پہلی جماعت کے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر جب آخری جماعت کے لوگ گزریں گے تو کہیں گے شاید یہاں کبھی پانی رہا ہوگا۔ وہ وہاں سے آگے بڑھیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور کہیں گے: "ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر لیا آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔" چنانچہ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تیر خون آلود واپس بھیج دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی کوہ طور پہ محصور ہوں گے (جہاں ان کے پاس کھانے پینے کا سامان ختم ہو جائے گا اور نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ) ان کے نزدیک بھوک کی وجہ سے گائے کا سر تمہارے آج کے سو دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی مجاہدین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جس کی تکلیف سے وہ سب مر جائیں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑ سے اتریں گے تو ان کی لاشوں کے تعفن اور خون کی وجہ سے زمین کی ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے۔ آپ کے ساتھی پھر دعا کریں گے۔ اب اللہ تعالیٰ لمبی گردن والے اونٹوں جیسے پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر پہاڑ کے غار میں پہنچا دیں گے۔ ان کے ہتھیار اتنی کثیر تعداد میں ہوں گے کہ مسلمان ان کے تیر و ترکش سات برس تک جلاتے پھونکتے رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جو ہر گھر اور ہر خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو کر شیشہ کی طرح صاف کر دے گی۔ زمین سے کہا جائے گا: "اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں لوٹا۔" چنانچہ اس زمانے میں (انار اتنا بڑا ہوگا کہ) ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھے گی۔ دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کے دودھ سے ایک

گروہ کا پیٹ بھر جائے گا۔ ایک قبیلہ ایک گائے کے دودھ سے سیر ہو جائے گا اور ایک بکری کا دودھ ایک چھوٹے قبیلہ کے لئے کافی ہوگا۔ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کر لے گی۔ باقی رہنے والے لوگ عورتوں سے گدھوں کی طرح بے پردہ ہمبستر ہوں گے اور انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔"

(صحیح مسلم' باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ' رقم الحدیث 2937 رقم الصفحہ 2250 الجزء الرابع مطبوعہ داراحیاء التراث العربی' بیروت)(سنن الترمذی باب ماجاء فی فتنۃ الدجال' رقم الحدیث 2240 رقم الصفحہ 510 رقم الصفحہ 537 الجزء الرابع مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ' بیروت)(السنن الکبریٰ ما یجیر من الدجال رقم الحدیث 783 رقم الصفحہ 235 الجزء السادس مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)(مسند احمد' رقم الصفحہ 181 الجزء الرابع مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ' مصر)(مسند الشامیین' رقم الحدیث 614 رقم الصفحہ 355 الجزء الاول مطبوعہ 221 الجزء 15 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ' بیروت)(سنن ابن ماجۃ' باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم' رقم الحدیث 4075 رقم الصفحہ 1356 الجزء الثانی مطبوعہ دارالفکر بیروت)(الایمان لابن مندہ' ذکر وجوب الایمان بخروج الدجال ویاجوج وماجوج' رقم الحدیث 1027 رقم الصفحہ 932 الجزء الثانی مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ' بیروت)

مذکورہ حدیث میں ہے کہ دجال کا پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ سال بھر دن کی وہ صورت زیادہ قرین قیاس ہے جس کے مطابق فی زمانہ فضا میں معلق دیوہیکل عدسوں کی مدد سے غروب شدہ سورج کی شعاعیں کسی علاقے پر منعکس کردی جاتی ہیں جس سے وہاں دن نکلنے لگتا ہے۔ دجال ان عدسوں کی مدد سے یہ کیفیت پہلا سال برقرار رکھے گا جس سے پورے سال بھر تک دن کا سا سماں رہے اور رات کا پتہ نہ چلے کہ کب ہوئی اور کب نہیں۔ اسی لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں بھی وقت کا حساب اور اندازہ کر کے پڑھنے کا حکم فرمایا چونکہ چاند سورج کی گردش نہیں رکے گی اس لئے نماز بھی معاف نہ ہوگی۔ ہاں اگر سورج کی گردش آہستہ ہو جاتی تب نمازیں معاف ہو جاتیں' اس لئے کہ جب سورج اپنی منزل پر پہنچا ہی نہیں تو نماز کا وقت بھی نہیں ہوا اور جب وقت نہ پایا گیا تو نماز کیسے فرض

ہو جائے گی؟۔

مذکورہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ دجال کے حکم پر بارش ہوگی۔ اس کا یہ سارا نظام جادو کا نظام ہوگا یا پھر اس کے پاس جدید ٹیکنالوجی ہوگی۔ آج کل بارش کے لئے سازگار بادلوں پر نمک کے پانی کے چھڑکاؤ یا دیگر کیمیکلز کے چھڑکاؤ کے ذریعے مصنوعی بارش برسالینا عام ہو چکا ہے۔

مذکورہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لد کے دروازے پر دیکھیں گے۔ لد اسرائیل کا اہم ترین شہر ہے جو تل ابیب کے جنوب میں شیرون نامی میدانی علاقے میں واقع ہے۔ اسے "لدا" یعنی Lydda بھی کہا جاتا ہے۔ بائبل میں بھی متعدد مقامات پر اس کا تذکرہ ہے۔ اقوام متحدہ کی 29 نومبر 1947ء کی ایک قرارداد کے مطابق اسے فلسطین کا حصہ قرار دیا گیا تھا لیکن 12 جولائی 1948ء کو اسرائیل نے حملہ کر کے اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ جب سے یہ اسکے قبضہ میں ہے اور اب یہ اسرائیل کا اہم ترین شہر ہے۔ اس شہر میں یہودیوں کی بہت بڑی آبادی ہے۔ یہاں اسرائیل کا اہم ترین صنعتی علاقہ ہے جہاں کاغذ اور بجلی کے آلات بھی بنائے جاتے ہیں۔ اسکے علاوہ ایک ڈیوڈ بن گورین انٹرنیشنل ائیر پورٹ بھی ہے ("لیڈوے" نام سے بھی ایک ائیر پورٹ ہے)۔ یہ شہر اسرائیل کے دوسرے شہروں تک آمد و رفت کے لئے بھی بہت اہم ہے اسی لئے یہاں ریل اور شاہراہوں کا بڑا مربوط و اہم نظام قائم ہے جہاں سے رات دن آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ اس کی اہم صنعت میں ذاتی و تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کیے جانے والے ہوائی جہاز تک بنائے جاتے ہیں۔ اب یہاں فوجی مقاصد کے لئے بھی ہوائی جہاز بنائے جارہے ہیں۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر یہاں سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ دجال کو چونکہ یہودیوں کی مکمل حمایت و سرپرستی حاصل ہوگی اس لئے ممکن ہے کہ وہ پناہ لینے کی غرض سے دمشق سے بھاگتا ہوا یہاں آئے لیکن شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مارا جائے اور جہنم رسید ہو۔

مذکورہ حدیث میں ہے کہ جوج ماجوج کی پہلی جماعت کے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گیا۔ بحیرہ طبریہ کو اب "طبریاز" کہتے ہیں۔ یہ اسرائیل میں ایک جھیل ہے اور اس میں پانی ہمیشہ وافر مقدار میں موجود رہتا ہے۔ یہ سطح سمندر سے 686 فٹ نیچے ہے اور اس کا رقبہ 64 مربع میل ہے۔ اس کی آب وہوا عمدہ اور زمین بہت زرخیز ہے۔ ایک یہودی مورخ نے لکھا ہے کہ 2000ء قبل مسیح میں اس جھیل کے ارد گرد نو شہر آباد تھے لیکن ان سب میں صرف طبریاز باقی رہ گیا ہے۔ یہ یہودیوں کے مقدس شہروں میں چوتھا شہر ہے۔ طبریہ گلیلی پہاڑ سے نکلا ہوا چشمہ ہے اور اسی نام کا سمندر بھی اس کے ساتھ ہے۔ یہاں سے اور بھی چشمے نکلتے ہیں۔ یہاں نمی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اس کا پانی قدرے نمکین ہو جاتا ہے۔ اس میں مچھلیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ تفریحی مقام بھی ہے۔ کشتی میں بیٹھ کر مچھلی کا شکار کیا جاسکتا ہے۔ سردیوں میں اس جھیل میں نہانا اسرائیل کے لئے بہت اہم ہے۔ اس جھیل کے جنوبی کنارے پر بھی نہانے کے خوبصورت مقامات پائے جاتے ہیں۔

2: حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی ہوا جس کافر کو لگے گی وہ مرجائے گا اور ان کی سانس وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نگاہ پہنچتی ہوگی۔ آپ کی سانس دجال کو اس وقت لگے گی جب وہ (آپ کے خوف کی وجہ سے بھاگتے ہوئے) مقام لد سے صرف ایک بالشت بھر دور رہ جائے گا۔ وہ اس وقت پانی پینے کے لئے ایک چشمہ پر آیا ہوگا جو ایک گھاٹی کے بالکل نیچے ہوگا (مگر اس کو پانی پینا نصیب نہ ہوگا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے وہاں جالیں گے) اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی وجہ سے شمع کی طرح پگھلتے ہوئے مرجائے گا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 1564 رقم الصفحہ 1860 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

3: حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عیسیٰ بن مریم دجال کو لُد (Lydda / Lod) کے دروازہ پر قتل کریں گے۔"

(مسند احمد' جلد نمبر:3' صفحہ نمبر:420)(سنن ترمذی: حدیث نمبر:2244)

☆: لد شہر تل ابیب سے جنوب مشرق میں 18 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس شہر کی آبادی 1999 کے سروے کے مطابق 61,100 ہے۔ دیکھیں کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 10۔

لد میں اسرائیل نے دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سے لیس ائیر پورٹ بنایا ہے اور وہیں وہ جہاز بھی رکھا ہے جو تیز ترین جہاز ہے۔ اس کی شکل وشباہت گدھے سے ملتی جلتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ دجال وہاں سے بذریعہ طیارہ فرار ہونا چاہے اور اسی ائیر پورٹ پر قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمن اور یہودیوں کے خدا کانے دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا تاکہ ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ انسانیت کے ناسوروں کو ختم کرنے کے لئے ان کو جسم سے کاٹ کر الگ کرنا ضروری ہوتا ہے اور یہ عمل جہاد ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

:4 حضرت امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب دجال شکست کھا کر بھاگنے لگے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کرتے ہوئے لد شہر کے مشرقی دروازے پر اسے جالیں گے اور وہیں اسے قتل کر دیں گے۔"

(الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1562 رقم الصفحہ 559 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

:5 حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال آئے گا، اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔ آسمان کو حکم دے گا کہ برس تو وہ برس پڑے گا' زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گی، اس کے پاس ثرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہوسکتا ہے' ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا یا بڑی نالی ہوگی۔ (اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس سے

گزرے گا جس کے والدین مر چکے ہوں گے تو وہ دجال اس دیہاتی سے کہے گا: ''کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھا دوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟'' وہ (دیہاتی) کہے گا: ''کیوں نہیں۔'' دجال دو شیطانوں سے کہے گا: ''اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کر دو۔'' چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہو جائیں گے۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: ''اے بیٹے! اس کے ساتھ ہو جا یہ تیرا رب ہے۔'' وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔ (پہلے لد شہر فلسطین میں تھا لیکن اس وقت لد اسرائیل میں ہے)''

(السنن الواردۃ فی الفتن، جلد نمبر:5، صفحہ نمبر:110)

6: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے دجال بیت المقدس کا سخت محاصرہ کیے ہوئے ہوگا' آپ ظہر کی نماز کے بعد اس کی طرف بڑھیں گے (اور آپ اس کا پیچھا کرتے ہوئے جب اس کے پاس پہنچیں گے تو چونکہ وہ آپ کی سانس کی گرمی کی وجہ سے پہلے ہی پگھل رہا ہوگا اور سخت اذیت میں مبتلا ہوگا) اس وقت دجال میں زندگی کی تھوڑی سی رمق باقی ہوگی تو آپ علیہ السلام آگے بڑھ کر اسے قتل کر دیں گے۔''

(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 1563 رقم الصفحہ 559 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاہرۃ)

☆☆☆

باب نمبر 3:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور یاجوج ماجوج کے بیان میں

فصل نمبر 1:

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

دوبارہ تشریف آوری:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو انہیں دیکھ کر ایسا لگے گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ ان کا سر گیلا نہیں ہوگا۔ آپ علیہ السلام کا قد درمیانہ ہے، گھنگھریالے بال، چوڑا سینہ، سرخی اور سفیدی کے درمیان کھلتا ہوا سانولا رنگ ہوگا۔

قیامت کی تیسری بڑی نشانی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس دنیا میں دوبارہ تشریف لانا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے تیسری بڑی نشانی ہے۔

مرزائیوں کو دعوت فکر:

یہاں ہم چونکہ اس مضمون کو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک محدود رکھنا چاہتے ہیں اس لیے دیگر باتوں کے ذکر سے گریز کرتے ہیں لیکن ضمناً اتنا عرض کیے دیتے ہیں کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق و امین مانتے ہیں وہ ان احادیث کو پڑھ کر جھوٹے مدعیان عیسیٰ کو ضرور پہچان جائیں گے۔ خصوصاً مرزا غلام احمد قادیانی کو جو کہ اپنے آپ کو "مسیح موعود" سمجھتا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وارده احادیث کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی سعی لاحاصل کرتا تھا۔ اس لیے کہ درج ذیل احادیث پڑھ کر آپ خود جان جائیں گے کہ مرزا قادیانی اُن کاموں اور کارناموں سے کوسوں دور رہا جو کام اور کارنامے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں دوبارہ تشریف لا کر سرانجام دیں گے۔

یہاں میں کتاب "عقیدہ ختم نبوت" کا ایک پیراگراف نقل کرتا ہوں جن میں کیے گئے چند

سوالات عموماً ہر مسلمان کے لئے نافع اور قادیانی حضرات کے لیے خصوصی طور پر قابل غور ہیں:

"اب ہم قادیانی حضرات سے چند سوالات کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی درخواست کرتے ہیں کہ وہ غور کریں کیونکہ یہ آخرت کا معاملہ ہے اور ہر آدمی کو اپنی قبر میں جانا ہے۔ ہر آدمی اپنے اعمال کا ذمہ دار خود ہے۔ وہاں نہ کوئی فرد کام آئے گا اور نہ کوئی جماعت۔ اگر وہاں کوئی چیز کام آئے گی تو صرف اور صرف دولت ایمان ہی ہوگی۔ اگر دولت ایمان ہی ہاتھ سے جاتی رہی تو اس شخص کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ لہٰذا آپ لوگ غور کریں اور سوچیں کہ کیا مرزا صاحب کا نام غلام احمد نہیں؟ عیسیٰ ہے؟ کیا ان کی والدہ کا نام چراغ بی بی نہیں؟ مریم ہے؟ آسمان سے دوبارہ زمین پر آنے والے کا نام قرآن وحدیث میں عیسیٰ بن مریم یعنی حضرت مریم علیہا السلام کا بیٹا عیسیٰ آیا ہے۔ کیا مرزا صاحب کے والد کا نام غلام مرتضیٰ نہیں؟ کیا مرزا قادیانی کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی؟ کیا ان کا مقام پیدائش قادیان نہیں؟ کیا وہ دمشق میں آسمان سے اترے تھے؟ کیا ان کو مدینہ منورہ کے بجائے قادیان میں دفن نہیں کیا گیا؟ کیا مرزا صاحب کے نانا عمران اور نانی حنہ ہیں؟ کیا مرزا صاحب نے کسی برص کے مریض یا مادر زاد اندھے کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفا دی ہے؟ کیا مرزا صاحب نے کسی مردہ کو زندہ کیا؟ کیا مرزا صاحب نے کبھی مٹی کی چڑیوں میں بحکم الٰہی جان ڈالی؟ کیا وہ آسمان پر جا کر واپس آئے ہیں؟ کیا وہ دمشق کی جامع مسجد میں کبھی گئے ہیں؟ کیا مرزا صاحب کی آمد سے صلیب پرستی اور نصرانیت (عیسائیت) ختم ہوئی یا مزید ترقی ہوئی ہے؟ کیا ان کی آمد سے مال و دولت اتنی مقدار میں ہو گیا کہ اب کوئی لینے والا نہیں؟ یا مرزا صاحب کی آمد سے فقر و فاقہ میں اضافہ ہوا ہے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی جماعت تو خود چندوں پر چل رہی ہے۔ کیا مرزا صاحب کو حج یا عمرہ یا دونوں کرنا

نصیب ہوا ہے؟ کیا مرزا صاحب کو مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی؟"
لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قیامت سے پہلے وہ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور یہ دوبارہ تشریف آوری کسی چراغ بی بی کے بطن سے پیدا ہو کر نہیں ہو گی بلکہ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔
یہ عقیدہ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

"ویکلم الناس فی المھد و کھلا"

(القرآن المجید، سورت آل عمران، آیت نمبر:46)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے جھولے اور پکی عمر میں گفتگو فرمائیں گے۔"

چنانچہ قرآن کریم ہی کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جھولے میں لیٹے ہوئے یہ گفتگو فرمائی:

"میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا۔"

(سورت مریم، آیت نمبر:30)

چنانچہ آپ کا جھولے میں رہ کر یہ گفتگو فرمانا ایک معجزہ تھا اور پکی عمر میں پہنچ کر یعنی بڑھاپے میں پہنچ کر گفتگو فرمانا یہ بھی ایک معجزہ ہو گا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس صفت کو قرآن کریم میں بطور خصوصیت بیان فرمایا ہے۔ ورنہ ہر بوڑھا باتیں کرتا ہے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کون سی خصوصیت ہے کہ وہ بڑھاپے میں گفتگو کریں گے۔؟ معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بڑھاپے میں باتیں کرنا تب ہی معجزہ ہو سکتا ہے کہ اب آپ آسمان سے اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں اور اپنی بقیہ زندگی اس زمین پہ گزاریں بوڑھے ہوں اور "گفتگو فرمائیں"

کڑیل جوان:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان پر لے جائے گئے تھے اس وقت آپ علیہ السلام کی عمر مبارک صرف بتیس سال چھ ماہ تھی۔ اس عمر میں آدمی ایک کڑیل جوان ہوتا ہے۔ اور یہ اس دور کی عمر ہے جس دور میں لوگوں کی عمروں کا

سو ڈیڑھ سو سال سے زیادہ ہونا عام بات تھی۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کے بارے میں عیسائی اور مسلمان دونوں متفق ہیں مگر عقائد مختلف ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ تشریف لا کر پوری دنیا پہ عیسائیت کو غالب فرما دیں گے جبکہ مسلمان کہتے ہیں کہ وہ غلبہ اسلام کے لئے کام کریں گے۔

غالب قوت:

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکین"

"وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے، اگرچہ برا مانیں مشرک۔"

اس آیت میں جو دین اسلام کے تمام ادیان پر غالب آنے کی بات کی گئی ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کے بعد ہوگا کیونکہ ابتدائے اسلام سے اب تک دنیا میں بہت سے دیگر مذاہب باقی ہیں اور جب تک وہ تمام کے تمام مذاہب ختم ہو کر ساری دنیا میں صرف ایک دین اسلام نہ رہ جائے تب تک اس آیت کا مفہوم مکمل طور پر ثابت نہیں ہو سکتا۔ یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضحاک کا ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوگا کیونکہ اس وقت پوری دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جو یا تو دین اسلام قبول نہ کر لے یا انہیں جزیہ نے دے۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ مہدی تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ بھائیو! یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح احادیث میں یہ خبر موجود ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہوں گے۔ اس لیے اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر محمول کرنا مناسب نہیں ہے۔

سیدنا عیسیٰ کا حلیہ:

1: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"شب معراج میں نے حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم (علیہم السلام) کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگھریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔

(صحیح البخاری، باب واذکر فی الکتاب الخ، رقم الحدیث 3255 رقم الصفحہ 1269 الجزء الثالث، مطبوعہ دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت) (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 11057، رقم الصفحہ 64 الجزء الحادی العشر، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل) (الفردوس بماثور الخطاب، رقم الحدیث 3191، رقم الصفحہ 256 الجزء الثانی، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (الطبقات الکبریٰ رقم الصفحہ 417 الجزء الاول، مطبوعہ دار صادر، بیروت)

2: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمام انبیائے کرام آپس میں علاتی بھائی ہیں۔ ان کی مائیں (شریعتیں) مختلف ہیں لیکن دین ایک ہی ہے۔ میں دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ ضرور نازل ہوں گے جب تم انہیں دیکھو تو ایسے پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں اور رنگ ان کا سرخی و سفیدی کے درمیان ہے، ایسا لگے گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ ان کا سر گیلا نہیں ہوگا۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لئے لڑیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں ملت اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کر دے گا، وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ، رقم الحدیث 37526 رقم الصفحہ 499 الجزء السابع، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض) (صحیح ابن حبان، ذکر البیان عیسیٰ بن مریم اذا انزل یقاتل الناس علی الاسلام، رقم الحدیث 6821 رقم الصفحہ 233 الجزء 15 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 9259 رقم الصفحہ

406 الجزء الثانی مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ' مصر)

شب معراج حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ اس طرح بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نہا کر نکلے ہیں۔"

(صحیح بخاری' باب واذکر فی الکتاب مریم' رقم الحدیث 3254 رقم الصفحۃ 1264 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر' الیمامۃ بیروت)(صحیح مسلم باب' رقم الحدیث 168 رقم الصفحۃ 154 الجزء الاول مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت)(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 51 رقم الصفحۃ 647 الجزء الاول مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت)(المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' رقم الحدیث 467 رقم الصفحۃ 237 الجزء الاول مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(مسند ابی عوانۃ' رقم الحدیث 347 رقم الصفحۃ 116 الجزء الاول مطبوعہ دار المعرفۃ' بیروت)(سنن الترمذی' باب' رقم الحدیث 3130 رقم الصفحۃ 300 الجزء الخامس مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت)(مصنف عبدالرزاق' رقم الصفحۃ 329 الجزء الخامس مطبوعہ المکتب الاسلامی' بیروت)(الایمان لابن مندۃ' رقم الحدیث 728 رقم الصفحۃ 740 الجزء الثانی مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت)(الاصابۃ رقم الصفحۃ 765 الجزء الرابع مطبوعہ دار الجیل بیروت)(تھذیب الاسماء رقم الصفحۃ 358 الجزء 2 مطبوعہ دار الفکر' بیروت)(السیرۃ النبویۃ' رقم الصفحۃ 247 الجزء الثانی مطبوعہ دار الجیل' بیروت)

سیدنا عیسیٰ اور اہل کتاب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے۔ وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔"

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:" وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته ويوم

القیامة یکون علیھم شھیدا" (سورۃ النساء، آیت نمبر 159) "کوئی کتابی ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔"

(صحیح بخاری باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام رقم الحدیث 3264 رقم الصفحہ 1272 الجزء الثالث مطبوعۃ دار ابن کثیر الیمامۃ بیروت) (صحیح مسلم باب نزول عیسیٰ بن مریم رقم الحدیث 155 رقم الصفحہ 135 الجزء الاول مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی بیروت) (مسند ابی عوانہ رقم الحدیث 2 رقم الصفحہ 105 الجزء الاول مطبوعۃ دارالمعرفۃ بیروت) (التمہید لابن عبدالبر رقم الصفحہ 202 الجزء 140 مطبوعۃ وزارۃ عموم الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ المغرب) (سنن البیہقی الکبریٰ رقم الصفحہ 180 الجزء التاسع مطبوعۃ مکتبۃ دارالباز مکۃ المکرمۃ) (عون المعبود رقم الصفحہ 309 الجزء 11 مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (تھذیب الاسماء رقم الصفحہ 358 الجزء الثانی مطبوعۃ دارالفکر بیروت) (الجامع لمعمر بن راشد رقم الصفحہ 399 الجزء 11 مطبوعۃ المکتب الاسلامی بیروت)

مدفن روضۂ نبی ﷺ:

1: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ وہاں ان کی چوتھی قبر ہوگی۔"

(مجمع الزوائد رقم الصفحہ: 206، الجزء الثامن، مطبوعۃ دارالریان للتراث، القاھرۃ)

2: محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

"تورات میں محمد اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام دونوں کی صفات لکھی ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔"

(سنن الترمذی رقم الحدیث: 3617، رقم الصفحہ: 588، الجزء الخامس، مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

3: یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"ہم تورات میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نبی خاتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔"

(الفتن لنعیم بن حماذ رقم الحدیث: 1621، رقم الصفحہ: 580، الجزء الثانی، مطبوعۃ مکتبۃ التوحید، القاھرۃ)

4: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تینوں کی قبریں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں واقع ہیں، ابھی وہاں قبر کی جگہ باقی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔

(فتح الباری: رقم الصفحہ: 66، الجزء السابع، مطبوعۃ دار المعرفۃ بیروت)

لہٰذا اس ضمن میں بعض اوقات ایسے بھی گزرے ہیں کہ بعض بزرگوں کے وصال کے موقع پر کچھ صحابہ کرام نے انہیں یہاں دفنانے کا مشورہ دیا لیکن کسی نہ کسی طرح صحابہ کرام نے اس بات سے اختلاف کیا اور وہ وہاں دفن نہ ہو سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت بھی یہی تھی کہ یہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خالی رہے۔

مثلاً: جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو بعض لوگوں نے آپ کو وہاں دفن کرنا چاہا جس پر بنی امیہ نے مخالفت کی اور آپ وہاں دفن نہ ہو سکے۔ ان کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان کے لئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اجازت بھی دیدی تھی لیکن اس کے باوجود یہ وہاں دفن نہ ہو سکے۔ پھر خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال سے قبل لوگوں نے آپ سے کہا:

"کیا آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ میں دفن کیا جائے؟ کیونکہ یہ آپ ہی کا کمرہ ہے۔"

انہوں نے کہا:

"مجھے میری باقی سہیلیوں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ازواج مطہرات کے ساتھ جنت البقیع میں ہی دفن کر دیا جائے۔"

☆: حضرت عائشہ صدیقہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی قبور جنت البقیع میں واقع ہیں۔ دیکھیں کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 1۔

گویا یہ حکمت الٰہیہ تھی کہ وہاں کوئی اور دفن نہ ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ جگہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے لئے مخصوص رہے اور وہی وہاں دفن ہوں۔

5: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہم چار صالحین قیامت کے دن اپنے مقبرے سے اٹھیں گے، جن کے درمیان دو نبی اور دائیں بائیں ایک ابوبکر صدیق اور دوسرے حضرت عمر فاروق شہید (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہوں گے۔''

بہرحال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس دنیا میں دوبارہ تشریف لانا' دجال کو واصل جہنم کرنا اور دین اسلام کی عالمی سطح پر تبلیغ کرنا برحق ہے۔

زکوۃ لینے والا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اعنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اتریں گے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ اس وقت مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔''

(صحیح البخاری' باب قتل الخنزیر وقال جابر حرم النبی ﷺ الخنزیر' رقم الحدیث: 2109، رقم الصفحہ: 774، الجزء الثانی' مطبوعۃ دار ابن کثیر' الیمامۃ' بیروت)(صحیح مسلم' باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعۃ رآہ محمد' رقم الحدیث:155، رقم الصفحہ :135، الجزء الاول' مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت)(سنن الترمذی' باب ماجاء فی نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام' رقم الحدیث 233 رقم الصفحہ 506 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت)(صحیح ابن حبان ذکر الاخبار عن رفع التباغض والتحاسد والشحناء ثم نزول عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ' رقم الحدیث 6816 رقم الصفحہ 227 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت)(المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' باب ذکر قولہ لیوشکن ان ابن مریم حکما' رقم الحدیث 388 رقم الصفحہ 217 الجزء الاول' مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(مسند ابی عوانۃ 1' رقم الحدیث 310 رقم الصفحہ 98 الجزء الاول' مطبوعۃ دار المعرفۃ' بیروت)(سنن البیہقی الکبریٰ' باب الدلیل علی ان الخنزیر اسوا حالا من الکلب قال الشافعی لانہ سبحانہ وتعالیٰ نصہ

قسماہ نجسا' رقم الحدیث 1087 رقم الصفحہ 244 الجزء الاول' مطبوعۃ مکتبۃ دارالباز' مکۃ المکرمۃ)(سنن ابن ماجۃ' باب فتنۃ الدجال وخروج ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج' رقم الحدیث 4078 رقم الصفحہ 1363 الجزء الثانی' مطبوعۃ دارالفکر' بیروت)(مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 37495 رقم الصفحہ 494 الجزء السابع' مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' الریاض)(مسند احمد' رقم الحدیث 10409 رقم الصفحہ 493 الجزء الثانی' مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ' مصر)(مسند الشامین' ماروی بن ثوبان عن المدنیین رقم الحدیث 113' رقم الصفحہ 84 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت)(الایمان لابن مندۃ' باب ذکر وجوب الایمان بنزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام وایمانہ بالمصطفیٰ علیہ السلام وبشریعۃ' رقم الحدیث 407 رقم الصفحہ 512 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت)(عون المعبود' رقم الصفحہ 308 الجزء 110 مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ' بیروت)(تھذیب الاسماء' رقم الصفحہ 358 الجزء الثانی مطبوعۃ دارالفکر' بیروت۔ علل الدارقطنی' رقم الحدیث 1709 رقم الصفحہ 189 الجزء التاسع' مطبوعۃ دار طیبۃ' الریاض)(تحفۃ المحتاج' باب النجاسۃ' رقم الحدیث 119 رقم الصفحہ 213 الجزء الاول' مطبوعۃ دار حراء' مکۃ المکرمۃ)(المحلی' کتاب الاطعمۃ ما یحل اکلہ وما یحرم اکلہ' رقم الصفحہ 391 الجزء السابع' مطبوعۃ دارالافاق الجدیدۃ' بیروت)

علم قیامت اور سیدنا عیسیٰ:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم وموسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا۔ سب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قیامت کے متعلق سوال کیا لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا تو انہیں بھی معلوم نہ تھا۔ پھر سب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے قیامت سے پہلے دنیا میں نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا: "میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا (اس کے بعد) جب لوگ اپنے شہروں کو لوٹیں گے تو یاجوج ماجوج ہر طرف سے نکل آئیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے ... جس چیز کو دیکھیں گے اسے تباہ کر دیں گے۔ خدا

کے بندے اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا، جس سے وہ سب مرجائیں گے، ان کی لاشوں سے تمام زمین بدبودار ہو جائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کی استدعا کریں گے اور میں دعا کروں گا تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے ان کی لاشیں بہہ کر سمندر میں چلی جائیں گی اور بدبو ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے، زمین کھینچ کر چمڑے کی طرح دراز ہو جائے گی اور صاف ہموار ہو کر ٹیلے وغیرہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور اچانک آئے گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہو گیا ہو اور لوگ اس انتظار میں ہوں کہ کب ولادت کا وقت آئے گا۔ چونکہ اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہوگا اس لیے لوگ کہتے ہوں گے اب ہو کہ اب ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے: "وهم من كل حدب ينسلون"

(سنن ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج' رقم الحدیث 4081 رقم الصفحہ 1368 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر' بیروت) (المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 3448 رقم الصفحہ 416 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (مصباح الزجاجۃ' رقم الصفحہ رقم الحدیث 201 الجزء الرابع مطبوعۃ دار العربیۃ' بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث 37525 رقم الصفحہ 498 الجزء السابع مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' ریاض) (مسند الشاشی' رقم الحدیث 845 رقم الصفحہ 271 الجزء الثانی' مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' مدینۃ منورۃ) (مسند ابی یعلیٰ' رقم الحدیث 5294 رقم الصفحہ 196 الجزء التاسع مطبوعۃ دار المامون للتراث' دمشق) (السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 671 رقم الصفحہ 1212 الجزء السادس' مطبوعۃ دار العاصمۃ ریاض)

قوم شعیب میں شادی:

حضرت سلیمان بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر کے بیت المقدس لوٹ آئیں گے اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں شادی کریں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سسرال ہے۔ ان لوگوں کو جذام ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان میں انیس سال رہیں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ ان کے دور میں ان کے علاوہ دوسرا کوئی سربراہ نہ ہوگا' نہ ہی کوئی سپاہی اور نہ ہی کوئی بادشاہ۔"

الفتن لنعیم بن حماد' قدر بقاء عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بعد نزولہ' رقم الحدیث 1616 رقم الصفحہ 578 الجزء الثانی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

حج و عمرہ اور مدینہ منورہ حاضری:

1: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"پھر عیسیٰ بن مریم حکم جاری کرنے والے عادل اور منصف بادشاہ کے طور پر اتریں گے، عمرہ یا حج یا دونوں کی نیت سے میقات کو طے کریں گے اور میری قبر پہ آ کے مجھ سے سلام کریں گے اور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔"
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:
"اے میرے بھتیجو! اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لو تو کہہ دینا کہ ابوہریرہ آپ کو سلام کہتا تھا۔"
(المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 4162 رقم الصفحہ 651 الجزء الثانی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

2: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"ابن مریم مقام روحاء کے درے سے حج یا عمرہ یا دونوں کے لئے تلبیہ پڑھیں گے (یعنی احرام باندھیں گے)۔"
(صحیح مسلم' باب اھلال النبی وھدیہ' رقم الحدیث 1252 رقم الصفحہ 915 الجزء الثانی' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت)(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6820 رقم الصفحہ 232 الجزء 15 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ' بیروت)(المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' رقم الحدیث 2894 رقم الصفحہ 347 الجزء الثالث' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)(سنن البیہقی الکبری' رقم الحدیث 8585 رقم الصفحہ 2 الجزء الخامس' مطبوعہ مکتبہ دار الباز' مکۃ المکرمۃ)(مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 37495 رقم الصفحہ 494 الجزء السابع مطبوعہ مکتبہ الرشد' الریاض)(مسند احمد' رقم الحدیث 7271 رقم الصفحہ 240 الجزء الثانی' مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ' مصر)(مسند الحمیدی' رقم الحدیث 1005 رقم الصفحہ 440 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ المتنبی' القاھرۃ)(مسند ابن الجعد' رقم الحدیث 2888 رقم الصفحہ 422 الجزء الاول مطبوعہ موسسۃ

نادر' بیروت)(الایمان لابن مندۃ' رقم الحدیث419رقم الصفحہ517الجزء الاول' مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت)(حجۃ الوداع' رقم الصفحہ 390الجزء الاول مطبوعۃ بیت الافکار الدولیۃ للنشر والتوزیع' الریاض)(معجم ما استعجم، رقم الصفحہ682الجزء الثانی' مطبوعۃ عالم الکتب، بیروت)

3: حضرت ارطاۃ سے روایت ہے کہ دجال کو قتل کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تیس سال اس دنیا میں مزید ٹھہریں گے۔اس دوران ہر سال وہ مکہ مکرمہ تشریف لے جائیں گے جہاں وہ نماز تلبیہ پڑھیں گے (حج کریں گے)۔

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث1625رقم الصفحہ581الجزء الثانی' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

عدل سیدنا عیسیٰ اور وفات:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یاد رکھو کہ سارے انبیاء علاتی بھائی ہیں جن کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن دین سب کا ایک ہی ہے۔میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔وہ عنقریب نازل ہونے والے ہیں۔چنانچہ جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا۔وہ ایک میانہ قد آدمی ہیں، سرخی اور سفیدی مائل سانولے سے رنگ کے ہیں گویا کہ ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں، اگرچہ ان کے بال گیلے نہیں ہوں گے۔وہ لوگوں سے اسلام کے حق میں قتال کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ساقط کر دیں گے۔اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا ساری ملتوں کو ختم فرما دے گا۔وہ مسیح دجال کو ہلاک کر دیں گے۔زمین پر امن قائم ہوگا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ جنگل میں چریں گے مگر انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔وہ چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔مسلمان ان کی نماز ادا کریں گے۔''

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث6821، رقم الصفحہ:233، الجزء15، مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ، بیروت)

☆☆☆

فصل نمبر 2:

یاجوج ماجوج کا بیان

قرآن مجید میں یاجوج ماجوج کا تذکرہ:

قرآن کریم میں حضرت ذوالقرنین کے بارے میں اس طرح ارشاد خداوندی ہے:

"حتی اذابلغ بین السدین وجد من دونهما قوما لایکادون یفقهون قولا۔ قالوا یاذالقرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض فهل نجعل لك خرجا علی ان تجعل بیننا وبینهم سدا"

"یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا، اس نے اُدھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا: "اے ذوالقرنین! بیشک یاجوج وماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ مال مقرر کردیں اس پر کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنادیں۔"

خیال رہے کہ یہ سکندر ذوالقرنین اور سکندر اعظم دونوں الگ الگ شخصیت ہیں۔ ذوالقرنین مومن موحد جبکہ سکندر اعظم عیسائی تھا۔ حضرت ذوالقرنین کی عمر ہزار سال سے زائد جبکہ سکندر اعظم جوانی میں مرا۔

(تفسیر قرطبی)(تفسیر جمل)(حاشیہ الجلالین)

اور دوسری جگہ ان کا ذکر اس طرح ہے:

"حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون"

"یہاں تک کہ جب کھولے جائیں یاجوج وماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے۔"

تعارف:

یہ یاجوج ماجوج دو قبیلے ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ دو قومیں ہیں۔ یہ یافث بن نوح کی اولاد میں سے فسادی گروہ ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ زمین میں فساد کرتے تھے۔ بہار کے موسم میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے، کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں اپنے ساتھ اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ آدمیوں کو بھی کھانے کے ساتھ ساتھ درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے۔

چنانچہ یہ قوم فتنہ وفساد پھیلانے کے لئے ایک مرتبہ اور ظاہر ہوگی۔ ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام فتنہ دجال و یہود کو مٹا کر فارغ ہی ہوئے ہوں گے کہ یہ فتنہ ظہور پذیر ہو جائے گا۔

برائی کے ستر حصے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"برائی کے ستر حصے کیے گئے۔ اس میں سے انہتر حصے قوم بربر (یاجوج ماجوج) کو دیئے گئے اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں کو۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 760 رقم الصفحہ 265 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

نبی کے قاتل:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس وقت میرے ساتھ ایک بربری نوکر بھی تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مجھ سے پہلے اس قوم میں ایک نبی تشریف لائے تھے جنہیں ان لوگوں نے ذبح کیا، اُن کا گوشت پکا کر کھا گئے اور (ہڈیوں کی یخنی بنا کر) ان کا شوربا پی گئے۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 762 رقم الصفحہ 266 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

دیوار میں سوراخ:

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوف وہراس کی حالت میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے:

"لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو نزدیک آ گیا، دیوار میں یاجوج وماجوج نے اتنا سوراخ کرلیا ہے۔"

پھر آپ نے دوانگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔

میں عرض گزار ہوئی:

"یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے، حالانکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہیں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہاں! جب برائی بڑھ جائے گی تو ہلاک ہوں گے۔"

(صحیح بخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام رقم الحدیث 3403 رقم الصفحہ 1317 الجزء الثالث مطبوعۃ دار ابن کثیر، یمامۃ، بیروت) (صحیح مسلم، رقم الحدیث 2880 رقم الصفحہ 2208 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (صحیح بن حبان ذکر الاخبار عما یجب علی المرء من ترک الاتکال علی الصالحین فی زمان دون السعی فیما یکدون فیہ من الطاعات، رقم الحدیث 327 رقم الصفحہ 34 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ بیروت) (موارد الظمآن باب فی یاجوج ماجوج، رقم الحدیث 1906 رقم الصفح 470 الجزء الاول مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (سنن البیہقی الکبریٰ، رقم الصفحہ 93 الجزء 10 مطبوعۃ دار الباز، مکۃ) (السنن الکبریٰ، رقم الحدیث 11333 رقم الصفحہ 407 الجزء السادس مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (سنن ابن ماجۃ، باب ما یکون من الفتن، رقم الحدیث 3953، 1305 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر، بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث 37214 رقم الصفحہ 459 الجزء السابع مطبوعۃ مکتبۃ الرشید، الریاض) (مسند احمد، رقم الحدیث 27453 رقم الصفحہ 428 الجزء السادس مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ مصر) (مسند الحمیدی، رقم الحدیث 308 رقم الصفحہ 147 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ المتنبی، قاھرہ) (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث 7155 رقم الصفحہ 82 الجزء 13 مطبوعۃ دار المامون للتراث دمشق) (

الاحاد والمثانی' رقم الحدیث 3092 رقم الصفحہ 329 الجزء الخامس مطبوعہ دار الرایۃ' ریاض) (المعجم الکبیر' 137 رقم الصفحہ 52 الجزء 64 مطبوعہ مکتبہ العلوم والحکم' الموصل) (شعب الایمان' رقم الحدیث 7598 رقم الصفحہ 98 الجزء السادس مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1644 رقم الصفحہ 591 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبہ التوحیدۃ' بیروت) (الترغیب والترھیب رقم الحدیث 3486 رقم الصفحہ 159 الجزء الثالث مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (الروحۃ الریا فیمن دفن بداریا' رقم الصفحہ 113 الجزء الاول مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق) (تدریب الراوی رقم الصفحہ 387 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبہ الریاض الحدیثۃ' الریاض)

تیر وکمان کی کثرت:

حضرت ابن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان یاجوج ماجوج کے تیر وکمان (اسلحہ) کی لکڑیاں سات سال تک جلائیں گے۔''

(سنن ابن ماجہ' باب فتنۃ الدجال وخروج عیسٰی بن مریم وخروج یاجوج ماجوج' رقم الحدیث 4076 رقم الصفحہ 1359 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر' بیروت) (الاحاد والمثانی' رقم الحدیث 1495 رقم الصفحہ 165 الجزء الثالث مطبوعہ دار الرایۃ ریاض) (الفردوس بماثور الخطاب: رقم الحدیث 3463 رقم الصفحہ 222 الجزء الثانی مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فتنہ یاجوج ماجوج کا اختتام:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہی ظاہر ہوں گے جیسے اللہ تعالٰی فرماتا ہے:''وھم من کل حدب ینسلون'' وہ زمین پر پھیل جائیں گے اور مسلمان ان سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے مویشیوں کو لیکر شہروں اور قلعوں میں پناہ گزیں ہو جائیں گے۔ یاجوج ماجوج کا ایک گروہ پانی (کے ایک ذخیرہ) سے گزرے گا تو وہاں کا سارا پانی پی کر ختم کر دے گا۔ جب

سرے گروہ کا وہاں سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ شاید یہاں کسی زمانے میں پانی تھا۔ جب وہ مین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے: "ان اہل زمین سے ہم نمٹ چکے اب آسمان والے ہی قی رہ گئے ہیں۔" تو ان میں سے ایک شخص اپنا تیر آسمان کی طرف پھینکے گا جو خون میں لت پت پس آئے گا (جسے دیکھ کر) وہ بولیں گے: "ہم نے آسمان والوں کو بھی ہلاک کر دیا۔" اسی حالت ں اللہ تعالیٰ ان پر ٹڈی کی قسم کے جانوروں کو بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں گھس جائیں گے جس کی یت سے یہ سب کے سب ٹڈیوں کی طرح مر جائیں گے۔ جب مسلمان صبح کو اٹھیں گے اور یں یاجوج ماجوج کی موجودگی کا احساس نہ ہوگا تو آپس میں کہیں گے: "کوئی ایسا ہے جو اپنی ان ہتھیلی پر رکھ کر جائے اور انہیں دیکھ کر آئے؟" ایک شخص پہاڑ سے ان کا حال جاننے کے لئے یچے اترے گا اور دل میں خیال کرے گا کہ میں موت کے منہ میں جا رہا ہوں لیکن جب وہ نیچے آ کر یکھے گا اور انہیں مردہ پائے گا تو خوشی سے چیخ کر کہے گا: "خوش ہو جاؤ تمہارا دشمن ہلاک ہو گیا۔" ں کے بعد لوگ نکلیں گے اور اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑیں گے، جہاں یاجوج ماجوج کے وشت کے سوا کوئی چیز انہیں کھانے کے لئے نہ ملے گی۔ اس وجہ سے وہ ان کا گوشت کھا کھا کر ب موٹے تازے ہو جائیں گے جس طرح کبھی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے۔"

سنن ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج' رقم الحدیث 4079 رقم لحہ 1363 الجزء الثانی' مطبوعۃ دار الفکر' بیروت) (صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6830 رقم الصفحہ 24 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ بیروت) (المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8504 رقم لحہ 1909 رقم الصفحہ 470 الجزء الاول مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (مصباح الزجاجۃ' باب الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج' رقم الصفحہ 199 الجزء الرابع مطبوعۃ دار العربیۃ' وت) (مسند احمد رقم الحدیث 11749 رقم الصفحہ 77 الجزء الثالث مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ مصر) (مسند یعلیٰ رقم الحدیث 1351 رقم الصفحہ 503 الجزء الثانی مطبوعۃ دار المامون للتراث' دمشق)

☆☆☆

باب نمبر 4:

حالات حاضرہ
اور دجالی فتنے

دجالی فتنے اور عصر حاضر

1: حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے، گویا کہ ان کے چہرے چپٹی ڈھالوں جیسے ہوں گے، بالوں کے جوتے پہنیں گے، ڈھالیں پاس رکھیں گے اور درختوں کی جڑوں سے گھوڑے باندھیں گے۔"

(سنن ابن ماجہ، باب الملاحم، رقم الحدیث 4099، رقم الصفحہ 1372 الجزء الثانی مطبوعہ دارالفکر بیروت)(صحیح ابن حبان، ذکر الاخبار عن وصف موضع الذی یکون ابتداء قتال المسلمین ایاھم فیہ رقم الحدیث 6747، رقم الصفحہ 147 الجزء 15 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)(موارد الظمآن رقم الحدیث 1872، رقم الصفحہ 462 الجزء الاول مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)(مصباح الزجاجۃ، باب الترک، رقم الصفحہ 208، الجزء الرابع مطبوعہ دار العربیۃ بیروت)(مسند احمد، رقم الحدیث 11279، رقم الصفحہ 31 الجزء الثالث مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

2: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز و کرمان سے جنگ نہ کرلو جن کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں، ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔"

(صحیح بخاری' باب علامات النبوۃ فی الاسلام رقم الحدیث 3395 رقم الصفحہ 131 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر' الیمامۃ' بیروت) (صحیح ابن حبان الاخبار عن قتال المسلمین العجم من اھل خوز و کرمان' رقم الحدیث 6743 رقم الصفحہ 144 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8470 رقم الصفحہ 523 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (تغلیق التعلیق رقم الحدیث 3590 رقم الصفحہ 55 الجزء الرابع' مطبوعہ دار عمار' عمان' اردن)

3: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان چوڑے سروالوں کو چھوڑ دو جب تک یہ تم کو چھوڑے رکھیں۔ خدا کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ ہمارے اور ان کے درمیان ایک عبور نہ ہونے والا دریا ہوتا۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 37747 رقم الصفحہ 530 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشید' الریاض)

4: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ بھی بارز ہیں۔"

(صحیح بخاری' باب علامات النبوۃ فی الاسلام رقم الحدیث 3396 رقم الصفحہ 1315 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر' الیمامۃ بیروت۔ التدوین فی اخبار القزوین' رقم الصفحہ 39 الجزء الاول مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)

5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے لڑائی نہ کرلو۔ ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں۔ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑلو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔"

(صحیح بخاری' باب قتال الترک رقم الحدیث 2770 رقم الصفحہ 1070 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر'

الیمامۃ بیروت)(سنن الترمذی' باب ماجاء فی قتال الترک رقم الحدیث 2215 رقم الصفحۃ 497 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت)

6: حضرت حذیفہ ابن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی آمد اور تین بار زمین کا دھنسنا۔ ایک خسف مشرق میں ہوگا ،ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں۔ ایک آگ عدن کے ایک گاؤں ''ابین'' کے ایک کنویں سے ظاہر ہوگی جو لوگوں کو میدان کی جانب دھکیلے گی، جب یہ لوگ سوئیں گے تو وہ بھی رک جائے گی اور جب یہ لوگ چلیں گے تو وہ بھی چلے گی۔''

(سنن الترمذی' باب ماجاء فی الخسف' رقم الحدیث 2183 الجزء الرابع' رقم الصفحۃ 477 مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت)(سنن ابی داؤد' باب امارات الساعۃ' رقم الحدیث 4311 رقم الصفحۃ 114 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار الفکر' بیروت)(سنن ابن ماجۃ باب الایات' رقم الحدیث 4055 رقم الصفحۃ 1347 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر' بیروت)(صحیح بن حبان' ذکر الخصال التی یتوقع کونہا قبل قیام الساعۃ' رقم الحدیث 6843 رقم الصفحۃ 257 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت)(السنن الکبریٰ' سورۃ النمل بسم اللہ الرحمن الرحیم قولہ تعالیٰ اذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض' رقم الحدیث 11380 رقم الصفحۃ 424 الجزء السادس' مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(بیروت مصنف ابن ابی شیبۃ' الریاض۔ مختصر المختصر فی الغرق والعقاب رقم الصفحۃ 277 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ المتنبی 'القاھرۃ)(مسند احمد' رقم الصفحۃ 7 الجزء الرابع' مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ' مصر)(مسند الحمیدی' رقم الحدیث 827 رقم الصفحۃ 364 الجزء الثانی' مطبوعۃ مکتبۃ المتنبی 'القاھرۃ)(مسند الطیالسی' حذیفہ بن اسید الغفاری' رقم الحدیث 1067 رقم الصفحۃ 143 الجزء الاول مطبوعۃ دار المعرفۃ' بیروت)(الاحاد والمثانی' ذکر حذیفۃ بن اسید ابو سریحۃ الغفاری' رقم الحدیث 1012 رقم الصفحۃ 258 الجزء الثانی' مطبوعۃ دار الرایۃ' الریاض)(المعجم الکبیر' رقم

الحدیث 3028 رقم الصفحۃ 170 الجزء الثالث' مطبوعۃ مکتبۃ العلم والحکم' الموصل) (الایمان لابن مندۃ ذکر وجوب الایمان بالایات العشر التی اخبر بھا رسول اللہ التی تکون قبل الساعۃ' رقم الحدیث 1001 رقم الصفحۃ 917 الجزء الثانی' مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (عون المعبود' رقم الصفحۃ 11290 الجزء 11 مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (حلیۃ الاولیاء' رقم الصفحۃ 355 الجزء الاول مطبوعۃ دار الکتاب العربی' بیروت) (موضح اوھام الجمع والتفریق' باب الفاء 392 ذکر فرات القزاز' رقم الصفحۃ 358 الجزء الثانی' مطبوعۃ دار المعرفۃ' بیروت)

عدن ملک یمن کا ایک مشہور و معروف شہر ہے جہاں ایک بڑی بندرگاہ بھی ہے۔

7: حضرت معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب اہل شام میں خرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی بہتری نہ ہوگی، میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا قیامت تک کوئی ذلیل کرنے والا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

(سنن الترمذی باب ماجاء فی اھل الشام رقم الحدیث 2192 رقم الصفحۃ 485 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت۔ الثقات' رقم الحدیث 13688 رقم الصفحۃ 319 الجزء الثامن مطبوعۃ دار الفکر' بیروت۔ صحیح ابن حبان ذکر اثبات النصرۃ لاصحاب الحدیث الی قیام الساعۃ' رقم الحدیث 61 رقم الصفحۃ 261 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت)

8: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ میں جا کے خیمے کے صحن میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے عوف اندر آجاؤ۔''

میں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! کیا پورا آجاؤں (یہ جملہ بطور مزاح تھا)۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہاں پورے آجاؤ۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے عوف! یادرکھنا قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ اول میری وفات، دوم بیت المقدس کا فتح ہونا، سوم تم میں ایک بیماری ظاہر ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو شہادت عطا فرمائے گا اور اس کے ذریعہ تمہارے اعمال کو پاک وصاف کرے گا، چہارم تم میں مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ آدمی سو دینار ملنے پر بھی خوش نہ ہوگا، پنجم تمہارے درمیان آپس میں فتنہ وفساد برپا ہوگا جس کے شر سے کوئی گھر محفوظ نہیں رہے گا، ششم تم میں اور روم (کے عیسائیوں) میں صلح ہوگی لیکن وہ تم سے دغا کریں گے اور تمہارے مقابلہ پر اسی (80) جھنڈوں کے ساتھ فوج لے کر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی۔"

(صحیح بخاری' باب ما یحذر من الغدر' رقم الحدیث 3005 رقم الصفحہ 1159 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر الیمامۃ' بیروت) (سنن ابن ماجہ' باب اشراط الساعۃ' رقم الحدیث 4042 رقم الصفحہ 1341 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر' بیروت) (سنن البیہقی الکبریٰ' باب المزاج لاترد بہ الشھادۃ' رقم الصفحہ 248 الجزء 100 مطبوعہ مکتبہ دار الباز' مکۃ) (صحیح ابن حبان' ذکر الاخبار عن فتح المسلمین بیت المقدس بعدہ' رقم الحدیث 6675 رقم الصفحہ 66 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث 37382 رقم الصفحہ 480 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشد' ریاض) (المعجم الاوسط' رقم الحدیث 58 رقم الصفحہ 23 الجزء الاول مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ) (مسند احمد رقم الحدیث 24017 رقم الصفحہ 22 الجزء السادس مطبوعہ موسۃ قرطبۃ' مصر) (مسند الشامیین' رقم الحدیث 212 رقم الصفحہ 133 الجزء الاول مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (المعجم الکبیر' رقم الحدیث 71 رقم الصفحہ 41 الجزء 18 مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم' موصل) (الایمان لابن مندہ' ذکر وجوب الایمان بما یکون بعدہ من الایات' رقم

الحدیث 999 رقم الصفحہ 914 الجزء الثانی مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)(المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8655 رقم الصفحہ 594 الجزء الرابع، مطبوعہ 123، الجزء الخامس، مطبوعہ دارالرایۃ الریاض)(السنن الواردۃ فی الفتن رقم الحدیث 427 رقم الصفحہ 837 الجزء الرابع، مطبوعہ دار العاصمۃ الریاض)(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 104 رقم الصفحہ 60 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

9: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل دے تو جو شخص اس کے پاس جائے وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ دریائے فرات تو سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔''

(صحیح بخاری، باب خروج النار، رقم الحدیث 6702 رقم الصفحہ 2605 الجزء السادس مطبوعہ دار ابن کثیر، یمامۃ، بیروت)(صحیح مسلم، باب لاتقوم الساعۃ الجزء السادس مطبوعہ دار ابن کثیر یمامۃ، بیروت)(صحیح مسلم، باب لاتقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب، رقم الحدیث 2894 رقم الصفحہ 2219 الجزء الرابع مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)(سنن الترمذی، باب رقم الحدیث 69 رقم الصفحہ 698 الجزء الرابع مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)(سنن ابی داؤد باب حسر الفرات عن کنز، رقم الحدیث 4313 رقم الصفحہ 115 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر، بیروت)(صحیح ابن حبان ذکر الزجر عن اخذ المرء من کنز الذھب الذی یحسر الفرات عنہ، رقم الحدیث 6693 رقم الصفحہ 87 الجزء 15 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت)(مصباح الزجاجۃ باب اشراط الساعۃ، رقم الصفحہ 193 الجزء الرابع، مطبوعہ دار العربیۃ، بیروت)

10: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرات کا وہ کنارہ جو شام میں ہے یا اس سے تھوڑا آگے وہاں لوگوں کا ایک عظیم گروہ جمع ہوگا، وہ اموال پر لڑیں گے اور ہر نو میں سے سات آدمی قتل ہو جائیں گے اور یہ ماہ رمضان میں دھماکے اور واہیہ (شگاف پڑنے) کے بعد ہوگا۔ تین جھنڈوں کے جدا ہونے کے بعد جن میں سے ہر ایک اپنے لیے حکومت مانگے گا ان میں ایک

آدمی کا نام عبداللہ ہوگا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 971 رقم الصفحہ 336 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

اس حدیث میں تین باتوں کا ذکر ہے جنہیں ہم اس زاویے سے دیکھیں تو ایک حد تک مطابقت ملتی ہے۔ نمبر ایک فرات کے کنارے لوگوں (امریکی ودیگر اتحادی) کا جمع ہونا اور مال ودولت (پٹرول وغیرہ) پر لڑائی جھگڑا، قتال، جنگ، جارحیت کرنا جو بھی کہیں یہ ابھی حال ہی میں شروع ہوئی ہے اور ابھی جاری ہے۔ یہ کہ اس موقع پر لوگ بھی حدیث میں بتائے گئے تناسب سے مارے گئے ہیں۔

فرات کے کنارے یہ قتال "ماہ رمضان میں دھماکوں اور شگاف کے بعد" واقع ہونا بتایا گیا ہے۔ چنانچہ امریکہ نے 1190ء عراق پہ جو زبردست بمباری کی تھی جسے "کارپیٹ بومبنگ" سے تشبیہ دی گئی تھی اسے ہم "دھماکوں اور شگاف" سمجھ سکتے ہیں۔ اور یہ بمباری ماہ رمضان میں ہوئی تھی۔

اس دھماکے اور شگاف سے پہلے جن تین جھنڈوں کے بارے میں بتایا جارہا ہے۔ ان سے مراد تین ملکوں کے وہ کردہو سکتے ہیں جو ایران عراق اور ترکی کے علاقوں میں بانٹ دیئے گئے ہیں۔ ان میں ایک بہت اہم جماعت "کردش ورکرز پارٹی" (Partiya Karkeran Kurdistan [PKK]) جو کہ 1978ء میں بنی اس کے لیڈر کا نام عبداللہ تھا۔ اس میں پانچ سے دس ہزار مسلح کارکن بھی تھے۔

11: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رمضان کے مہینہ میں دو زلزلے ہوں گے تو ایک گھر کے تین افراد اس کی طرف متوجہ ہوں گے، ایک ان میں سے طاقت کے

ذریعہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا دوسرا قربانی وسکون اور وقار کے ذریعہ، جبکہ تیسرا قتل کے ذریعہ۔ اس کا نام عبداللہ ہوگا اور فرات کے کنارے لوگوں کا ایک عظیم مجمع ہوگا جو مال پر لڑ رہے ہوں گے اور ہر نو میں سے سات قتل ہو جائیں گے۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 850 رقم الصفحۃ 291 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

12: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ فرات سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کردے گا، لوگ اس پر لڑیں گے اور ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہو جائیں گے۔ اگر تو اس کو پالے تو ان میں سے نہ ہونا جو اس پر لڑیں گے۔"

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6691 رقم الصفحۃ 85 الجزء 15 مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (الجامع لمعمر بن راشد، رقم الصفحۃ 382 الجزء 11 مطبوعۃ المکتبۃ الاسلامی، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 8370 رقم الصفحۃ 332 الجزء الثانی مطبوعۃ موسسۃ قرطبۃ، مصر) (السنن الواردۃ فی الفتن، رقم الصفحۃ 292 الجزء الاول مطبوعۃ دار الفکر، بیروت) (تاریخ بغداد رقم الصفحۃ 628 الجزء 13 مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اس سے مراد یہ ہے کہ اُن لوگوں میں سے نہ ہونا جو اس کو لوٹنے کے لئے لڑ رہے ہوں گے۔ یعنی امریکی واتحادیوں کا ساتھ نہ دینا۔ ہاں جن لوگوں کا یہ مال ہے یعنی عراقی عوام تو وہ اگر اس کی حفاظت کے لئے لڑیں اور اپنی جان دیں تو یقیناً وہ شہید ہوں گے۔ یہاں اگر ہم یہ آیت (تعاونوا علی البر والتقوی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان) (بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور برائی وسرکشی میں معاونت نہ کرو) (کونوا مع الصادقین) (سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) پڑھیں اور اس کے مطابق اپنے مسلمان بھائیوں کا ساتھ دیں تو یہ عین اسلامی اور بالکل

جائز ہے۔ حیرت ہے کفار آپس کے ہزار اختلافات کے باوجود دنیا سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹانے کے لیے جارحیت کا ارتکاب اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور ہم دفاع میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد نہ کریں! ہاتھ میں تسبیح اور چار سجدے کر کے خدا کی رحمتوں کے حقدار بننا چاہتے ہیں؟ نہیں نہیں قرآن مجید فرماتا ہے: "ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستهم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین آمنوا معه متی نصر الله' الا ان نصر الله قریب"" کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی' انہیں سختی اور شدت پہنچی اور ہلا دیئے گئے' یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے' کب آئے گا اللہ کی مدد' سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔"

13: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قریب ہے کہ فرات سونے کا ایک خزانہ ظاہر کر دے تو اس وقت جو حاضر ہو وہ اس میں [سے] کچھ نہ لے۔"

[(]صحیح بخاری رقم الحدیث 6702 رقم الصفحۃ 2605 الجزء السادس مطبوعۃ دار ابن کثیر' بیروت) (صحیح مسلم' [با]ب لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب' رقم الحدیث 2894 رقم الصفحۃ 2219 الجزء [ا]لرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت) (سنن الترمذی' رقم الحدیث 2569 رقم الصفحۃ 698 الجزء الرابع مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت) (صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6693' رقم [ال]صفحۃ 87 الجزء 15 مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ' بیروت) (مصباح الزجاجۃ' رقم الصفحۃ 193 الجزء الرابع [م]طبوعۃ دار العربیۃ' بیروت) (سنن ابوداؤد' رقم الحدیث 4313 رقم الصفحۃ 115 الجزء الرابع مطبوعۃ [د]ار الفکر' بیروت) (السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الصفحۃ 564 الجزء الثالث مطبوعۃ دار العاصمۃ' الریاض)

14: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"فرات میں سونے اور چاندی کا پہاڑ ظاہر ہوگا، اس پر قبضہ کرنے کے لیے ہر نو آدمیوں میں سے سات آدمی قتل کر دیئے جائیں گے، اگر تم اس کو پالو تو اس کے قریب بھی مت جانا۔"
(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 969 رقم الصفحہ 335 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

15: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات سونے کا ایک پہاڑ کھول دے گا جس پر لوگ لڑیں گے ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی کہے گا کہ شاید نجات پانے والا میں ہی ہوں گا (اور یہ سارا خزانہ مجھ اکیلے کو مل جائے گا)۔"
(صحیح مسلم، باب لاتقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب، رقم الحدیث 2894 رقم الصفحہ 2219 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (السنن الواردۃ فی الفتن، رقم الحدیث 496 رقم الصفحہ 935 الجزء الرابع مطبوعہ دار العاصمۃ، الریاض) (الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1723 رقم الصفحہ 618 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید، القاھرۃ) (تحفۃ الاحوذی، رقم الصفحہ 245 الجزء السابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

16: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ نہ نکلیں اور لوگ اس پر باہم جنگ نہ کر لیں حتیٰ کہ دس آدمیوں میں سے نو آدمی قتل ہو جائیں گے اور صرف ایک شخص بچے گا۔"
(صحیح مسلم، باب لاتقوم الساعۃ حتی یحسر القرآن عن جبل من ذھب، رقم الحدیث 2894 رقم الصفحہ 2219 الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (سنن ابی ماجۃ، باب اشراط الساعۃ، رقم الحدیث 4046 رقم الصفحہ 1343 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (صحیح ابن حبان ذکر الزجر عن

اخذ المرء من كنز الذهب الذي عسر الفرات عنه رقم الحديث 6692 رقم الصفحه 86 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة بيروت) (مصباح الزجاجة باب اشراط الساعة رقم الصفحه 192 الجزء الرابع مطبوعة دار العربية بيروت) (مسند احمد مسند رقم الحديث 8540 رقم الصفحه 346 الجزء الثاني مطبوعة موسة قرطبة مصر)۔

مورخہ 10 جون 2003ء بروز منگل کے روزنامہ ''امت'' کراچی کے صفحہ نمبر چھ پر موجود خبر جس کی دو کالمی سرخی اس طرح ہے:

''ہزاروں عراقی شہداء کی لاشیں اٹھانے سے امریکہ کا انکار۔''

پھر اس میں بتایا گیا ہے کہ بغداد کے صدام انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے معرکہ میں شرکت کرنے والے ایک روپوش عراقی جرنیل نے ''مفكرة الاسلام'' نامی ویب سائٹ کو بتایا ہے کہ اس ایئرپورٹ میں عراقی فوج کی ایک ڈویژن فوج میں سے صرف سو فوجی زندہ بچ سکے (اور ڈویژن میں غالباً بارہ سے بیس ہزار فوجی ہوتے ہیں)۔ اللہ اکبر اس ایک واقعہ ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سچ ثابت ہو جاتا ہے کہ دس میں سے نو (یا سو میں سے ننانوے یا نو میں سے سات وغیرہ) قتل ہو جائیں گے اور صرف ایک شخص بچے گا! اور یہ فرات ہی کے اُگلے ہوئے سونے کے معاملہ پر باہم قتال کے وقت ہو رہا ہے! عراق میں ہو رہا ہے اور فرات کے قریب ہو رہا ہے! واضح رہے کہ پیٹرول کو کالا سونا بھی کہا جاتا ہے۔ اس جارحیت یعنی عراق کی تباہی کے بعد سے دنیا بھر کے ٹیلی ویژنوں پر جو خبریں دکھائی جا رہی ہیں ان میں مختلف حیلے بہانے سے سونے کے انبار زیادہ دکھائے جا رہے ہیں جو عیسائی فوج کے سپاہی عراق میں ادھر ادھر سے نکال رہے ہیں (اور یہ سونا در حقیقت پیٹرول ہی سے حاصل کیا گیا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں

کہ پیٹرول کا یہ خزانہ عراق میں دریائے فرات کے نیچے سے ہی نکل رہا ہے) اگر چہ ان کا دکھانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دیکھو صدام حسین کتنا ظالم اور لٹیرا حکمراں تھا کہ اس نے اپنے خزانے میں سونے کی اینٹوں کے ڈھیر لگا رکھے تھے اور عوام دو وقت کی روٹیوں کو ترس رہے تھے۔ لیکن ان حالات وواقعات کو ہم اس زاویے سے دیکھتے ہیں کہ فرات نے سونے کا خزانہ اُگلا ہوا ہے اور لوگ حیلے بہانے سے آپس میں اس کے لئے جھگڑ رہے ہیں۔

مذکورہ احادیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ "اے مخاطب! اگر تو وہاں موجود ہو تو اُسے لینے کی کوشش مت کرنا"۔ ان الفاظوں کو پڑھتے ہوئے سوچ رہا ہوں کہ آج کل عراقی دینار (جو حال ہی میں نئے چھاپے گئے ہیں) خوب سستے بک رہے ہیں' سستے کیا کوڑیوں کے بھاؤ بک رہے ہیں۔ خریداروں کا غالب گمان یہی ہے کہ مستقبل قریب میں جیسی تیسی حکومت بن جائے گی تو ان دیناروں کی کچھ نہ کچھ قیمت ضرور مقرر ہوگی اور اس طرح یہ دینار جمع کرنے والے لوگ راتوں رات لاکھوں کروڑوں کا منافع بنالیں گے۔

اب جو حدیث میں کہا گیا ہے کہ اے مخاطب اگر تو وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لینا۔ یہاں دھیان طلب بات یہ ہے کہ جو لوگ یہ دینار خرید رہے ہیں یہ کہیں اس زمرے میں تو نہیں آتے؟ کیا منع کرنے کے باوجود عراقی (سونا) دینار خرید رہے ہیں؟ اور ظاہر ہے اس کا جو کچھ منافع ہوگا وہ بہر حال عراقی فراتی تیل ہی سے حاصل ہوگا۔ اب پتا نہیں ان عراقی دیناروں کی خرید وفروخت لوگوں کے لئے نفع بخش رہے گی یا نہیں؟

ایک حدیث کا مفہوم ہے:

''تم اسے لینے کی کوشش مت کرنا کیونکہ اسے کوئی نہ لے سکے گا۔''

اب یہ بات دعوے سے کہی جاسکتی ہے کہ امریکہ یا اس کے علاوہ دنیا بھر کے سارے لوگ جمع ہو جائیں تب بھی فرات کے اس سونے کو حاصل نہیں کرسکتے! یہ عراقیوں کا ہے عراقیوں کا ہی رہے گا۔ ہاں دنیا والے اس کے لیے لڑ لڑ کے سو میں سے ننانوے ہلاک تو ہو سکتے ہیں تباہ و برباد تو ہو سکتے ہیں لیکن کامیاب ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ اسے کوئی نہ لے سکے گا پھر کون لے سکے گا اور کیسے لے سکے گا؟

دیگر یہ کہ آج کل مشاہدہ میں یہ بات بھی آرہی ہے کہ عراقی تیل نکالنے کی بہت کوششیں ہو رہی ہیں لیکن عراقی ہر بار تیل کی پائپ لائن اڑا دیتے ہیں جس کی وجہ سے تیل کی ترسیل پھر سے رک جاتی ہے۔ اس طرح کی خبریں ہم آئے دن اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں اور یہ ایک دو دفعہ نہیں بیسیوں دفعہ ہو چکا ہے کہ ان غاصبوں نے جہاں تیل کی ترسیل شروع کی اس کے اگلے ہی روز پائپ لائن دھماکے سے اڑا دی جاتی ہے۔ اسے بھی راقم اسی تناظر میں دیکھتا ہے کہ ''اسے کوئی لے نہ سکے گا۔''

اب اگر یہ سلسلہ اسی طرح طول پکڑتا رہا اور امریکہ بہادر عراقی تیل حسب ضرورت نہ لوٹ سکا تو کامل یقین ہے کہ چند سالوں میں یہ اور اس کے اتحادیوں کی چولیں ہل جائیں گی تب عزت کے ساتھ ساتھ جان بچانا بھی مشکل ہو جائے گا۔ یہ لوگ یہاں سے اگر ابھی چلے جائیں تو ان کے حق میں بہتر ہے کہ ابھی تو دنیا والوں کے سامنے صرف تھوڑی سی ناک کٹے گی بعد میں تو انہیں اپنا وجود بھی برقرار رکھنا دشوار ہو جائے گا۔

اسی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکہ کے صدر مسٹر اوبامہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی فوج کو 2013ء تک عراق سے نکال لیں گے۔

غور کریں! روس کو آخر کار افغانستان سے بے آبرو ہو کر کیوں نکلنا پڑا؟ اس لیے کہ وہ معاشی طور پر اپنے آپ کو مستحکم نہ رکھ سکا اور ضرورت سے زائد اخراجات ہو جانے کی بنا پر ایک دن روس کے خاتمے کا اعلان کرنا پڑا۔ اسی ''روسی جارحیت'' اور ''افغان جہاد'' کے تناظر میں راقم الحروف کہتا ہے کہ عراق میں بھی بالکل یہی صورت حال ہے: ''امریکی جارحیت'' اور ''عراقی جہاد'' لہٰذا نتیجہ وہی نکلے گا جو اس سے پہلے نکلتا رہا ہے۔ دنیا میں کبھی کوئی جارح کامیاب نہیں ہوا' بالآخر منہ کی کھانی پڑی اور خیر سے بدھو لوٹ کے گھر کو آئے، لیکن یہاں انشاء اللہ خیر سے لوٹنا بھی نصیب نہ ہوگا۔

عراق یا کہیں بھی امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے فوجی چاہے جتنے مر جائیں اُس کی انہیں پرواہ نہیں ہے لیکن اگر لوٹ مار سے مال نہ حاصل ہوا تو امریکی عوام کے ٹیکسوں سے دنیا بھر میں بدمعاشی زیادہ عرصہ نہیں چل سکے گی اور پھر یہاں تو یہ آئے ہی چند دنوں کے منصوبے کے ساتھ تھے' کہ دو چار دن میں پورے عراق پر قبضہ کر لیں گے اس کے بعد مزے سے ساری زندگی وہاں سے تیل نکالتے رہیں گے، بیچتے رہیں گے اور سونا بناتے رہیں گے لیکن یہاں الٹے بانس بریلی کو ہو گئے ہیں۔ دیکھتے ہیں امریکی معیشت اپنے ناعاقبت اندیش و کوتاہ بین حکمرانوں کے غلط فیصلوں کا بوجھ کب تک برداشت کرتی ہے؟

17: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ زمانہ بھی بہت جلد آنے والا ہے کہ روم والوں سے تمہاری صلح ہوگی اور وہ تمہارے

ساتھ مل کر ایک دشمن سے لڑیں گے اور تم فتح پاؤ گے اس میں بہت سی غنیمت ہاتھ آئیں گی اور اس مقام سے واپس سب کے سب ایک تر و تازہ مقام پر جہاں ٹیلے وغیرہ بھی ہوں گے تم لوگ قیام کرو گے وہاں عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کر کے کہے گا کہ اس صلیب کی وجہ سے ہمیں فتح حاصل ہوئی۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص غصہ میں آکر صلیب کو توڑ ڈالے گا۔ اس وقت روم تمہارے خلاف ہو جائے گا اور سب جنگ عظیم کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ نصاریٰ جب مقابلہ پر آئیں گے تو ان کے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی اور کل اسی جھنڈے ہوں گے۔"

(سنن ابن ماجۃ' باب الملاحم' رقم الحدیث 4089 رقم الصفحۃ 1369 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر' بیروت)(سنن ابوداؤد' باب مایذکر من ملاحم الروم' رقم الحدیث 4292 رقم الصفحۃ 109 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الذکر' بیروت)(مصباح الزجاجۃ' رقم الصفحۃ 206 الجزء الرابع مطبوعۃ دار العربیۃ' بیروت)(مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الصفحۃ 218 الجزء 40 مطبوعۃ مکتبۃ الرشد ریاض)(سنن البیہقی الکبریٰ' باب مھادنۃ الائمۃ' رقم الصفحۃ 223 الجزء التاسع مطبوعۃ مکتبۃ الدار' مکۃ)(مسند احمد' رقم الحدیث 23205 رقم الصفحۃ 371 الجزء الخامس مطبوعۃ دار الرایۃ' ریاض)(المعجم الکبیر' رقم الحدیث 4230 رقم الصفحۃ 235 الجزء الرابع مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' موصل)(التدوین فی اخبار قزوین' رقم الصفحۃ 141 الجزء الثالث مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 67 رقم الصفحۃ 101 الجزء 15 مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ' بیروت)

مذکورہ حدیث میں ہے کہ ایک سپہ سالار کے ماتحت تقریباً بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ دیکھئے اس حدیث کی صداقت کی دلیل کہ ایک سپہ سالار کے ماتحت رہنے والے سپاہیوں کی مذکورہ تعداد ہی ہے۔ ایک ڈویژن میں کم سے کم بارہ ہزار سپاہی کا ہونا یہ تعداد موجودہ فوجی نظم و نسق میں مقرر کی گئی ہے۔ قرون اولیٰ میں فوج کا یہ انداز نہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس حدیث

میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ اسی (80) ڈویژن (جھنڈے) فوج لے کر یہاں ''جنگ عظیم'' کی نیت سے آئیں گے۔ اس طرح یہ کل تعداد نو لاکھ ساٹھ ہزار بنتی ہے۔ فی الحال رومیوں (عیسائیوں) کی یہاں فوج کی تعداد شاید تین چار لاکھ کے قریب ہے۔ چنانچہ اس حدیث کی روشنی میں گمان نہیں بلکہ یقین ہے کہ رومی یہاں سے فی الحال کسی صورت نہ تو واپس جائیں گے نہ ہی اپنی افواج میں کمی کریں گے' تاوقتیکہ نوشتہ تقدیر یعنی'' جنگ عظیم'' اپنے نتائج ظاہر نہ کردے۔

دوسرے یہ کہ حدیث کے الفاظ کے مطابق (ویجمعون للملحمة) کہ اس علاقے میں وہ ''عظیم جنگ'' کے لئے جمع ہوں گے۔ بالفاظ دیگر اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس خطہ میں مسلمانوں سے آخری اور فیصلہ کن معرکہ کے لئے جمع ہوں گے۔ 1990ء میں امریکہ نے جب عراق پر حملہ کیا تھا اُس وقت کے عراقی صدر صدام حسین نے اس حملہ کو'' ام المعارک'' (جنگوں کی ماں) کہا تھا۔ یعنی ایسا معرکہ جو دوسرے معرکوں کو جنم دے۔ اُس کا یہ اندازہ بالکل درست تھا۔ اب یہ یہاں سے اتنی آسانی سے جانے والے نہیں۔

1: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک مسلمانوں کا مورچہ مقام بولا میں نہ ہو جائے۔ تم بہت جلد رومیوں سے جنگ کرو گے اور تمہارے بعد جو مسلمان ہوں گے وہ بھی اور جو اسلام کی رونق ہوں گے، وہ بھی جنگ کے لیے نکلیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالی کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے اور قسطنطنیہ تسبیح وتکبیر کے ذریعے

فتح کرلیں گے۔انہیں وہاں اتنا زیادہ مال غنیمت حاصل ہوگا کہ اتنا کبھی حاصل نہ ہوا ہوگا، وہ ڈھال بھر بھر کر روپیہ تقسیم کریں گے، پھر ایک شخص خبر دے گا کہ دجال ظاہر ہو گیا لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی جس کی وجہ سے مال لینے والا اور مال نہ لینے والا دونوں شرمندہ ہوں گے۔"

(سنن ابن ابی ماجۃ' باب الملاحم' رقم الحدیث 4094 رقم الصفحۃ 1370 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر' بیروت)(مصباح الزجاجۃ' رقم الصفحۃ 207 الجزء الرابع مطبوعۃ دار العربیۃ' بیروت)(المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8488 رقم الصفحۃ 530 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(المعجم الکبیر' رقم الحدیث 9 رقم الصفحۃ 15 الجزء 170 مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' موصل)(مجمع الزوائد' باب فتح القسطنطنیہ وروميۃ' رقم الصفحۃ 218 الجزء السادس' مطبوعۃ دار الریان للتراث' القاھرۃ)(میزان الاعتدال فی نقد مسند البزار' رقم الحدیث 3390 رقم الصفحۃ 218 الجزء 80 مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' مدینہ منورۃ)

19: سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ لیا تھا۔اب اگر وہ جہاد میری زندگی میں ہوا تو اپنی جان و مال اللہ کی راہ میں قربان کروں گا اور اگر شہید ہو گیا تو میں سب سے افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر (اُس جہاد میں) شہید نہ ہو سکا (اور زندہ رہا) تو میں وہ ابوہریرہ ہوں گا جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا گیا ہوگا۔

المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 6177 رقم الصفحۃ 588 الجزء الثالث مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)(سنن البیہقی الکبریٰ' رقم الصفحۃ 176 الجزء التاسع مطبوعۃ مکتبۃ دار الباز' مکۃ)(سنن نسائی مطبوعۃ المجتبیٰ' باب غزوۃ الھند' رقم الحدیث 3173 رقم الصفحۃ 42 الجزء السادس مطبوعۃ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ' حلب)(کتاب السنن' رقم الحدیث 2374 رقم الصفحۃ 178 الجزء الثانی مطبوعۃ دار السلفیۃ' ہندوستان)(مسند احمد' رقم الحدیث 7128 رقم الصفحۃ 228 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ مصر)(الفتن لنعیم بن حماد' غزوۃ الھند 228 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ' مصر)(الفتن لنعیم بن حماد غزوۃ الھند' رقم الحدیث 1237 رقم الصفحۃ 409 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)(التاریخ الکبیر' رقم

الحدیث 2333 رقم الصفحہ 243 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر بیروت) (حلیۃ اولیاء رقم الصفحہ 316 الجزء الثامن مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت) (تھذیب رقم الحدیث 90 رقم الصفحہ 52 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر بیروت) (تھذیب الکمال رقم الحدیث 893 رقم الصفحہ 494 الجزء الرابع مطبوعہ موسۃ الرسالۃ بیروت) (تاریخ بغداد رقم الحدیث 5291 رقم الصفحہ 145 الجزء 10 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

20: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا، ان میں سے ایک وہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔''

(سنن نسائی غزوۃ الھند رقم الحدیث 3175 رقم الصفحہ 42 الجزء السادس مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب) (مجمع الزوائد باب غزو الھند رقم الصفحہ 176 الجزء التاسع مطبوعہ مکتبۃ الدار الباز مکۃ) (السنن الکبریٰ غزوہ الھند رقم الحدیث 4348 رقم الصفحہ 28 الجزء الثالث مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (المعجم الاوسط رقم الحدیث 6741 رقم الصفحہ 23 الجزء السابع مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ) (مسند احمد رقم الحدیث الصفحہ 23 الجزء السابع مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ) (مسند احمد رقم الحدیث 22449 رقم الصفحہ 278 الجزء الخامس مطبوعہ موسۃ قرطبۃ مصر) (الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 4124 رقم الصفحہ 48 الجزء الثالث مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (الجہاد رقم الصفحہ 48 الجزء الثالث مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (الجہاد رقم الحدیث 288 رقم الصفحہ 665 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورۃ) (التاریخ الکبیر رقم الحدیث 1747 رقم الصفحہ 72 الجزء السادس مطبوعہ دار الفکر بیروت) (الکامل فی ضعفاء الرجال رقم الحدیث 351 رقم الصفحہ 161 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر بیروت) (تھذیب الکمال رقم الحدیث 7261 رقم الصفحہ 151 الجزء 33 مطبوعہ موسۃ

الرسالۃ بیروت)

21: حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جس کا حارث بن حراث کہا جائے گا، اس کے آگے منصور نامی ایک شخص ہوگا جو آل محمد کو تسلط یا پناہ دے گا، جیسے رسول اللہ کو قریش نے جگہ دی تھی۔ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہوگا یا فرمایا کہ اس کا حکم ماننا واجب ہوگا۔"

(سنن ابوداؤد' کتاب المہدی رقم الحدیث 4290 رقم الصفحہ 108 الجزء الرابع مطبوعۃ دارالفکر' بیروت۔ الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث 8930 رقم الصفحہ 514 الجزء الخامس مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)

ترکمانستان' تاجکستان' قازقستان' قفقاز' آذربائیجان' آرمینیا' ہرات' چیچنیا اور کرغستان وغیرہ کے علاقے وراء النہر کہلاتے ہیں۔ بعض افغانی علاقے بھی جو روس کے قریب ہیں ماوراء النہر میں داخل ہیں۔

22: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قریب ہے کہ دیگر اقوام عالم تم پر یوں ٹوٹ پڑیں جیسے بھوکا کھانے سے بھرے ہوئے پیالے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔"

ایک شخص عرض گزار ہوا:

"یارسول اللہ! کیا ایسا ان دنوں ہماری قلت کے باعث ہوگا؟"

فرمایا:

"نہیں! بلکہ تم ان دنوں کثرت سے ہوگے لیکن ایسے بیکار جیسے سمندر کی جھاگ اللہ تعالٰی دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا۔"

سائل عرض گزار ہوا:

"یارسول اللہ! بزدلی کیا ہے؟"

فرمایا:

"دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا۔"

یہ حدیث ہمارے مسلم حکمرانوں کو خاص طور سے پڑھنی چاہیے اور دھیان میں رکھنی چاہیے کہ کیا وجہ ہے آج دنیا بھر کے بے شمار وسائل مہیا ہونے باوجود ہم بزدلی اور غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جبکہ صدیوں پہلے ہم پیٹ پہ پتھر باندھ کے دشمن کا سامنا کرتے تھے اور فتح پاتے تھے۔ ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا دشمن ہمارے لشکر کی آمد کی خبر سن کر لرزنے لگتا تھا؟ اور آج؟ آج دیکھ لیں مسلم ممالک کے ساتھ کیا ہو رہا ہے' اسلام دشمن ممالک مسلمانوں پر بالکل ایسے ٹوٹ پڑے ہیں جیسے بھوکا کھانے پہ ٹوٹ پڑتا ہے' دشمن ایک ایک برادر مسلم ممالک کو تباہ برباد کر رہا ہے اور ہم ہیں کہ عزت کی موت کے بجائے غلامی کی زندگی کے چند روز بڑھانے کے لیے دشمن کے ہمزبان ہوئے جا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ملک تھا ہی اس قابل۔

(سنن ابوداؤد' باب فی تداعی الامم علی السلام رقم الحدیث 4297 رقم الصفحہ 111 الجزء الرابع مطبوعہ دارالفکر' بیروت) (شعب الایمان' رقم الحدیث 10372 رقم الصفحہ 297 الجزء السابع مطبوعہ دارالکتب العلمیہ' بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث 37247 رقم الصفحہ 463 الجزء السابع مطبوعہ مکتبۃ الرشد' ریاض) (مسند الطیالسی' رقم الحدیث 992 رقم الصفحہ 133 الجزء الاول مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت) (مسند الشامیین رقم الحدیث 600 رقم الصفحہ 344 الجزء الاول مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ' بیروت) (الزھد لابن حنبل رقم الحدیث 268 رقم الصفحہ 134 الجزء الاول مطبوعہ دارالکتب العلمیہ' بیروت)

نوادر الاصول فی احادیث الرسول' رقم الصفحہ 156 الجزء الرابع مطبوعہ دار الجیل بیروت)(الفردوس بما ثور الخطاب رقم الحدیث 8977 رقم الصفحہ 182 الجزء الخامس مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)(حلیۃ الاولیاء رقم الصفحہ 182 الجزء الاول مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)(حلیۃ الاولیاء رقم الصفحہ 182 الجزء الاول مطبوعہ دار الکتاب العربی' بیروت)(تھذیب الکمال رقم الحدیث 46 الجزء 13 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ' بیروت)

23: حضرت عبدالرحمٰن بن سلیمان فرماتے ہیں کہ عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سارے شہروں پر غالب آجائے گا سوائے دمشق کے۔

(سنن ابوداؤد' باب فی الخلفاء رقم الحدیث 4639 رقم الصفحہ 209 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر' بیروت)

24: حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ پھر روم کی افواج ملک شام میں چالیس دن تک تباہی پھیلائیں گی اور ان کے ہاتھوں سوائے دمشق اور عمان کے کوئی شہر محفوظ نہیں رہے گا۔

(سنن ابوداؤد' باب فی الخلفاء رقم الحدیث 4638 رقم الصفحہ 209 الجزء الرابع' مطبوعہ دار الفکر' بیروت)(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 1257 رقم الصفحہ 437 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاهرة)

25: حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لڑائی کے روز مسلمانوں کے مورچے غوطہ نامی مقام میں ہوں گے۔ غوطہ اس شہر کے ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے اور دمشق شام کے شہروں میں وہ بہترین شہر ہے۔''

(سنن ابوداؤد' باب فی المعقل من الملاحم' رقم الحدیث 4298 رقم الصفحہ 111 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر' بیروت)(المغنی رقم الصفحہ رقم الحدیث 169 الجزء التاسع مطبوعہ دار الفکر' بیروت)(المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8496 رقم الصفحہ 532 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)(المعجم الاوسط رقم الحدیث 3205 رقم الصفحہ 296 الجزء الثالث مطبوعہ دار الحرمین القاهرة)(مسند احمد رقم الحدیث 21773 رقم الصفحہ 197 الجزء الخامس مطبوعہ موسسۃ قرطبہ مصر)(مسند الشامیین' رقم الحدیث

859 رقم الصفحہ 335 الجزء الاول مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (الترغیب والترھیب' رقم الحدیث 4683 رقم الصفحہ 33 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)

اس حدیث کے مطابق قرب قیامت میں مسلمانوں کا مرکز غوطہ نامی مقام ہوگا۔ غوطہ شام کا مشہور ترین مقام ہے۔ دیکھئے کتاب کے آخر میں دی گئی تصویر نمبر 12۔

26: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"(وہ وقت) قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ کے اندر محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی سرحد سلاح نامی مقام سے آگے نہیں ہوگی۔"

(سنن ابوداؤد' رقم الحدیث 4250 رقم الصفحہ 97 الجزء الرابع' مطبوعہ دار الفکر' بیروت) (صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6771 رقم الصفحہ 174 الجزء 15 مطبوعہ موسۃ الرسالۃ' بیروت) (المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8560 رقم الصفحہ 556 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (معجم ما استعجم' رقم الصفحہ 744 الجزء الثالث مطبوعہ عالم الکتب' بیروت۔ معجم ما استعجم رقم الصفحہ 6432 رقم الصفحہ 276 الجزء السادس' مطبوعہ دار الحرمین' القاھرۃ) (المعجم الصغیر' رقم الحدیث 873 رقم الصفحہ 113 الجزء الثانی مطبوعہ دار عمار' عمان) (الکامل فی ضعفاء الرجال' رقم الصفحہ 128 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر' بیروت)

یہ خیبر کے قریب ایک مقام ہے اور مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو لوے کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

27: موسیٰ بن علی اپنے والد سے راوی کہ مستورد قرشی نے عمرو بن عاص سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب نصاریٰ سب سے زیادہ ہوں گے۔ عمرو بن عاص نے کہا: "تمہیں معلوم ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟" مستورد

بولے کہ میں وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔
(صحیح مسلم، باب تقوم الساعۃ والروم اکثر الناس، رقم الحدیث:2898، رقم الصفحہ:2222، الجزء الرابع، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

28: حضرت ابو غادیہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عنقریب کچھ بہت سخت اور خونریز فتنے برپا ہوں گے جو لوگوں کے خون اور مال سے ذرا بھی نہ کھیلیں گے۔"

(مجمع الزوائد، باب ماجاء فی الفتن، رقم الصفحہ:304، الجزء السابع، مطبوعہ دار الریان للتراث القاہرۃ) (المعجم الاوسط، رقم الحدیث:4703، رقم الصفحہ:71، الجزء الخامس، مطبوعہ دار الحرمین القاہرۃ) (تکملۃ الاکمال، رقم الحدیث:4485، رقم الصفحہ:356، الجزء الرابع، مطبوعہ جامعہ ام القریٰ مکۃ المکرمۃ)

29: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عنقریب فتنے ہوں گے، پھر فتنے، خبردار پھر فتنے ہوں گے، پھر وہ فتنے ہوں گے کہ ان میں بیٹھا ہوا چلتے ہوئے سے بہتر ہوگا اور چلتا ہوا دوڑتے ہوئے بہتر ہوگا۔ آگاہ رہو کہ جب وہ فتنے واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اونٹوں سے مل جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین میں پہنچ جائے۔"

ایک صاحب بولے:

"یا رسول اللہ! فرمایئے تو جس کے پاس نہ اونٹ ہوں، نہ بکریاں ہوں اور نہ زمین وہ کیا کرے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ اپنی تلوار کی طرف رخ کرے اور اس کی دھار کو پتھر سے کوٹ دے پھر الگ ہو جائے اگر الگ ہونے کی طاقت رکھے۔ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا (یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمائے یعنی میں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی)"

پھر ایک شخص نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! فرمایئے تو اگر مجھے مجبور کیا جائے حتی کہ مجھے دونوں صفوں میں سے ایک صف تک لیجایا جائے پھر مجھے کوئی اپنی تلوار سے مار دے یا آئے کہ مجھے قتل کر دے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ اپنا اور تمہارا گناہ لیکر لوٹے گا اور وہ دوزخی ہوگا۔"

(صحیح مسلم باب نزول الفتن مواقع القطر رقم الحدیث: 2887، رقم الصفحہ: 2212، الجزء الرابع مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث: 8361، رقم الصفحہ: 487، الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (سنن البیہقی الکبری رقم الصفحہ: 190، الجزء الثامن مطبوعہ مکتبۃ الدار الباز مکۃ المکرمۃ) (مسند البزار: 4 - 9 رقم الحدیث: 3677 رقم الصفحہ: 127، الجزء التاسع مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ)

یہ فرمان عالی یا تو ان فتنوں کا تسلسل بیان فرمانے کے لئے ہے کہ وہ فتنے پے در پے مسلسل واقع ہوں گے یا ان کی سختی اور بڑائی بیان کرنے کے لئے کہ وہ فتنے سخت سے سخت ہوں گے اس سے بھی سخت ہوں گے اس سے بھی سخت ہوں گے جو ساری دنیا کو گھیر لیں گے۔ مسلمان ان فتنوں سے جتنا دور رہے گا اتنا ہی اس کے حق میں بہتر ہوگا۔ امن کے زمانہ میں گاؤں اور جنگل سے شہر بہتر ہے کہ شہر میں علم ہے، جمعہ وعیدین بلکہ پنجگانہ کی جماعت ہیں کبھی جہاد کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ مگر فتنوں کے زمانہ میں شہر سے گاؤں بلکہ جنگل بہتر ہے کہ وہاں امن ہے عافیت ہے اور شہر میں فتنے

ہیں۔

30: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) کے گھر میں موجود تھا تو انہوں نے (کسی اور سے) کہا:

"دروازہ بند کردو۔"

پھر حاضرین سے پوچھا:

"کیا ہم لوگوں کے علاوہ یہاں کوئی اور ہے؟"

لوگوں نے کہا:

"نہیں!"

حالانکہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی ایک کونے میں موجود تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں سے کہا:

"جب تم کالے جھنڈے والوں کو مشرق کی طرف سے آتا دیکھو تو ان فارسیوں کی عزت کرنا کیونکہ ہماری حکومت ان ہی کی مدد سے قائم ہوگی۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"اس موقع پر (مجھ سے چپ نہ رہا گیا اور) میں بول پڑا: "اے ابن عباس! کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔"

چونکہ میری موجودگی کی انہیں توقع نہ تھی اس لیے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما (حیران ہوتے ہوئے بولے:)

"ارے تم! تم بھی یہاں موجود ہو؟"

میں نے کہا:

"جی ہاں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا:

"اچھا سناؤ وہ حدیث۔"

میں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کالے جھنڈے والے ظاہر ہوں گے تو ان کی ابتدا فتنہ ہے یا ان کے پہلے لوگ فتنے ہوں گے، اُن کا درمیانی عرصہ یا درمیانی لوگ گمراہ ہوں گے اور اُن کے آخری لوگ کافر ہوں گے یا اُن کی انتہا کفر پر ہوگی۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 551 رقم الصفحہ 202 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

31: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حمص وہ شہر ہے جہاں کا شہید ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔ اہل دمشق جنت میں سبز لباس سے پہچانے جائیں گے۔ اردن کے سپاہی بروز قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے۔ جبکہ فلسطینی اُن لوگوں میں سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ روزانہ دو مرتبہ نظر رحمت فرماتا ہے۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 709، رقم الصفحہ 248 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

32: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب سے پہلے مصر اور عراق برباد ہوں گے۔ اے ابوذر! جب ان کی عمارتیں تباہ ہونے لگیں تو تم شام چلے جانا۔" میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! اگر وہ لوگ وہاں سے مجھے نکال دیں تو؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انہی کے ساتھ رہنا جہاں وہ جائیں۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 710 رقم الصفحہ 248 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

33: حضرت عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد سے نکلا تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے بصرہ کی سرزمین برباد ہوگی اور مصر کی۔ میں نے پوچھا:

"ان کو کون برباد کرے گا حالانکہ اس میں تو انسان اور مال کے دریا بہتے ہیں۔؟"

انہوں نے فرمایا:

"ان کو سرخ موت (قتل و غارت گری) اور قحط کی موت ہلاک کرے گی۔ اس وقت بھی گویا

میں بصرہ میں اونٹوں کے ڈھانچوں کے ہڈیوں کے ڈھیر دیکھ رہا ہوں اور دریائے نیل خشک ہو جائے گا اس طرح مصر کی بربادی شروع ہوگی۔"

(السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 470' رقم الصفحہ 307 الجزء الرابع' مطبوعہ دارالعاصمۃ' والریاض)

34: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے حمص اور دمشق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا:

"رومیوں کی یلغار کے وقت دمشق مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور وہاں کا بیلوں کا باڑہ حمص کے محل سے بہتر ہے۔ جو شخص دجال سے نجات چاہے تو اس کے لیے نہر "ابی فرطس" ... اگر تمہارا ارادہ جہد و جہاد کا ہو تو حمص بہتر ہے۔ دور ملاحم میں مسلمانوں کی جائے پناہ دمشق' دجال سے جائے پناہ نہر ابی فرطس اور یاجوج ماجوج سے بچنے کی جگہ کوہ طور ہوگا۔"

(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 713 رقم الصفحہ 253 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاہرۃ)

35: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فتنہ کے زمانہ میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے (اور اسلحہ) کو اپنے ساتھ رکھے' کبھی دشمن اسے خوفزدہ کریں کبھی یہ دشمنوں کو خوفزدہ کرے یا پھر وہ شخص جو بالکل ہی گوشہ نشین ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتا رہے (یعنی عبادت الٰہی میں زندگی گزارے)۔"

(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 730 رقم الصفحہ 258 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاہرۃ)

36: حضرت عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایسے بھی معاملات پیش آئیں گے (جو اللہ کو ناپسند ہوں گے) جن کو اگر کوئی شخص اچھا سمجھے گا تو وہ انہی میں سے شمار ہوگا اگر چہ اس وقت وہ ان میں موجود نہ ہو۔ جو شخص ان معاملات کو برا سمجھے گا تو وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جو وہاں نہیں ہیں اگر چہ وہ انہی لوگوں میں موجود ہو۔

(الفتن نعیم بن حماد' رقم الحدیث 732 رقم الصفحہ 258 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاہرۃ)

37: حبیب بن صالح سے روایت ہے کہ مغرب سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام عبدالرحمٰن ہوگا، وہ حمص آئے گا اور (اتنی جرأت کرے گا کہ مسجد کے) منبر پر چڑھے گا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 745 رقم الصفحہ 262 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

38: تبیع سے روایت ہے کہ مغرب سے جو عبدالرحمٰن بن عشون آئے گا اس کے (لشکر کے) آگے ایک شخص ہوگا جس کا شیطانی نام ہوگا یعنی "ویل"۔ اس کا ساتھ دے کر مرنے والے جہنمی ہوں گے۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 756 رقم الصفحہ 264 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

39: حضرت صقر بن رستم نے مسلمہ بن عبدالملک کو کہتے سنا کہ اہل مغرب حمص پر سولہ مہینہ تک حکومت کریں گے۔ حضرت صقر کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مہاجر صحابی کو کہتے سنا کہ مغربی فتنہ کے وقت تم یمن چلے جانا کیونکہ تمہیں اس کے علاوہ کہیں اور پناہ نہ ملے گی۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 766 رقم الصفحہ 268 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

40: ابووہب کلابی سے روایت ہے کہ جب اہل مغرب خروج کریں گے اور ان کا فتنہ شدت اختیار کر جائے گا تو عرب بھی ان سے جنگ کی تیاری کریں گے اور تمام عرب چار گروہ ہو کر ملک شام میں جمع ہو جائیں گے۔ ایک جھنڈا قریش کا ہوگا اس کا جو بھی رنگ ہو ایک جھنڈا قیس کا ہوگا اس کا رنگ بھی جو ہو ایک جھنڈا یمن کا ہوگا اس کا رنگ بھی چاہے جو ہو اور ایک جھنڈا قضاعہ کا۔ اہل عرب قریش سے کہیں گے: "آگے بڑھو اور اپنے وطن کے لئے لڑو یا ایک طرف ہو جاؤ۔" قریش آگے بڑھ کر لڑیں گے مگر کامیابی نہ ہوگی۔ پھر قیس لڑیں گے مگر ان سے بھی کچھ نہ ہوگا۔ پھر یمنی لڑیں گے وہ بھی کچھ نہ کر سکیں گے۔ پھر ابووہب نے حضرت خالد کندھے پہ ہاتھ مار کے کہا: "پھر تمہارا اور تمہاری قوم کا مختلف رنگوں والا جھنڈا آگے بڑھے گا اور خدا کی قسم اس روز وہ غالب ہوں گے۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 768 رقم الصفحہ 268 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

41: نجیب بن سری سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب جبل خلیل سے گزرے تو تین دعائیں کیں۔ اے اللہ! اگر کوئی خوفزدہ یہاں آئے تو اسے امن عطا فرمانا، یہاں کے باشندوں پر ساتواں فتنہ مسلط نہ فرمانا اور جب ساری زمین بنجر ہو جائے یہاں کی زمین بنجر نہ ہو۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 705 رقم الصفحہ 247 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

42: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے بعد چار فتنے برپا ہوں گے۔ پہلے فتنے میں خون بہایا جائے گا، دوسرے فتنے میں خون بہانا اور مال لوٹنا دونوں کو جائز سمجھ لیا جائے گا، تیسرے فتنے میں مال وخون کے ساتھ ساتھ فروج کو بھی حلال سمجھا جائے گا، چوتھا فتنہ اندھا اور بہرہ ہوگا اس میں امت چمڑے کی طرح رگڑی جائے گی۔"

امت اتنی بزدل اور بدحال ہو چکی ہوگی کہ اپنا پرایا جو چاہے گا جہاں چاہے گا جیسے چاہے گا ان پر ظلم وستم ڈھائے گا اور یہ چپ چاپ سہتی رہے گی۔

ایک حدیث میں ہے:

"والغربية هي العمياء"

"مغربی ممالک کا فتنہ ہی اندھا فتنہ ہے۔"

ایک حدیث میں یہ بھی وارد ہے:

"ولتسلمنكم الرابعة الى الدجال"

"چوتھا فتنہ تمہیں دجال کے سپرد کر دے گا یا دجال سے ملا دے گا۔"

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 88 رقم الصفحہ 55 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاہرۃ)

43: شعیب بن حرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے فتنہ سے

پناہ مانگا کرتے تھے۔

(السنن الواردۃ فی الفتن، رقم الحدیث: 485، رقم الصفحہ: 4925، الجزء الرابع، مطبوعہ دار العاصمہ، الریاض)

44: حضرت مخول بہزی سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شکار کے لیے مقام ابواء میں کچھ پھندے لگائے۔ ان میں ایک ہرن پھنسا لیکن جب تک میں وہاں پہنچا وہ پھندے سے کسی طرح نکل گیا۔ میں پھر اس کے پیچھے بھاگا۔ آگے جا کے دیکھا کہ کسی اور نے اسے پکڑ لیا ہے۔ ہم دونوں میں تکرار ہوئی اور پھر فیصلہ کے لئے ہم دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابواء ہی کی ایک ڈھلوانی جگہ میں ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے۔ ہم نے اپنا معاملہ پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ ہرن تم دونوں آدھا آدھا بانٹ لو۔"

میں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! کبھی کبھی ہمیں جنگل میں کوئی اونٹنی نظر آتی ہے، اس میں دودھ بھی ہوتا ہے لیکن اس کے تھنوں کو ڈوری سے باندھا ہوتا ہے۔ اس وقت ہمیں دودھ کی ضرورت بھی ہوتی ہے (تو کیا ہمیں رخصت ہے کہ ہم اس کا دودھ پی لیں؟)"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پہلے تین مرتبہ اونٹ والے کو پکارو! اگر آ جائے تو اجازت لو ورنہ! ڈوری کھول کر دودھ پی لو۔ تھوڑا سا دودھ اس میں رہنے دو اور ڈوری دوبارہ باندھ دو۔"

پھر میں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! ہمیں گمشدہ اونٹ ملتے ہیں تو کیا انہیں چھپانے میں ہمیں ثواب ملے گا۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کچھ دوسری باتیں بتانے لگے۔ یہ بھی فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جو دو حرم (یعنی کہ معظمہ و مدینہ منورہ)

کے درمیان ہوں گی۔ جو درخت کے پتے کھائیں گی اور پانی پئیں گی۔ بکریوں والا ان کا دودھ و گوشت استعمال کرے گا۔ ان کے اون یا بالوں کا لباس پہنے گا۔ عرب قبائل میں فتنے ٹوٹ پڑیں گے اور اللہ کی قسم وہ ایک نہ ہوں گے۔ اس جملہ کو تین مرتبہ دہرایا۔ میں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! کچھ نصیحت فرمائیے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور ہمیشہ حق کی طرف مائل رہو جس طرف بھی ہو۔"

(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 5882 رقم الصفحہ 196 الجزء 13 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ' بیروت) (موارد الظمان' بیان فی الصید مقع فی الحبل لیفر بہ' رقم الحدیث 1202 رقم الصفحہ 291 الجزء الاول' مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (مسند ابی یعلی' رقم الحدیث 1568 رقم الصفحہ 137 الجزء الثالث' مطبوعہ دار المامون للتراث' دمشق)

45: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ گے' پھر وہاں درندے اور پرندے چھا جائیں گے اور آخر میں اس کے اندر مزینہ کے دو چرواہے آئیں گے' وہ چاہیں گے کہ مدینہ منورہ سے اپنی بکریاں لے جائیں مگر دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور ہی ہیں یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے۔"

(صحیح مسلم' باب فی المدینۃ حین یترکہا اھلہا' رقم الحدیث 1389 رقم الصفحہ 1010 الجزء الثانی' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی' بیروت) (صحیح بخاری' باب من رغب عن المدینۃ' رقم الحدیث 1775 رقم الصفحہ 663 الجزء الثانی مطبوعہ دار ابن کثیر الیمامۃ' بیروت) (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' رقم الحدیث 3210 رقم الصفحہ 53 الجزء الرابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (مسند احمد' رقم الحدیث 7193 رقم الصفحہ 234 الجزء الثانی مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ' مصر)

46: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کرلیں۔ چنانچہ مسلمان انہیں اتنا قتل کریں گے کہ اگر ان میں سے کوئی یہودی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو وہ پتھر کہے گا: "اے عبداللہ! یہ دیکھو میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر (یعنی اس وقت یہودیوں کو کہیں جائے پناہ نہ ملے گی)" مگر ہاں غرقد ایک درخت ہے جو ان کو پناہ دے گا کیونکہ وہ درخت بھی یہودی ہے۔"

(مسند احمد، رقم الحدیث 9387 رقم الصفحہ 417 الجزء الثانی مطبوعہ موسسہ قرطبہ مصر) (السنن الواردۃ فی الفتن، رقم الحدیث 447 رقم الصفحہ 870 الجزء الرابع مطبوعہ دار العاصمۃ الریاض) (تاریخ بغداد، رقم الحدیث 3673 رقم الصفحہ 206 الجزء السابع مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

47: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک وقت تم یہود سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی یہودی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو وہ پتھر کہے گا: اے عبداللہ یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر۔"

(صحیح بخاری، باب قتال الیھود، رقم الحدیث 2767 رقم الصفحہ 1070 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر الیمامۃ، بیروت) (صحیح مسلم، باب، رقم الحدیث 2921 رقم الصفحہ 2239 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (مسند احمد، رقم الحدیث 9161 رقم الصفحہ 398 الجزء الثانی مطبوعہ موسسہ قرطبہ، مصر) (السنن الواردۃ فی الفتن رقم الحدیث 446 رقم الصفحہ 869 الجزء الرابع مطبوعہ دار العاصمۃ الریاض)

48: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم یہودیوں سے لڑائی کرو گے اور ان پر غالب آ جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا: "اے مسلم یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔"

(صحیح بخاری باب علامات النبوۃ فی الاسلام رقم الحدیث 3398 رقم الصفحہ 1316 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر الیمامۃ بیروت) (صحیح مسلم رقم الحدیث 2921 رقم الصفحہ 2239 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (سنن الترمذی باب ماجاء فی علامۃ الدجال رقم الحدیث 2236 رقم الصفحہ 508 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (الجامع لمعمر بن راشد رقم الصفحہ 399 الجزء 11 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث 6032 رقم الصفحہ 121 الجزء الثانی مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر) (الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1603 رقم الصفحہ 574 الجزء ا؛ ثانی مطبوعہ مکتبہ التوحید القاھرۃ)

49: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم سے یہودی لڑیں گے اور تم ان پر مسلط ہو جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی پکاریں گے: "اے مسلمان یہ رہا یہودی ادھر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔"

(صحیح البخاری باب علامات النبوۃ فی الاسلام رقم الحدیث 3398 رقم الصفحہ 1316 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر الیمامۃ بیروت) (صحیح مسلم باب لاتقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیتمنی ان یکون مکان المیت من البلاء رقم الحدیث 2921 رقم الصفحہ 2239 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (سنن الترمذی ماجاء فی الدجال رقم الحدیث 2236 رقم الصفحہ 507 الجزء الرابع مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (الجامع لمعمر بن راشد باب الدجال رقم الصفحہ 399 الجزء 11 مطبوعہ المکتب الاسلامی) (مسند احمد رقم الحدیث 6032 رقم الصفحہ 121 الجزء الثانی مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر) (الفتن نعیم بن حماد رقم الحدیث 1603 رقم الصفحہ 574 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

50: حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم چوڑے منہ والوں سے جن کے چہرے ڈھالوں جیسے ہوں گے جنگ کرو گے، جنہوں نے بالوں کے جوتے پہنے ہوئے ہوں گے۔''

(صحیح بخاری، باب قتال الترک، رقم الحدیث 2769 رقم الصفحہ 1070 الجزء الثالث مطبوعہ دار ابن کثیر، یمامۃ، بیروت) (سنن ابن ماجۃ، باب الملاحم، رقم الحدیث 4098 رقم الصفحہ 1372 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (سنن البیہقی الکبریٰ، رقم الصفحہ 176 الجزء التاسع، مطبوعہ مکتبۃ دار الباز، مکۃ) (مسند احمد، رقم الصفحہ 70 الجزء الخامس مطبوعہ موسۃ قرطبۃ مصر، الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم الصفحہ 130 الجزء الثانی مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (معجم الصحابۃ، رقم الحدیث 713 رقم الصفحہ 211 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، مدینہ منورۃ)

51: حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم انہیں تین دفعہ دھکیلو گے یہاں تک کہ انہیں جزیرۂ عرب سے باہر نکال دو گے۔ پہلی دفعہ کے دھکیلنے میں بھاگنے والے بچ جائیں گے، دوسری دفعہ کچھ بچیں گے اور کچھ ہلاک ہو جائیں گے اور تیسری دفعہ ان کی جڑ ہی کٹ جائے گی۔''

(سنن ابوداؤد، باب فی قتل، رقم الحدیث 4305 رقم الصفحہ 113 الجزء الرابع مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (مجمع الزوائد، رقم الصفحہ 311 الجزء السابع مطبوعہ دار الریان للتراث، القاهرة) (مسند احمد، رقم الحدیث 23001 رقم الصفحہ 348 الجزء الخامس مطبوعہ موسۃ قرطبۃ مصر) (الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1910 رقم الصفحہ 678 الجزء الثانی مطبوعہ مکتبۃ التوحید القاهرة) (مسند الرویانی، رقم الحدیث 36 رقم الصفحہ 77 الجزء الاول مطبوعہ موسۃ قرطبۃ القاهرة)

52: حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں ہر مومن کوفہ میں اپنا خیمہ لگائے گا۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 32449 رقم الصفحۃ 408 الجزء السادس مطبوعۃ مکتبۃ الرشد الریاض)

57: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے کوفہ والو! مہدی کو تمام لوگوں میں سب سے پہلے تم لوگ پاؤ گے۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 37643 رقم الصفحۃ 513 الجزء السابع مطبوعۃ مکتبۃ الرشد الریاض)

58: حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حج پر گئے تو عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا:

''کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟''

میں نے کہا:

''عراقی ہوں۔''

فرمایا:

''پھر تو تمہیں کوفہ والوں میں سے ہونا چاہئے؟''

میں نے کہا:

''جی حضور! میرا تعلق وہیں سے ہے۔''

پھر حضرت نے فرمایا:

''تو پھر سنو! امام مہدی کے سلسلہ میں سب سے زیادہ نیک بخت کوفہ والے ہیں۔''

(السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 578 رقم الصفحۃ 1059 الجزء الخامس' دار العاصمۃ' الریاض)

59: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ میں نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے چچازادوں کا مشرق کی طرف دجلہ اور جیل اور قطربل اور صراط کے مابین ایک شہر ہوگا جس میں لکڑیوں' اینٹوں' چونے اور سونے سے عمارتیں بلند کی جائیں گی۔ جن میں اللہ کی مخلوق میں سے بدترین لوگ اور میری امت کے ظالم

رہیں گے۔غور سے سنوان (عمارتوں) کی تباہی سفیانی کے ہاتھ سے ہوگی۔خدا کی قسم! وہ عمارتیں اپنی چھتوں پر اوندھی ہوکر گر چکی ہوں گی۔

(تاریخ بغداد رقم الصفحہ 38 الجزءالاول مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

60: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوعباس کی ہلاکت ہوگی پھر ایک ستاری بیچ میں ظاہر ہوگا،ایک دھماکہ اور شگاف ہوگا، یہ سب کچھ رمضان کے مہینہ میں ہوگا،سرخی پانچ تا بیس رمضان کے درمیان ہوگی، دھماکہ نصف سے بیس تک کے درمیان میں ہوگا، شگاف بیسویں سے چوبیسویں کے درمیان ہوگا۔ستارے کو پھینکا جائے گا جو اس طرح روشن ہوگا جیسا کہ چاند روشن ہوتا ہے۔پھر اسی طرح مڑ جائے گا جیسا کہ سانپ مڑتا ہے یہاں تک کہ اس کے دونوں سر ملنے کے قریب ہوجاتے ہیں۔"خمسین" کی رات دو زلزلے آئیں گے جس ستارے کو پھینکا جائے گا وہ ایک ٹوٹا ہوا تارہ (شہاب) ہے جو آسمان سے ٹوٹے گا، بہت شدید ہوگا، مشرق میں گرے گا اور لوگوں کو اس سے سخت مصیبت پہنچے گی۔

(الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث 643 رقم الصفحہ 230 الجزءالاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

61: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"زوراء میں ایک واقعہ ہوگا۔"

صحابہ نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! زوراء کیا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مشرق میں نہروں کے درمیان ایک شہر ہے، جس میں اللہ کی بدترین مخلوق اور میری امت کے ظالم لوگ رہیں گے۔انہیں چار قسم کے عذابوں سے مارا جائے گا۔تلوار سے دھنسا کر قذف (تیر پھینکنا یعنی بمباری سے) اور مسخ کر کے۔ جب کالے لوگ نکلیں گے (یا کالے جھنڈے والے) تو عرب باہر نکل کر جمع ہونا شروع کریں گے۔وہ لوگ ظاہر ہوکر زمین کے اندرونی حصے یا

فرمایا کہ اردن کے اندرونی حصہ میں پہنچ جائیں گے۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک سفیانی تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ دمشق آ جائے گا۔ ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرے گا کہ اس کے ہاتھ پر بنو کلب کے تیس ہزار لوگ بیعت کر لیں گے، وہ ایک لشکر عراق روانہ کرے گا اور زرواء میں ایک لاکھ آدمی قتل کرے گا۔ پھر نیچے کوفہ کی طرف اتریں گے تو اسے بھی لوٹ لیں گے۔ اس وقت مشرق سے ایک جانور نکلے گا جس کو بنی تمیم کا ایک شخص جس کا نام شعیب بن صالح ہوگا ہانک رہا ہوگا اور ان کے قبضہ میں جو اہل کوفہ کے قیدی ہوں گے وہ ان کو چھڑا لے گا اور سفیانیوں کو قتل کر ڈالے گا۔ سفیانی کے لشکروں میں سے ایک اور لشکر شہر جا کر اسے تین دن تک لوٹتا رہے گا۔ پھر مکہ معظمہ کا ارادہ کر کے چلیں گے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر فرمائے گا کہ اے جبرائیل! اب انہیں عذاب میں مبتلا کر دو۔ اپنے رب کا حکم پا کر وہ اپنے پاؤں سے ایک زوردار ضرب لگائیں گے جس سے اللہ عزوجل انہیں زمین میں دھنسا دے گا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچ پائیں گے جو واپس جا کر سفیانی کو اس واقعہ کی خبر دیں گے لیکن اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اسی دوران قریش کے چند آدمی قسطنطنیہ کی طرف بھاگ رہے ہوں گے کہ یہ سفیانی روم کے سربراہ (بادشاہ) کو پیغام بھیجے گا کہ ان لوگوں کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ وہ ان کو گرفتار کر کے اس کے پاس دمشق بھیج دے گا جہاں شہر کے دروازے پر ان قریشیوں کی گردنیں اڑا دی جائیں گی۔"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"یہاں تک ہوگا کہ ایک عورت کو دمشق کی مسجد میں کپڑے میں ایک ایک مجلس پر گھمایا جائے گا اس کے بعد وہ سفیانی کے پاس آ کر اس کی ران پہ بیٹھ جائے گا۔ اس وقت وہ محراب میں بیٹھا ہوگا، مسلمانوں میں سے ایک آدمی اٹھ کر کہے گا: "تمہارا ناس جائے! کیا تم اپنے ایمان کے بعد اللہ پر کفر کرنے لگے ہو؟ (تم جو کچھ کر رہے ہو) یہ ہرگز ہرگز حلال نہیں۔" اس پر سفیانی مشتعل ہو جائے گا اور اٹھ کر مسجد ہی میں اس کی گردن اڑا دے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر اس شخص کو قتل کر

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 891 رقم الصفحۃ 307 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

ان دونوں مقامات پر شہر تعمیر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ان علاقوں میں یہود و نصاریٰ نے ظلم وستم اور آگ وخون کا جو بازار گرم کیا ہے وہ اب اتنی جلدی فروہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین!

64: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ برباد ہونے سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ مصر خراب ہو جائے۔ کوفے کو اس طرح رگڑا جائے گا جس طرح کہ چمڑے کو رگڑا جاتا ہے۔ پھر کوفی کے بعد عظیم ترین وخطرناک گھمسان کی جنگ ہوگی۔"

(المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8428 رقم الصفحۃ 509 الجزء الرابع' مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت) (الفتن لنعیم بن حماد، دخول السفیانی واصحابہ الکوفۃ' رقم الحدیث 892 رقم الصفحۃ 308 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ) (السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 455 رقم الصفحۃ 881 الجزء الرابع مطبوعۃ دار العاصمۃ الریاض)

65: تبیع سے روایت ہے کہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے۔ اس کے ساتھ ضعیف لوگ بھی (کثیر تعداد میں) ہوں گے۔ اللہ اپنی مدد سے ان کی تائید فرمائے گا پھر اس کے بعد اہل مغرب نکلیں گے۔

(الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 900 رقم الصفحۃ 312 الجزء الاول مطبوعۃ مکتبۃ التوحید القاھرۃ)

66: حضرت عمرو بن مرۃ الجملی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"خراسان سے ایک کالا جھنڈا نکلے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو اس زیتون سے جو کہ "بیتھیا وحرستا" کے درمیان ہے باندھے گا۔ ان کے درمیان زیتون کھڑا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ یہ جھنڈے والے اس کے پاس اتر کر اپنے گھوڑوں کو اس سے باندھ لیں گے۔"

67: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ برباد ہونے سے محفوظ رہے گا یہاں

تک کہ مصر خراب ہو جائے۔"

(المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث 8428 رقم الصفحہ 509 الجزء الرابع' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت) (الفتن لنعیم بن حماد' دخول السفیانی واصحابہ الکوفۃ' رقم الحدیث 892 رقم الصفحہ 308 الجزء الاول مطبوعہ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ) (السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 455 رقم الصفحہ 881 الجزء الرابع' مطبوعہ دار العاصمۃ الریاض)

68: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک روز منبر پہ جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

"اے لوگو! میرے وصال سے پہلے مجھ سے پوچھ لو۔"

آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ چنانچہ مجمع میں سے صعصعہ بن صوحان العبدی کھڑے ہوئے اور پوچھا:

"اے امیر المومنین! ہمیں بتائیں کہ دجال کب نکلے گا؟"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"صعصعہ! بیٹھ جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہاری بات کا مقصد خوب جانتا ہے اور اس بارے میں سائل بھی مسئول سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ! اس کی کچھ نشانیاں ہیں اور کچھ چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کے بعد پیش آتی جائیں گی۔ بالکل اسی طرح حدیث کے مطابق ہوں گی جیسے دو جوتے ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تم کو وہ بتا سکتا ہوں؟"

صعصعہ بولے:

"میرا یہ مقصد ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صعصعہ کو ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا:

"اے صعصعہ! جب لوگ نماز پڑھنا چھوڑ دیں، امانتیں ضائع کرنے لگیں، جھوٹ کو حلال جاننے لگیں، سود کھانے لگیں، رشوت عام ہو جائے، مکانات (بنگلہ' حویلی' محل) بڑے بنائے

جانے لگیں، لوگ خواہشات کی پیروی کرنے لگیں، دین کو دنیا کے بدلے بیچنے لگیں، قتل کرنا گناہ نہ جانیں، رشتہ داریاں توڑی جانے لگیں، قوت برداشت کمزور ہو جائے، ظلم کرکے خوش ہونے لگیں، فاسق لوگ حاکم بننے لگیں، وزیر خیانت کرنے لگیں، صوفیا ظالم بن جائیں، قاری نافرمان ہو جائیں، ظلم بڑھ جائے، طلاق کی کثرت ہو جائے، اموات اچانک واقع ہونے لگیں، جھوٹے الزامات لگائے جانے لگیں، قرآن کریم کو سجایا جانے لگے، مساجد کو آراستہ کیا جانے لگے، مینار لمبے بنائے جائیں، صفوں میں ایک دوسرے کو دھکے دیئے جائیں، وعدوں کو توڑا جانے لگے، دل خراب ہو جائیں، دنیا کی دولت کے لالچ میں عورت اپنے شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ہونے لگے، عورتیں ستر پوشی کرنا چھوڑ دیں، عورتیں مردوں سے مشابہت اختیار کریں، مرد عورتوں سے مشابہت اختیار کریں، سلام صرف جان پہچان والوں کو کیا جانے لگے، جھوٹی گواہی دی جانے لگے، لوگ بھیڑیوں جیسے دلوں پر بھیڑ کی کھال پہن کر سامنے آئیں، ایسے لوگ جن کے دل پتھر سے زیادہ سخت اور سڑی ہوئی چیز سے زیادہ بدبودار ہو جائیں، آخرت والے کاموں سے دنیا ڈھونڈیں اور بغیر سمجھ کے فتوے دیئے جانے لگیں تو ایسے لوگوں اور ایسے کاموں سے بچو! نیک کام میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو، موت سے ڈرو، نیک کام زیادہ سے زیادہ کرو! اے صعصعہ بن صوحان! اُن دنوں بیت المقدس رہائش گاہ ہوگی اور لوگوں پر ایک زمانہ بھی آئے گا کہ ایک شخص کہے گا: "اے آنے والے! بھوسہ تو بیت المقدس کی فصیل کی اینٹوں میں ہے۔"

(السنن الواردۃ فی الفتن، رقم الحدیث 428 رقم الصفحۃ 838 الجزء الرابع، مطبوعۃ دار العاصمۃ، الریاض)

قارئین! اس حدیث میں بیان کردہ علامات میں سے کون سی وہ علامت ہے جو ابھی پوری نہ ہوئی ہے؟ ایک بھی نہیں، سب کی سب پوری ہو چکی ہیں! تو کیا اب ہمیں مزید مہلت کا انتظار ہے؟ مہلت کا وقت گزر چکا اب جزا و سزا کا وقت قریب ہے، اس لیے ہمیں اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے اور فتنہ دجال سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے کہ اس کا وقتِ ظہور اب تب کی باتوں میں سے ہے۔

☆☆☆